

۱۱۸

کلکتیوں

DEOBAND
U.P.

دینی
مکتبہ



منتخب عالم عثمانی فرقہ فیضیل عثمانی

رضا ملکی

۱۱۸

دیوبند

ماہنامہ

جلد نمبر ۲

شمارہ نمبر ۱۱

ہر انگریزی پہنچ کو پہلے ہفت بیس شانع ہوتا ہے
عام سالانہ قیمت پانچ روپے۔ فی پرچھ سات آنے
ملخصیں دس سے بھیں تک۔ معاونین سے بھیں سے سو تک۔ عجین سے سو سے ہزار تک

بافت ماہ جنوری ۱۹۵۲ء

مصنون	صاحب مصنون	لفظ
آفسار مخ	ادارہ	۳
سماع	جانب رحید احمد صاحب	۱۲
حمسی کی راک	منفی بحقی	۱۹
امول بریک	محمد حبیب الشفعتی	۳۰
صلی اللہ علیہ وسلم (نعت)	جانب امام الدین صاحب	۳۲
اسپہ حضور کرام (نقش)	جانب اس فیر غنائی	۳۳
مسجدے سیفانگ	ملائیں العرب	۳۵
مع جعلی و ارعی و نیام	مولانا یعقوب الرحمن خیر الراستہ	۴۶
غسلیں	مختلف شعراء	۵۲
لکھ کھوٹے	ادارہ	۵۵

یکستی ختم۔ اپنا سالانہ پنج کو پہلے ہفت بیس شانع
تکمیل کروانے والے ایں سالانہ جاری ہو جائے گا۔ یہ یہ
جانب شیخ محمد سید المتصدی صاحب سے جملیں
لا انتہا کریں گے۔ (پاستانی)



دریں جل دڑا و خلود کتابت کا پتہ
دفتر بحثی دیوبند ضلع سہاپور
(لوگوی)

اعازِ حسن

ترین جن کرنے والے شاخوں کیلئے تکاری ہے
بے رحم حقائق کی خود پر خداوند کے عمل سماج ہے

بھلی کی شکایت کیا کچھ خود بھول ہی آشنا ہے
انپر ہی چراغوں کی لوگوں طبقی ہو چار سالوں کی

کامیاب ہے۔ ہر صورت میں یہ اُن کی واقعات اور خیال و نمایے سے
متفق نہیں ہیں۔ بلکہ اخبارات اور روایتوں کے ذریعہ جو حالات و
کوائف ہم تک رسائیں ہیں اور اسلامی آئین سازی میں نہ ادا اور
جس روایات سے سامنے آ رہی ہے اس کے مبنی نظرِ قلم قطبی طور پر یہ
نیچو اخذ کر پکھے ہے کہ اسلامی نظام کے جزوں میں خوب اُن خواب ہم اور ہم کو
پہت سے خوش پہلوں نہ دیکھے تھے وہ ایک فیض عین دلت کیلئے
خوب تصور ہو چکے اور خیالات کے جو محل تدلیں کی مرگروں سے
چلکے گئے تھے وہ حقیقتوں کی ٹھوکروں سے منکر کے جل آئے ہے۔
اب اسلامی دستور کے نام پر جو کچھ ہوا ہے اور جو کچھ ہو گا وہ جوں
ایک کھلی ہے ایک سیاسی شبده گری ہے ایک حکماء شہنشاہ
باڑی ہے۔

ہماری یہ مالوی یہ بے بدی یہ نا ایمیدی ممکن ہے ہمارے
اسی ان کی کمزوری کا نتیجہ ہو ممکن ہے اس کے پچھے ہمارے عزم و
ہمت کی پیش کار فراہم ہو۔ تعجب نہیں ہم سے حالات کو کچھے اور
واقعات کو پر کھٹے ہیں فلکی ہرگز ہو اور اسی فلکی کے نتیجہ میں ہم
مکمل یا یوس کا شکار ہو گئے ہوں۔ یہک جو حالات فی الحال ملنے
ہیں ان کو دیکھتے ہیں نہیں سمجھیں آتا کہ کبھی کبھی کسی ایمید کو
دل پر گردے لیں اور کیونکہ مالوی کے ہمیں سے خود
کو بچاں۔

آج کی خدا یا اور اور گمراہی پسند نہیں ایک ایسا امور

مالوی اکی شکنہ ہیں کہ اشتعل شاذت لا قسط میں وحشیہ ہے
کامیابی جان نواز دیکھ سلافوں کے نہ دینا کہ ہر شکن اور پریشانی کے
وقت ایمید کی ایک ایسی شرحِ جلدی جس سے قطع نظر کر دینا اس امان کے
سے ممکن ہی نہیں اور جو علم کے ٹھہرے اندھیاں میں اپنی کوں افزا
روشنی پہنچاتی ہے۔ یہک سبب اور سببِ علت اور عمل کا توافق
اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں دکھالا ہے اس کے تحت بالعموم ایک دعا
پیش کئے ہے ہیں کہ ایک مسلمان کو مجرم اپنی بہت سی ایمیدوں اور
اگردوں کی نوٹ کو اول ناخواستہ تسلیم کرنا ہی ٹپٹھے اور اگرچہ
مکمل بالوی اس وقت بھی اس پہنچ طاری ہیں ہو تو مگر تکمیل حقائق
کی بے رحم قوت کے قدموں پر اسے ہیچاراً اسے ہی پڑتے ہیں۔

چنانچہ اسلامی دستور کے مسلمین اس وقت پاکستان میں بوجگہ
ہو رہا ہے اس نے ہماری اور ہم میں اکثر اسلام پسندوں کی ان تمام
ایمیدوں کو خاک میں ملا دیا ہے جو زندگی کا ایک سہانا خواب ہے اور
وہ میں دل و ملخ پر چھاتی ہوئی تھیں سنچائے گیوں پاکستان کو جس
اسلام پسند حضرات ایسا نک ایک مالوی کی اُن مزید اس نہیں پہنچ ہیں جیسی
ہم پر چکر ہیں ان کے اداری مقاولوں اور وہنا جسی تحریروں سے پہنچ
چکتے ہے کہ ان کی ایمیدیں ابھی زندہ ہیں اور ایک سکل اسلامی دستور
نہیں ایک نیم اسلامی دستور کا یقین اخنوں بہر حال ہے۔ یہ خوشی ہی
اور ایمیدواری یا تو ان حضرات کی ٹرمی ہوئی قوت ایسا ہی اور
پاندہ عزم و ہمت کے اثر سے ہے یا حقائق وہ واقعات کے فلک جائزہ

اقدام کو حفاظتی کارروائی کے نام سے موسم گیا جاتا ہے۔
 موجودہ دور کے کئی اہم تفاصیل پر اسلامی آئین کی کسی دفعہ
 کو چھپاں کرنے میں بھی اور دنواری کا سوال ہی پیدا ہیں کہ
 دیا یا کہ اس کے لئے کسی ماہر قرآن و سنت کی ضرورت ہوتی ہے۔
 ایسا تو حبہ ہوتا جب دستور بنیان دالے والے اعلیٰ اسلامی آئین کو
 خواہش مند ہوتے۔ ان کے دلوں میں وہ جذبہ ہوتا چشم ہند
 کے وقت مسلمانوں کے سینوں میں لافے کی طرح گھول رہا ہے۔
 چونکہ ان کے قلب، اس جذبہ سے عاری اور اس کے مقابلہ میں
 کی اتنا جگہ ہیں اس لئے ملکت کے رہبے اہم تر مسئلے یعنی اتفاقیہ
 کا گھومنا نے پہلے ہی بیکی میں وہ گوش اسلامی آئین کو اطلاق
 سے خارج کر دیا۔ موجودہ دور میں مسئلہ اقتصاد کو مسلمان بنانا ممکن
 ہے باہمیں یہ تو الگ سوال ہے۔ اگرہ متور معاذوں کی نیتیں
 درست ہوئیں تو اس مسئلہ پر خود فکر کر سکے لئے اُن لوگوں کو
 دعوت دیتے جیسیں اسلام کے ایک ہرگیر اور جامع دینعزم ہب
 ہمہ زکاد گوئی ہے۔ جو اسلام پکار رہے ہیں جو زمانی ہر
 بائز ضرورت اور ماگ کو اسلامی آئین کے روایہ پر اکٹے کے
 مدد ہیں۔ وہ لوگ اپنی مسیح نکرداش اور سرایہ علم و فہم
 لئے پہنچتے اُرکتے اور کہ تو معاذوں کے ساتھ سروڑ کر اس مسئلہ
 پر غورہ غورہ فکر کرتے۔ کافی خود و فکر کے بعد الگ نیجی یہ یہ ملکت کا تمام عالم
 رخیر اسلامی نظریات کے غلبہ تسلط کے باعث فوری طور پر
 قرآن و سنت کے ذریعہ مسئلہ اقتصادیات حل ہونا ممکن نہیں ہو
 بلکہ اس کے لئے تدبیجاً میں ہوا رکنے اور نئی تعبیر کی بیاناد
 مفکر کی ضرورت ہے جس کے لئے کچھ وقت در کارہے تو ای شک
 متور معاذوں کا یہ اعلان درست ہوتا کہ اتنی بذت تکالیفات
 اسلامی آئین کا اطلاق نہیں ہو سکے گا اور اس درستی میں اسلامی
 اطلاق کے لئے زین ہو اور کریں گے۔ میکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ اس
 دلکشی پر تو ان لوگوں کو جیں میں ٹھوٹ دیا گیا جو اپنی اسلامی بھی
 دل استدلال اور جھوادیں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ پھر دیگر
 معرف علما کو قضاۓ انقلاد از کر کے پر بھی ڈھنڈی کے ساتھ
 ملawn کر دیا گیا کہ ۲۵ سال۔ یعنی جو تھاںی صدی تک اسٹان
 کے مالیات قرآن و سنت سے بے نیاز ہیں گے اور ۲۵ سال بعد

بانا حوقر آن وست کے تمام تھا صنوں کو پورا کرنے ہے مجھے موجودہ دور کے تمام ضروری تھا صنوں کو بھی پورا کر دے جس قدر ممکن اور سب ازما کام ہے وہ محتاج بیان نہیں اور اس لشکر کام کی انجام دہی کے لئے جس طرح کے ارباب علم داداں اور اصحاب علم و پخت کی ضرورت تھی اس کا بھی اندازہ اہل بصیرت کو ہے لیکن قیامت اور حالات نے جن لوگوں کے ماتھوں میں اس امر حرم کی بائگ ٹور دیدی اور سیاست و اقتدار کے لئے جن حضرات کو کلیدی مصروفوں پر لاٹھایا ان کے متعلق ایک لوگوں کی بھی جرس نہیں ممکن نہیں کہ وہ اس کام کے اہل ہو سکتے ہیں، بعض خوشخبری و آزاد مندی کے سہائے بھی بیگانے کا چونکہ عوام اسلامی نظام کا طالب ہیں اور عوامی طلبے کے بغاء تکر کے اہل اقتدار اپنی مندوں پر فائز نہیں رہ سکتے اس سلسلہ باطل تفاوت دہ اسلامی نظام اتنا بخوبی اور اپنی بے علم و بے خبری کے باعث جو احمدین اور دشوار ایال گیر پیش آئیسا گی ان کو حل کرنے کی وجہ میں قرآن و حدیث کے ماریں سے مدد نہیں گے۔ بیوی خوش بھی کچھ دل زمین دیکھ میں خواب میں کر کم جیسے تا بھجوں پر طاری درجی اور اسی عالم خواہیں ہم بازگران ایالتان کی بہت سی خوش اعماقوں کی خود ساختہ تاویں کرتے رہے اور احقوقوں کی جنت میں بستے والوں کی طرح خیالی جاؤ پکارتے رہے۔ لیکن حدیث دحدھر سرتابیلیم خواب اب ٹوٹ گیا ہے۔ اور خداوند کی بے رنگ ٹھوکروں نے سارا شہر بن کر دیکھا ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلامی و مسٹریٹنے والے اسلامی دستور سازی کی تڑپ اور شوق اور خواہش کے بالکل پرکشی و سخن سازی کا دہ نام نہ لائیں گیلیں ہے میں جو ادا پرستادیا سیاست کاظموں ایضاً اور فریب کارانہ حکمت عملی کا نظر کئے اغفار ہے۔ وہ گھیں جو روشن امریکی میں پسندیدہ و مقبول ہے۔ وہ گھیں جس ساصلی صاف بیانی دراست گوئی سے کوئی قلعن نہیں۔ بلکہ جسمی عوام کو حق بنت کر اقتدار کی کھنچی سخن جاتی ہے، وہ کھنچ جس ہیں گدھوں کے ہجوں پر سیلو لانڈ کے سینٹ لگا لگاڑی پسے تکلفی اور صفائی سے کہا جاتا ہے کہ یہ دو دھرے یعنی دالیں ہیں یہ گھیں جو بیر ہونگے چلی کا تیل صحت کے لئے خفیہ ثابت کے ہر زیر بیلے جو کوٹا من کا نام دیا جاتا ہے۔ وہ گھیں جس میں بسیاری امن اپناتی ہے اور جارحانہ

آدمی بڑھانا اور ان کو بڑھانے والے الفاظ کی بیوی و شوگرانے ہے۔ یہ طبقہ کو جو حکامات میں ناٹک معاملات میں اختیار کیا جائے گا تو ظاہر ہے کہ دیگر سائل ہیں تو جو کچھ بھی فن کا ریاضاً ہوں گا۔

کوئی کوئی سکتا ہے کہ ایسے ہم ہی کیوں مرطوب کے لذتیش ہے ہی درود از میں بتھا چکے گے۔ اس درود سو، ٹھن اور بہلماں کی ہائے حصہں لکھوں آئیں۔ آخر پاکستان عوام میں بھی اپنی بصیرت اور اعتماد داشتیں۔ ان کے تھے ہمچیل تھیں ہیں۔ وہ بھی حال سے مستقبل کی المازہ کرنے کی الہیت رکھتے ہیں۔ وہ اس درود پڑھنے پڑیں ہیں۔ افسوس تو بھی ما یو کی نہیں ہے۔ پھر جس عوامی دباؤ کے باعث ایں قدر اپنی رضی و خواہ کے غلط اسلامی دستور بنانے پر محور ہوئے ہیں؛ وہ قواب بھی موجو ہے۔ عوام جب بھی دیکھیں گے کہ فکران لفڑان کے طالبہ اور خواہش اور فرب میں الجہاد آئی تو کان پر کٹ کے لیں اقتدار کو ان کی گرسیوں سے اُتمادیا گے۔

تہبیل یا یو ای چن ضمی دارہ ۹

یہاں اجواب یہ ہے کہ اس یا یو کی سیکی سطح پر تم اپنے کو تھبیل نہیں پائے بلکہ ہماسے فیصل میں ہندے ہو پا کے نیکلوں درود مند اور پر ملکوں حضرات و اقحات کو اسی یا یو کی زاویہ پر نظر سے دیکھ سئے ہیں۔ اور عوامی دباؤ کا چیخان لکھ تھقیت ہے تو کیا یہ ہو کرتا ارکی سخن کے آگے آج کل کوئی ملکوں نہیں ملی اور یہی کی تفصیلی اور سیاسی وجہ اس ای سی وجہ ہیں کہ پاکستانی خواہیں ایک حقیقی اسلامی حکومت کی خواہش و تناخواختگی کے باوجود حکومان بھقہ کے دام فرب جس لیٹھری ہی گے اور تحریری عنصر قوی و تھیں کے انہاریں بھیتے چلے جائیں گے۔

کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں جو کچھ بھی اور جسیسے کچھ بھی ہو رہا ہے اس پر ہماری فائدہ فسارتی اور وادیلیتی میں پر پاکستان کے سودوں بیان سے ہمارا کیا تعقل اور ہمارا کے ارہاب اقتدار یہ تقدیر و تعریف سے ہیں کی سر و کار ۹

ہم عمر عن کریں گے کہ سوال پاکستان اور ہمارے البتہ اس کا نہیں بلکہ اس نہیں کی ورثت اصلاح کا ہے جو ہیں دین کی سیزیز سے زیادہ پیدا اور پرستی سے زیادہ محبوب ہے۔ اسی پر ہمیں کی بہر دکا سکلا دپڑیں ہیں جس سے زیادہ تینی اور متفہ سچر جماں کے

اس بات پر غور کرنے کی ابتدا اسی جائے گا کہ آیا ایامیات کو اسلام پایا جا سکتا ہے اور نہیں کہا جائی اس بیانی ملک کے ساتھ کی بھی جو کچھ کی ادائی دینا کا استہ احمد سب سے تو یہ اور سب سے بڑھنے والے ہے۔ میرے بعد کچھ اور سائل کے بامسے ہیں بھی یہیں کی ادائی تو ارادہ کیلے اپنے بھرطاء پر یا کنیڈا وغیرہ سے کسی ماہر تالوں کو بڑھنے والا کمسس اسلامی آئیں۔ اور اس سکنے صورت ہے جو کسی کافر آئیں ساز کی علمون پر یہ ارادہ عملی جامس پہنچ کیا جائیں۔ پہنچنے پر پہنچنے، وہ قوس صورت حال برابر ہیں۔ دستور سازوں کو نہ اس کی پروانہ کرایی جاتی ہے اس سے ان کا ذہنی افلس کس حد تک مامن آئے کارا ہوتا ہے۔ نہ اس کا غم ہے کہ قرآن و سنت کے ساتھ اس سلحدانہ مذاق کی جواب دھیں خالق اکبر کے سامنے کری ہو گی وہ تو صرف اس ناگ و دوہی صورت ہیں کہ خواہی دبا کی الفاظ داصطلاحات کے ذریعہ ہلاکرستے ہوئے اپنے من مانے خانہ بنتے چلے جائیں اور طاقت کے گوند سے اسلام کا بیبل جکھا لیں۔ پڑا اتر بارا اگر خود رہت عظیم کے سامنے سوان ہونے کی تبدیل شامل آئیں کر دی۔ قرآن کی آیات اور رسول کی مذیش سوال کریں ہیں کہ یہاں صادر امت عظیم کے علاوہ اور جہنم سے کیا دیکھی ہے جو ہے ایسے ہیں ہیں جن سکھتے آئیں ہیں اس تیند کا اضافہ ہونا چاہئے؟ لیکن اس سوال کو چھوڑ دیجئے کہ اس کا تعلق براہ دادستہ کی بھول بھیتاں سے ہے۔ دوسری احمد تبا اور پر نظر ڈالنے۔ خوہم کی تالیف تلبک لئے تو بار بار ہر یا جانلے ہے کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے گا لیکن یہ ادازگی دستور ساز کی زبان سے نہیں سُننا قدری کہ جن مسائل پر قرآن کے سچے فیصلے اور ایکام موجود ہیں ان کے اسی میں قرآن ہی کو حرمت اخراج مانا جائے گا۔ بلکہ انداز اور اسپرٹ یہ ہے کہ چوڑے لئے سال چھپ جہیزی کی تیز مقرر کر کے پوری سیاہی سے فریما جائے گا کہ یہ قرآن و سنت کے کوئی حکم سے لخت نہیں کھاتا۔ دراصل یہ لیکہ قرآن ہاتھ کاٹنے کا حکم نہ رہا ہے۔ اسی طرح دیگر قصیر ایت اسلامی کو درج دستہ کہہ کر نظر انداز کر دیا جائے گا اور ان کی جگہ دھی جسراں ناقد کی جائیں گی جو آج کی جرم پسند نہایت پرانی ہیں اور جن کا مقصد ہائل ہیا نہ کامنہ نہیں۔ بلکہ عوام کو فربیت دے کر حکومت کی

میں تاکام پا کر مجبور آئنے سا ستر آئے ہیں تو بے شک و اتفاقات کی مدد نہ کر ان کا فرمائنا درست ہے جبکہ باست کے سہلے کے انہوں نے ایک ناچس نامہ مکمل بندہ نظام بنانے کے لیے اسلام اسلامی کامار لگانا دیکھا اور اس کو ناقد کرنے والے علماء عمل دونوں اعتباٹے اسلام کے عینی مزاج اور افاضوں سے استثنی دوڑ تھے جس کی پاکستان حکمران نتیجہ قدر تلاشی ہوا جو ہر ناچاہئے تھا۔ ایک تو آئین ناچس دھرم سے اس کے ناپس کر جو ملے غیر موجود۔ اسلام کی تھیں اسیں جو رسوائی انہوں کے ہاتھوں الگی تھی وہ القلب پڑ کی نے پوری کردی اور آئین شرکی راستہ اسی پر خاصی اور خوبی کو اظہر دیا اور کے اسلام کی خاصی دفعہ کا تھے انہیں ہے ہیں۔

ایسا یہی بھی پاکستان ہی بھی ہو گا بشرطیہ بھائے بدتر سن

اہ ایسے غلط ثابت نہ ہوئے میدعی ہی باحت ہے کہ امریکی کو سرطان دار اسلام کی بائگ ڈول اگر کیونٹوں کے ہاتھوں ہیں دی دیجائے تو چند ہی روزیں ایک عظیم ضادر و نما ہو گا۔ یادوں کا صدر کوی سڑاٹا نہ ہے وہ حقیقہ ہے مکھنے والے کو بنا دیا جائے تو غرباً بی احتعل پھیلئے تھے زیادہ دریں ہیں لگے۔ اسی طرح پاکستان کا دستور اگر اصولی تک اسلامی بن بھی جائے تو جن لوگوں کے ہاتھوں ہر اس وقت اقتدار کی بائگ ڈول ہے ان کے کرار و عمل سے تو بعض بیدار ادا مکان نظر آتی ہے کہ دار اسلام کے اصولوں کو پہنچنے مقادی پرو اکتوپر ٹھیک نہیں۔ نافذ کر دیں گے۔ ایسا وہ اسی وقت کر سکتے ہیں بہ یا تو اپنے موجودہ کارکوہ اسلامی کر دیں کے سانچے میں ڈھلنے کے لئے تیار ہو جائیں یا اپنے اقتدار کی گزیسان اور مہی بھتے ہوئے دیکھنا کارہ کر لیں۔ تلاہ ہرست کر دوسرا ہمورت تو قریب تھا اس نہیں۔ ہمیں یہی سکل موقع ہو سکی تھی۔ چنان پروردہ صنکھ جیسے تاکہ اسی موقع سے پلٹے ہوئے اور خوش موت کے کام کارہ کے مکاراں ٹیک ٹھی سے زیجی اپنے مقادی کی غاطر اسلامی کو دار کے قریب تر ہو جائیں گے اور خوش آئندہ و اتفاقات کی تکمیل درجہ بیس پوری ہوں گی۔ مگر اسے دہانہ کوچھ اور بے سور ہی نہ رکھے ہیں۔ خدا غریب اسلام پر حرم کرے سیکڑوں مسلمان بادشاہوں نے اس کی آئش کر ہیئے بھی بہت کچھ خوش خیال کی ہیں اور آج پھر ایکستے اور ازیں ہی بھی تکمیل کیا جا رہے ہیں۔

نزدیک کوئی نہیں ہے، پاکستان جب تھیم ہو رہا تھا اس وقت بھی اور حبیب پاکستان میں تواریخ اور مقاصد انتظار ہوئی تھی اس وقت بھی پہنچے لئے ذہن تھے انساط کا باغتہ اگر کوئی خال تھا تو کی صدیوں کے بعد ایک چھوٹے سے خطہ ارض پر انشا کے قابوں کا تھا تو پہنچا اور مفریقہ دہلی خیل کی سدی ہوئی دنیا کے سلسلے ایک اور اعلیٰ پور ہیں ہو گا جس کی خوبیوں اور جمال اکابر ہوں کو دیکھ کر دیتا اس کی پیروی اور ناقان پر جسم بور ہو گی۔ سے پناہ تاریکیوں کے ہجوم میں کہ مینارہ تو نصب ہو گا اور اس کی ریاستیں جل کر قومی صریح سیم پر گامز ہوں گی جو اسے جریخ ملیں گے اور رفتہ رفتہ وہ تمام بد اخلاقیں اور بے چانپیں شکست کھا جائیں گی جو اج و نیسا کے چھپے پر سلطہ ہیں۔

بھی تکمیل تھا جس نے ہائے دل و دماغ کو لے کر دعویٰ تھیت سے پہنچا کیا اور بھی تکمیل ہے جس کی مدت پر آئی ہمارا دن خون رو رہا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ آدمیتی اور انسانیت سے کوئی بہتر نہ کام پاکستان میں آج کل کے موجودہ نظاموں میں سے کوئی لادخوب نظام نہ کو رہا ہے حق اور بالطل کی تہذیب سے جو نظام بنا یا جائے گا اسی پر خواہ کام کے نام کا پورا اور مشتری کیوں نہ چیان کریا جائے تکمیل اور اثرات کے اختبار سے تلقیناً وہ میں دستور اسلامی سے مخفف ہو گا۔ اس کی مثل لمحی ہی ہو گی جیکو ترکی میں ہمیں کچھ بھائے ہو تو کو کچھ ہوائی چیزوں کے جزو میں چائیں۔ نیز ترکی میں حق کا نام میں کام کا نام اڑکے گا۔ اچھے ہو لوگ بے تکلف نظام اسلامی کو قریب و سطی کا ادا کار قند نظام کہا ہے ہیں اور موجودہ دوستی میں اس کی تجدید کو نہ ہی جوں اور رجت پندی کے ناموں پر ہو سوں کرہے ہیں وہ اس وقت جب یہ ناہص و ناکارہ نظام وہ فوائد پر چل کا جھیل سلطانی نظام کی ذات سے وابستہ کیا جاتا ہے۔ اور آخر کار دیکھوں منہ کے مل زین پر آسے گا۔ فریکے ساہمنہ مارنے کا کہیں گے کہ دیکھیا خد کا نتیجہ ہو گدیا۔ نئے قول کی صداقت؟ دیکھ لایا اسلام؟

بھی کچھ تو ٹرکی میں بھی ہے۔ آئین فیصل کی بیان سے، اس پڑے طلاق سے پاکستان پر اغتر بخ کرتے ہوئے ہمیں رہا تھا۔ اسی وقت ہم نے جھی ابتداء میں نظام اسلامی کی تحریر کیا تھا اور اسے موجودہ دور

ہنس۔ مکتبہ مدرسہ میں غالبہ ہر ستدی نے بیشہ شعر نہ ہو گا۔
روز ختم کر جاندہ از بود اوں پر سیسی مساز بود
سیسے مقدم سببے جامع اور سب سے ضروری عبادت
نماز ہی ہے۔ جس کا ترکہ مسلمان کو مدد و کفر نکلے جاتا ہے
اللہ تعالیٰ شاندیت کئی سنت آموز اور عترت، اگر اندازہ الفاظ
میں فرمایا ہے۔ قویں اللہ مصلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ قیصر
سے اھون ہے۔

آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا تفصیلی مطالعہ
صفت بتا کرے کہ ما نہ سے بڑھ کر اپ کو کسی چیز سے بچنے اور قلعت
نہ تھام نماز پڑھتے پڑھتے آپ کے پیر سوجہ جاتے تھے۔ آپ کے
اقوال مبارک نماز کی اہمیت و عظمت پر اتنے کثیر اور اتنی صرعی
سلیت ہیں کہ اگر ایک مسلمان سچے دل سے ان کو ملاحظہ کر تو تو زکر
کا احتصار ہی اس کے حمیم ہیں کیونکہ پیدا کر دے۔ عذاب آخرت
کے خون سے وہ خوف خراش ٹھکر جاتے۔ نماز ہی وہ عبادت خدا ہے جو
سفر و حضر صحت و ررض امن و جنگ کی حالت میں ترک نہیں
کی جاسکتی۔ جو اس وقت بھی لازم ہے جب نذری اپنے آخری
لحیے پوست کر رہی ہو تو اس وقت بھی وضو ہے جب جنگ کیہے
ہیں تباہوں کی گھن اگرچہ کافلوں کے پردے پھارڑی ہو جو ہوش
خواں کی ہنزہ لیں کیونکہ نویت سے لازم و ضروری ہو۔

اس کے باوجود تم بدلفیض مسلمان کس سببے جیاتی اور کیونکی
سے اس عبادت لازم کوڑا اوس کے ہو کے ہیں۔ کس سببے غیری
سے ہماری کثیر تعداد اس فرض مذاہم کو سہو ہیں اس کے طلاق میں
لکھ ہوتے ہیں۔ یہ ایسا ہی اس مناسب مدد و جذب ذلیل و ولیک اور
بے ایسا ہی احمقانہ حرکت ہے۔ سب سے پہلے تو ہم ہی ایضیت
کریں گے کہ اسلام کے نام یو ادا! اصلی و تعمیر اور تعلیم و تبلیغ
کی ہر کوشش سے پہلے قیام نماز کی پارندی کرو کہ جس نے نماز کو
بھلا دیا اس کے لئے اسلام میں کوئی جگہ نہیں۔ تمہیں سے میثار
لیتے ہیں جو مسلمانوں کی اصلاح کی تڑپ اور احیاء دریں کا جذبہ
دینے اور ریختگی ہیں اور دینی تحریک کے مصلحہ مطالعہ سے پہلے
شہود کی نیتی ہی اور ایمان کی مصوبو طی کا مسلمان فرامیں کہتے ہو ہیں
لیکن بدشکتی سے نماز کی طرف سے یا تو بالکل غافل ہیں یا لگتے ہیں

جو ہر لال کیا غلط بکھتے ہیں اگر کہتے ہیں کہ پاکستان قرون وسطیٰ کی
تاریخ وہ را ہے۔ یقیناً پنڈت جی کا بوقوعِ حق دوڑ خلافت
راشدہ کی طرف نہیں ہے۔ وہ تو اخیر مکرانیوں کی طرف
اشارة کر رہے ہیں جنہوں نے ایجادہ یا سہو ایسیے خداداد پر
اسلام کا بیبلن لگا کر ناقص اسلامی دستور ناہیں کیا اور تجھے ہیں
ہزاروں طرح کی خربیاں اسلام کے سرمند ہی گئیں پنڈت جی
اسلام سے ناداقیت اور ادغی ذہنیت کے زیر اثر اگرچہ بیات
کی رویں ہے جاتے ہیں تو یہ اسلامی تحریک خیز نہیں جتنا یہ امر
تعجب نہیں ہے کہ باوجود ایک غلط بات کہنے کے ان کی بات صحیح
ہوتی نظر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو منافقین کی رہبے
بچاتے۔ اور ہم جن بھی انکے اندر ٹھیوں کو فصلہ کرنے کے لئے کی
وکی پر اسکے ہیں تھیں سرتا پا غلط کر دے۔ وہ سببہ اسی وجہ
حالات کی رفتار میلے اسے فرادیر نہیں لگتی۔ ہم اپنی بے بی د
عبدیت کی تاہم نہ نماز اگر انہوں کے ساختہ مالکتے ہیں کہ۔

لے اللہ ا پاکستان میں مکمل نظام اسلام کے تقاضا کی
راہ پیدا کر کے دنیا کو ایک با بچر اپنی مقام حکومت
کا عملی نمونہ دکھادے ا جو غیر مسلم حضرات اسلامی دستور
سے بدلن ہیں اور طرح طرح کے اندر ٹھیوں کا شکار ہو رہی ہیں
ان کی بد غنی اور خوف و خطر کو اپنے پائیزہ احکام کی
برکت سے دور کر دے اور دھکڑا دے کہ تمام قوموں کے
لئے انصاف اور امن اور فلاح کا واحد راستہ وہی ہے
جسے قسمے قیامت تک کیلئے تحریز فرمایا ہے اور جس کا
پائیزہ نام اسلام ہے۔

اسلام! اسلامی کی شاہراہ!۔۔۔ اسلام!۔۔۔
امن و عافیت کا پیام بر۔۔۔ اسلام!۔۔۔ انا نیت کی
معراج۔۔۔ اسلام!۔۔۔ انساف و صداقت کا مظہر احمد!
اسلام!۔۔۔ ارواداری و سماوات کا مرکز!۔۔۔ اسلام!
تمام انسانوں کے سائے سکون و راحت اور ایمان اخلاق!
کا پیام!۔۔۔ مقدس!۔۔۔ ابر تروا علی اور زندہ جاوید!
غماز کو جو عظمت و اہمیت اسلام جس ممال
چشمیدہ میں ہے وہ کسی صاحب علم مسلمان ہو پوشیدہ

کئے ہیں مسلم اپنے اور اسلام شناس ہو۔ تمہارا قلب سلام کی خدمت کے جذبے سے کتنا ہی سرشار چاقم اسلامی اقدامات اصول کی تعلیم ترویج پر کئے ہی سرگرم ہو اور اسلام کی معاشرت کی سی ہی قربانیاں شے کئے ہو۔ لیکن الگیم نے اسلام کے ستون اور یہاں کی بوجہ نہ ساز کو فراہوش کر دیا اس پر اتفاق تو ہمہ نہ دی جتنی کہ قرآن سنت کی پدیدت کی کوئی وحی چل ہے تو یقین رکھو کہ ہرگز ہرگز قرآن کامیاب و پارادیمیں ہو۔ بلکہ تمہاری مثال اُس کسان کی سی ہے جو زمین پر شب دروز حمت کر کے بچ ڈالتا ہے۔ لیکن کھلاڑا اسنا بھول جاتا ہے۔ پاشا یہ اس سے بھی بری مثال تمہاری ہو کافیر کو کہا کے تو یہاں رحمت اور باد بھاری کے دریخ نہیں کرتے۔ لہاس اور وضع قطع

کی اُس ستر بھاری دلتوں کو مصال کرنے کی قدر نہیں کہتے جو سمازی کی جانب اور قریب آجی کا زیستہ ان کے شور میں اس جادوستہ قدر سے کے سے وہ بلند احسان حلقت نہیں جو فی الواقعی ہو ناچاہتے۔

ہم نہ کھلہ کے بغیر برادران ہمدرم کی جماعتی تحریک یا کسی ہنگامی تغیری سے تاثر پہنچ رکا دیہت زیادہ اسلام اپنے بن جاتے ہیں۔ باس بات میں وہ اسلام کا نام لیتے ہیں۔ لوگوں کو پیش کر کر ہیں مذکرات سے روکتے ہیں اور نیکیوں کی تفہیں کہتے ہیں۔ اپنا زادہ وقت دینی پر محکم طالعوں گذاشتے ہیں۔ یہ سماجی مشاغل کو تکر کر دیتے ہیں اور اُسیں اُم قرآنیوں سے بھی

اپنی بھروسوں کو آپ ہزاروں طفیل بچ کسی حد تک پہل بھول بھی سکتا ہے مگر شرعاً اسلام کے روپے کا جھیل دیتے ہیں لیکن میں ہمہ ضروری ذوق ہر قوی مصلحت کاہر ہے

کہ ذاتی ان کے دل میں پیش میں بھول جاتے ہیں (الہم) رہشتی زیور مکمل و مدل۔ اور اسلام کا سچا جذبادر آخوند کا فو جائز ہے۔ اُن اصول غاذی کے پیشہ

(۲) قرآن مترجم شیخ المہند (مع تفسیر علام شیخ احمد عثمانی) آئندہ انہیں یاد رکھئے۔ آرڈر دینے پر مکتبی خصوصی اوصاف حسن کے باوجود وہ

ٹھانے کی طرف مناسب توجہ چل دیتے۔ یا تو اس طرح پڑھتے (مجلد شرہ رضی) قرآن میں روپے۔ ہمیں دھیلیں بندھو اکر پیش خدمت کریں گا۔ ہمیں زیور پر پڑھتے

کوارٹلو اور کاروں مارکس اور ہم کی کاریگری کی سی حصہ ہیں کہ جیسے وہ کوئی معمولی ساروپی ہو جائے ہو۔ سیکن میعادی مسلمان نہیں بناتی اسلام عقیدے جسے ظاہری قیام دعویٰ کے ذریعہ وقت پر ادا

کر دینا بالکل کافی ہے۔ نہ اسی خشوع و خضوع میں کریکی کوشش مفروری ہے مذاوقات فرحت میں اس کے ذریعہ اللہ کا سرزد قرب و خود خشودی میں کرنے کی طرف توجہ دینا لازم ہے۔ یا ان تفصیلات پر بھی ہے تو جو میتے ہیں مگر جماعت کی پاندہ ہیں کرتے۔ بلکہ اسے ایک ضمیم اور ثانویٰ درجہ کی پیش رکھتے ہیں۔ ماں کا لکھنے میانکے از روے قرآن و مفت جماعت اُنہی صوری ہوتی

زندگی کے لئے روٹی اور تن ڈھلنکے کے لئے پکڑ۔ ہم اپنی سیاہ کاریوں کے اعتراف اور اپنی بے اعمالیوں کے اقرار کے ساتھ ان جھانیوں کو عاجز از تھیوت کرتے ہیں کہ وہیہ اُنم کمری طور پر

ہوتا چلتے کہ سب سے میں جانے کا یہ طریقہ تائپ نہیں اور مجھے ہر گز
آنحضر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹ کی شست سے نشیہ
دی ہے۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے گھٹنے زمین پر لٹکنے چاہئیں۔
اس کے بعد ماتھ اور پستانی۔ چونکہ پیسہ مسلسلہ اندھہ و ففہر کو دریمان
اختلا فی نہیں۔ بلکہ تمام اماموں کے نزدیک یہی طریقہ سنون د
پسندیدہ ہے۔ اس لئے ہر سلطان کو اس کا لحاظ رکھنا چاہئے اور
اب تک جو جہانی ارادہ یا بے ارادہ پہلے غلط طریقہ کو مرکب
ہیں انھیں اصلاح کر لینی چاہئے۔

ایک ضروری اپل [تجھی جب سے نکلا ہے صدھار خطوط]
ہم اسے پاس ان فریب سلطانوں کے
تکے ہیں جو رینی مطالعہ کا شوق رکھنے کے باوجود غربت باعث
پسیں نہیں خرچ کر سکتے۔ بہت ادائے اور انگیزی بھی ایسی ہی
جن کا مقصد بیجات اسلام کی خدمت ہے۔ لیکن مالی و سمعت اسی
صال نہیں۔

ایسے اداروں انجمنوں اور غیرہ سلطانوں نے جس بھی
ہمیں تجھی کے مفت اجر کے لئے لکھا ہے تو راؤ اجر کر دیا۔
لیکن یہ مفت اجر کی لگتی تھوڑے اور پہنچ جلکی ہے۔ ناظرین خوب
جانتے ہیں کہ ادارہ تجھی خود ایک غریب ادارہ ہے جو نہ جانے
کس کس طرح تجھ تک کر کے تجھی کو جانے کے لئے ہے۔ ایک
طرف عالمہ سلمیں کی حماقہ تھادی بدھالی۔ دوسرا دین سے
بے تعقیب۔ تیرسرے پاکستان سے کاروبار کی بندش۔ چھتے
گرانی۔ پانچویں تجھی کی حضوری دریافت۔ ان سب حالات نے
مل کر د تو اب تک ادارہ کو مالی اعتبار سے پیشے دیا نہ آئندہ
کوئی توقع ہے۔ بلکہ تو قریب ہے تو یہ کہ دشمنان حق جب ہو تقع
میں کوئی ضریب کاری نہ گا جائیں۔ ایسی حالت میں ہوسوا سو
پرچوں کا مفت اجر اس کی استطاعت اور برداشت کی گویا

آخری حد بھی چاہئے۔ اب اس حد پر پہنچنے کے بعد جو نہ خطوط
اس سلسلہ کے آئندے ہیں انھیں پڑھ کر تو دل اس پر رضا مند
ہوتا ہے کہ انھیں ردی کر دیا جائے۔ اس کی لگائش ہر کمزیر
مفت اجر اکا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ مجیب لکھنؤ ہر قیمتی ہے۔

عجلت اور بے دلی سے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جلد بار
رکوع کے بعد پوری طرح یہ سچے ہے لیکن بھروسے ہے پڑھاتے
ہیں اور سمجھتے سے اٹھتے ہیں تو پوری طرح بھی نہیں پتا تک
دوسرے کوچے میں چلے جاتے ہیں۔ یعنی کچھ اس شیخی انداز کا پوتا
ہے کہ نہ انتظامی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
جیسے نہ ایک بوجھ ہے جسے جلد سے جلد اتنا رچنیکی کی کوشش
کی جا رہی ہے۔

اللہ اکبر! خدا کے سامنے حاضری اور بیدلی و بذوقی
کا انہمار ہے۔ خدارا غور فرمائی کہ ایک سموی دنیاوی حاکم کو
سامنے حاضر ہوئے ہے اگر آپ اپنے اعمال و حرکات سے ایسی
بیزاری و سبے ادبی کا انہمار کریں تو وہ کتنا تاریخ ہو گا۔ نہ
میں آپ کائنات کے سب سے بڑے حاکم کے سامنے حاضر ہوئے
ہیں۔ کیا یہ حاکم اس بات سے ناراضی نہیں ہو گا کہ اس کی بارگاہ
کے آداب کو آپ کو اس بیدلی اور بیزاری کے سامنے خالا رہے
ہیں کہ ایک انہما بھی آپ کی بیدلی و بیزاری کو دیکھ سکتے ہے
اللہ جل شانہ تو دلوں کے اندر چھے ٹوٹے لطفیت سے لطفیت
چبے اور نیت کو دیکھتے رہتے ہیں۔ اگر قسمتی سے آپ کی نیت
اور جنہیں خامی پائی جاتی ہے تو کم از کم اتنے گتلخ تو نہیں ہے کہ
عمل و حکم ہی ادب و احترام ظاہر ہے۔ دنیا کی ادنیٰ ترکیب پر
اور ضرورتوں ہیں آپ اللہ کی بخشی ہوئی نہ صحت جیسا کہ بیدلی
صرف کیتے ہیں، نہ افراد سے معاملوں پر پوری توجہ دیتے ہیں۔
آخر دنیہ کو ایسی بے اہمیت اور فال تو چیز کیوں سمجھیتے ہیں کہ
اس کے ارکان بھی پوری دل بھی اور درستگی کے ساتھ اداہیں کر کہ
کوئی سادہ زیادہ ضروری کام ہے جس کے ساتھ آپ اللہ کے دربار
میں حاضری کے فخر سے و نعت میں ہے جو ہی کے مرکب ہے تو ہیں؟
غد کے لئے نہ ایک کوکھیں نہ بن لیتے۔ بلکہ الہمنان دل جھیل کے ساتھ
ادای کجھے۔

تیرسری نصیحت اوقت یہ کرنی ہو کہ بعض لوگ سجد سے میں
جاتے ہیں پہنچنے والے نہیں پڑھ دیتے ہیں اس کے بعد لمحہ اس اور سر
ٹیکنے ہیں یہ طریقہ ہم نے اکثر جاہیت سے نہانیوں میں دیکھا ہے۔
خیال ہے کہ ارادتی غلطی نہیں بلکہ لاٹھی کی وجہ سے ہے۔ اگاہ

قلم کو قابوں میں اور بات ایسی کہیں کہ۔
باخداں بھی خوش ہے راضی ہے صنادھی!
پھر بھی یہ اپیں مس وجد سے شائع گردی ہے کہ۔

دقت ضرورت چونا نہ گزیر دست بجیر مرشد شیر تیر
شیر کا فخر تیر پر زیب دانتان ستے زیدا نہیں
اور انارڈی کے ہاتھیں تو "شیر" خود اسی کے سلے و بال جسن
ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر وہی بات کہ کیں تو کیا کریں۔ عرض کروتا اور
طلائع دیہتا ہمار اوضاع ہے۔ آگے دے لوگ جانیں ہو جو دکونے کی
پوزیشن میں ہوتے ہوئے ہمیں دست کشی کر سکتے ہیں۔ اللہ کے ہمار
اگر مس کا حساب ہو گا کہ تمہر راستے اینہت ہٹا سکتے تھے۔ مگر
ہمیں ہٹانی اور ایک اندھا ٹھوک کھالیا گا تو مس کا بھی حساب ضرور
ہو گا کہ تم پس کے ذریعہ دین کی دو کر سکتے تھے گریہیں کی۔ اور
تمہاں کے کچھ غریب بھائی دینی طریقہ کے مطابع سے خود ہو گئے۔

دَمَاغُكُلَّكَ إِلَّا الْيَكَانَعَ۔ عاصِمَهانِی

ایک ہفت تباہی دین کا معاملہ اور پر اور ان اسلام کی فرمت کا الحافظ
دوسری طرف اپنی تنگ دامانی سا اور بے امگی کا سوال۔ کیا کریں
کیا نہ کریں۔

آخر کا حالی فکر و غور سے کوئی تباہی نہ تھلا دیکھ کر بھی مناسب
معلوم ہوا کہ اپنے ناظرین کے سلسلے میں صورت حال رکھنے کا جائز
مکن ہے وہی کوئی سینکڑہ شورہ نہیں۔ لطفاً ہر سوئی سی بات
یہ سمجھیں آتی ہے کہ ناظرین میں سے اگر کچھ اصحاب استطاعت ہیں
اوہ خود مبتدا دین کے طور پر تھوڑی ہوتے۔ ملی قربانی میں سلکتی ہیں
چاہئے کوہہ اپنی ہمت کے مطابق اس نہیں ادا کر گو رحم ہمیں ان
رخوں سے عزیز بستے پرچے جاری کئے جاسکتے ہیں جاری کر دیتے
جائیں گے۔ اوہ اس طرح رقمیں بھیجئے واسطے ایک صدقہ جاری کا اجر
مکمل کر سکیں گے۔

پیسوں کے لئے ایڈیس کرنا اور طلب امداد کے لئے مفاسی کا
روتا روتا تھا جیسے سال کے پیٹھیں صاحب کو ہر گزیں نہیں دیتا۔
زیاد ایڈیٹر صاحب چلتے اور قند وغیرہ حال کئے کے فتنہ طیف سو
واقع ہیں مگر ان میں اتنا سلیقہ ہے کہ کار و باری مفاد کی غاطر

شاندار مسلم

آنٹھوں کے وصال مبارک سے اچانک کیا عجیب حالات پیدا ہو گئے؟ حضور کے عاشق صحابہ نے کس
بیتال صبر و ضبط فہم و تدبیر اور جوش عمل کا ثبوت دیا؟ خلافت راشدہ کو قیام کی کیا صورت ہوئی؟
ان تمام احوال کو انتہائی تاریخی صحیح کے ساتھ شعر کی وجہ آفریں زبان میں ملاحظہ فرمائیے۔

یقول حضرت ماہر القادری۔ حومیں در پکر حرمہ!۔ اکٹ پیپر پر دلکش طباعت کے

ساتھ۔ قیمت مجلد مع دور نگاہ دسٹ کو رپا پخڑو پے صدر
مکتبہ بھلی دیوبند۔ صنائع سہارنپور (بی۔ پی)

سلام

از۔ چناب و حیدا خدا صاحب و ساقی پا زیر نزی بکر پری روپی گرفنت

جناب اپنے شیر صاحب رس اینجیلی السلام علیکم۔

سے فطا نور دہ ام جو پم آفریں دادم، سماع کے سقلم جو آپ کے سارے تجھیں ہیں، اٹھا خیال کیا گیا ہے اس کے سبق
جو مجھے نہایت ادباً لکھتا تھا وہ بھی پیش کر دیا ہوں، امیں سبھے کہ کہا و کرم آپ اپنے سالہ کی اگرندہ اشاعتیں
اسکو شائع فرمائ کر میری ہر قرآن اندھائیں گے۔

مرا نعمت و نعمت کو نظر انداز کرنے کے بعد جو واقعیت اس میں فراہم کی گئی ہے وہ بذات خود اس
قابل ہے کہ ناظرین کی خدمت میں پیش کی جائے، لیکن الگ کری وجہ سے آپ قابل اشاعت نہ کیں تو ہم پرانی
فریبا کر سیر گئے اس کو واپس کروں، امید کر آپ بعقول بنا فیت ہوں گے۔

خاک سار و حیدا خدا صاحب و ساقی پا زیر نزی بکر پری روپی گرفنت

حمر جو کم تاثر دیکھنے کی منتظر ہوت ہوں گی۔

تناز عذر فی ما تیں ایک سکل سمع کا بھی ہے۔
دریں بکھر سارا تجھیں باہت ادا، انکو درود و سبق تھیں سماع
کے سبق ایکسا گھون چھپا ہے، اور اقیس کی تکلیف کو
جس طرح ثابت کیا جاتا ہے فاضل سخن رکھا رہے مبتین
سماع کی شہادتوں سے ثابت کرو کھا یا ہے کو سمع
مازی شہیں، یعنی وہ سمع کا درجہ منحصر طور پر صرف امر
سماج کا ہے ایسا فعل جو صرف جائز ہے اور بس۔

لذت کا قاصد ہے کہ اگر کیس شخص فعل مبالغہ کرتا ہے
اوہ دوسرا شخص اس کے سامنے کسی ملی یا اعتمانی صفت
میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس شخص سمع کا لذکر دا جائے
اوپھر بھی اسدا یا گیا ہے کوئی جانتا ہے جن
بزرگوں نے سمع سنا دیا ایک ارجمند شریعی کو نہیں مصلاح
ٹھیک نہ، انہوں نے مغلیقی ہیں کی، ہم سکتا ہے اگر وہ یہ
نہ کرے تو اپنے موجودہ منصب سے بھی اپنی رتبہ اٹھوں یا
یہاں پا ستے۔

مسالوں میں چند مسائل ایسے ہیں جن پر صدور مسئلہ
آزمائی جاتی ہے مگر تجھے کبھی کیا نہیں کھلا، جب دیکھتے ہو فیں
اپنی ہی بات ہے اٹاہوا کھانی دیتی ہے، دو تریشیں میں، اس
شم کے میانے میانے قصل و مکالم کے اٹھا سکتے ہو ستے تھے،
اور شاید ان سے جاؤ وہ دلست مقصود ہوئی تھی، سیکڑوں جمل کے
امتحانی درمیں ان کا تمثیر بھی اگتا ہے کہم ہیں،
یعنی سبھے کہ اصلاح کی خرض سے اٹھا تو ہر زمانے

میں اور بہرہ قلت لاذی اور فردی ہے، لیکن کیا خرد ہے کہ
اسپیں ضرور وہ ماؤں کو چھوڑا جائے اور در انکا در خروجی مسائل
پر تصحیح ادغات کر کے غصت کا در وادہ کھو لا جائے، اصلاح
کے نئے سینیوں را ہمیں بھلی ہوئی ہیں اور اٹھا رعنی بطریقی میں
کرنسکی ہاکیدی ہے،

مودودہ دریافت لایں پہلے نہایت کو خاہب کرنے
کے ہر فرضیت اپنے گردہ کی طرف تو جو کر کے اپنی خامیوں
کو دو دکرے کی کوشش کرے تو زیادہ تحسن اور مفہوم ہو، وہ
اس تھم کی لامائی طبع اور اس ایمان حال اور ماحول کو رکھ کر نیکے بعد

دھوتی کہتے، مشارع پر مسلسل دھوتی کی کہتے، اس تعریف کے بعد سچنناک ان بزرگوں نے فتنے کے اصول کو نظرنا لازم کر کے "در غیر شرعی" کو ما نز کھلے ایک فی الواقع اور سخت بات ہے، اس کے سینی پر ہر کو یا تو وہ قہقہ کے اس اصول کو نہیں جانتے تھے یا انہوں نے عدم جواز کے عالم کے باوجود فتنی حکم کی خلاف مدنزی کی ہو اور یہ دلوں الام رہت ہے اور خلاف حقیقت ہیں سلطان المارجع کے تعلق سب کو لکھا کس تائید ہیں بتایا گیا ہے کہ "حالم ہونا، حدث ہونا، درفتہ ہونا انسان ہے اور کشیدت تحمرتی بہت محنت سے روگ ہوتے ہی رہتے ہیں، ہوئی سپتھیں، پورپتے تو ان ہماری کی ہمارت کے سلسلہ اسلام کی بھی شہزادیوں کی ہے اور دافع بری ہی ہے کہ علم کا تعلق اصلت مطالعہ سے ہے دینی اور ہے دینی کو اس میں چنان جنسی ہیں، لیکن عالم ہیں عالم گر قدری ہیں قدریہ ساز ہونا انسان ہیں، ایسے خوب طبیبہ لاکھوں اور کروڑوں صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں، جنہیں خداوندی ساز بنا کر پیدا کرتا ہے، ان کی محبت میں حیوان انسان بنتے تھے اور انسانیت سے بھی اعلیٰ مقام حاصل کرتے تھے بشر ملک کی انسانیت سے اونچا مقام ہو جی۔

ہم میں اچ لکھنے ہیں جیسی خود اپنے آپ کو واقعی مسلم اور موسیٰ بن انس کا میابی ہوتی ہے، مگر گندتی بھی جاتی ہے معلومات کا ذخیرہ و دماغ میں بھرا چلا جاتا اپنے گلے دماغ کے ہماسے دلوں کا آپر لشون کیا جائے تب پر پہل سکتا ہے کہ اس میں شکوک شبہات اور دساداہم کی لکھنی چکاریاں جیسی ہیں، کبھی چکاریاں جیسیں موقع ملتا ہے تو اسی ذات بالش آن کی ان ہیں ایمانی زندگی کے سارے سرایہ کو جسم کر کے رکھ دیتی ہیں،

عیال کریں کی بات ہے کہ دوسرے لوگوں کا مقابلہ ان بزرگوں سے کوئی نعمتی رکھتا ہے جن کے ایک ایک خادم نہیں کہا جائے۔ یہ سلطان دعا توں کو ایمان دا مسلم

یہ حقیقت واقعی ہے کہ جس بزرگوں نے سماں کو مولیٰ سمجھ کر جبا اتر رکھا ہے ان میں خواجہ گان چشت، رحمۃ اللہ علیہم احمدیں کو خاص اہمیت دیتے ہے اور انھوں نے خاص تصریح لگا کر طبع اس کو اذردے تھے فتنہ امیر خیر شرمی "بھی نہیں کیا ہا حضرت مولانا سید مذاہر حسن گیلانی صاحب صد رشدہ دینیات جامع فہماز چیدتا ہا درکن۔ لے اپنی تائید ہندوؤں میں مسلمانوں کا نظام اصلاح و تربیت" میں وقیع تحریق اور شرح بسط کیسا تھا خود گان چشت اور ان کے سلسلہ کی تعلق دینیت اور تربیت ہے ہم بھوپالی ہے جو وہ کیجھی پڑھتے اور کہنے سے تعجب رکھتی ہے۔

مولانا صاحب قبلہ ناظم العالی مدرسہ میر بند سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی علمیت، ان کی حقیقت وقت نظر اور دستیت تلب اپنا جواب نہیں دیکھی، ان کی کتابت ان کا مظہر اور کپری اقتباسات اس سلسلہ پیش کر رکھ دیتی ہے کہتا ہوں،

انہوں نے ثابت کیا ہے کہ بندوستان میں سلطان چشتی کے عہدراویں خواجہ بزرگ سے لیکر سلطان، المارجع و کیہنہ باندوان تک جو سام طراف ہندوستان میں پہنچے ہوئے تھے سب حادثات ان تھے، عالمیت تھے حدیث فخر کے جو ہری تھے، اور اساسی حقوق پر انگلی گہری نظر تھی اور ان کا عمل قرآن و حدیث پڑھنی تھا، اور واقعہ بھی ہے کہ خواجہ بزرگ علامہ طاہر سے پہلے بندوستان میں اسلام کے مہنذ تھے، اور بعد میں یون علماء آئے انہوں نے حضرت سے اتفاق کیا، پھر بعد میں علامہ دربار کے اثر سے تاثر ہو کر خواجہ گان چشت کی فائلفت پر آمادہ ہوئے ہیں، حضرت سلطان المارجع در بیدار نے سے پہلے بھی کے علماء میں مولا بامات اور حفضل شکن کا القب پاچکے تھے اور ان کو بجا دی اور سلم کی دوپڑا درود رکھا اسیں مددیں ربانی یا دھیں سلطان المارجع تھے نے علامہ رسول موم د علامہ ظاہر را دھوڑ فیا کے منتقل یہ ایسا کیا ہے کہ دلوں قسرگان اور اس سے پہلے ہوئی اسے نتائج کی دھوت دیتے ہیں مگر چھڈ دیا جائے

میں فتحریت چالا کے علام جب شور پختے تو بادشاہ کہتا کہ خلیل مکید و شنید کر شیخ چشمی فرمایہ،

مولانا علم الزین کو جو حضرت ذکر یافتانی کے پوتے تھے حکم بردا آگیا اور انہوں نے کہا کہ ہمہ شہر باز مکان، مشائخ سلاعی شخوند، اور یہ بھی کہا کہ بعض مقامات اسلام میں دفت و چنان کے ساتھ بھی سن تے ہیں، دکے ایشان دامغ نی شود۔

اس کے بعد بادشاہ دا گرج سلطان جی بھوت رکھنا تھا ہے ساکھت شد و پیج ناگفت، اور بادشاہ دوست امامی جبدال الدین کے اصرار کے مخالفت سلسلہ کافر ان جاری نہیں کیا، بعد مناظرہ سلطان المشائخ نے مولانا میں الدین کاشانی امیر خسرو شاعر و رفیعی الدین برقی وغیرہ سے کہا کہ علامہ دہلی نے حسن مسیہ دی مکومت کی وجہ سے دھان ملی کی اور بہت درج صد اور شرارت افس کی وجہ سے مذکوری سے انکار کیا تھی عالم ندیم و شنیدم کہیں اور عابدیت صحیح حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ آئندہ دار گردید کہ من نے شرتوں میں بھی راثم، اور اس کے بعد فرمایا ایس پھر روز گما دست در دل شہر سے کہ ایں جیں مکابرہ کھنڈ چہ گوہ آپا دل ماند۔

چنانچہ چار برس کے بعد محروم تھت کے عہدیں اعلیٰ کی اینٹ سے ایس تھیں کی، جس کے نتھیں طائفہ اور مددالت اور بدلیزی نے لکھا ہے۔

ہلی چنان خواب شد کہ سگ دگر ہیم در دل
خاندروں بیت حسب حال آں بود۔

جلستے گئے بودن دلستان بادوستان در بومستان شد گرگ در در بامکان شد گرگ کر گس را دلن کتنہ ظلم ہے کہ جن لوگوں نے اس ملک میں قدر ان پھیلایا ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انھوں نے اسلام زین طبلہ دار ائمہ کو اسلام ہیں داخل کر دیا ہے ان حضرات نے سلسلے میں مرامیہ کی سختی سے مالست کی ہے اور صاف کہا ہے کہ جن لوگوں کے قتلوب

ایقان و مکنیت کی رواتت سے بھر دیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت سلطان جی گی ب مجلس میں سلاع کے خواز و عدم جواز کی بحث چھڑی ہوئی تھی، بعض علام غیرہ مرامیہ سلاع کے مسئلہ میں انتہائی شدیدت سے کام لیا رہے تھے، میں علام نے حضرت سلطان جی سے عرض کیا، بندہ ایں طائفہ را کہ مسئلہ سلطان اونیکوی دالاند در مراجع ایشان حقوقی تمام دارو، غرض اکبر ایشان سلاع نے شنو بچین گیرد کہ ایشان نے شنوم کر حرام است، بندہ سو گندنی خورد، آ براست ہو سن داشت، میدار دکہ اگر سلطان علاں بودے ہم ایشان رہ شنید گردے۔

سلطان جی یقہرہ مسئلہ مکرانے لگے، اُنہتے اسے چوں ایشان ماذعہ نیست چہ گوہ شنید، سے دیر چہ شنید گردے۔

حضرت مولانا نکعت ہیں اس سلسلہ میں یہ ایک بات ہوا اگئی، بعض خشک مژہوں کو دیکھا جاتا ہے کہ دہ ساری چیزوں جنکا دعوه اہل بیان سے جنت ہیں کیا گیا ہے، نہیں کہ شرمی مخالفت کی وجہ سے دنیا میں احتراز کرنے ہیں، بلکہ خشکی کی شق بڑھاتے ہیں اور اس حدیک شق ہیں اسے لگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان چیزوں سے دلیں کراہت، اُنفرت اور چہ پہلو کر لئے ہیں اور اس کو دینی انسان کی بیداری کا مال تھھتے ہیں، لیکن یہی تخيال کرتا ہوں کہ جذبات کو درہ کو شریعت پر عمل شایدتا یا غلط اجر دیو ہتنا کہ جذبات کی بیداری کے ساتھ ان کو عقل کے قابوں میں اور عقل کو ایشان کے شابوں سے رکھا جائے۔

بہر حال غیاث الدین قطبی کے محدثین سلاع کے مسئلہ نے ایک شکل سمعت فتنت کی اختیار کی تو سلطان بادشاہ رحمۃ الرحمیہ کے خلاف علام شہر دربارتے بادشاہ کی حضرت ہیں ایک خوشیں کیا، چنانچہ ایک روز سفری مان شاہی چشت سے لیکر سایہ قصے سکھ مذاقوں کی ب مجلس بہی، قاضی جبدال الدین لوگوں اس وقت نائب سلطنت تھے، انہوں نے سلطان جی سے فاظبست کی، در میان

لیں گئے ہے۔

رواہ است ہے کہ لکڑی بیچنے والا اپناد کے ہاتا ہرلہ واڑ
الکار بات، لہ عشیرہ اور بدلتی "یعنی وہ لکڑیاں ایک
پیسے میں، خیار لکڑی کو سی کہتے ہیں، اور نیک لوگوں کو سی
حضرت پسید یا حضرت شیخ احمد صدرا کو سکریئن ماری اور
بھپوش ہوتے، بعدیں ان سے دھپری ہی تو بنا کر بھپوں
کو جب ایک پیسے میں کوس نیک فردخت ہوتے ہیں تو ہم
کا کیا حال ہو گا، اسی کا نام ہے انتقال ہوتی، اس سے ہوتی
انتقال کو صوفیا اور اعتباریا الائقا رہے ہو سو مرے ہیں
مرلا نام تقلد العالیٰ نے مالا است و ماقعات سے
پورا شہرت ہم پہنچا یا پہنچ کہ خواجہاں چشت نے اسرائیلی
مذاق پیا ایک اور لوگوں کو اس کا عامل بنایا، مصلحت کا
بہترین ذریعہ قرآن پاک ہے اور اس سے جو سعادت
حاصل ہوتی ہے دہلی، احوال، اور اشاعت علماء ہوتی
ہے، یکاے دری کے وجہی کے طالب ہر شور و آن را اکاری گویند
و اس از عالم نکلو تو است برجوارح،

بیرون گا اسی طرح اپنے مریدوں کو نکل کر قرآن
پر کلا دیتے تھے، یعنی قسرائی ملم کو اس کی شکل دیتے تھے
جسی وقتوں مذہبات کے علاوہ غیبی کی تو ایک حقیقت ہے
اس کوئی ماحصل کرنا چاہیے، ابتداء علاویت کہتے ہیں کہ مثر
بیو پسید ہوتی کہیں۔

یہ خیال کہندہ دستان کوئی تو انتحار سے ہو تو ہو
کر شیکتے خواجہاں چشت نے سلسلہ کو اپنی تعلیم میں شامل کیا
مگن ہے بہیا وہیں ہے، موسیقی (از ای معرفہ ہندوستان
کی فصوصیت ہیں) یہ پوچھی ہی سنتاں نکلوں یہ موجود تھی
لیکن اگر اس اہم سیاں کو ان بھی یا اسے تجھب کر کرے
اپنے بھائیان ہندو مذہب کی جانب ظاہر ہی تو اس کی فائدت
ہیں، سب سے پہلی پیش وہی لوگ کیوں رہے جن کا قتل
سمو زیار سے فنا ہی ضررت، بعد درجتہ الشرطیہ اور مسٹر
عبد القادر دریا بیوی، حضرت محمد و مرسیہ کے انتقال تو پھر
کچھ کہا بھی جا سکتا ہے مگر ما بعد اتفاق دیگر کی پوری زندگی منیوں

ماڑی حسن و جمال سے مالوں جو ان کے بیٹے پرہنم کا اگنا
من نا احرام ہے مگر اسی حمدنا نون کو کوں جا کر سانے جو عالمی
بے دھرک اپنے خواجہاں پرہنم وہ بخور توں کو سنا دیں ہیں بیچتے
ہیں، خود ہر قسم کے گیت ہم جنسی مذہبات میں بیجان پرہل
کرتے ہیں لوگ اپنے تیریں اور اپنے بکھریں اور بیویوں
کو سناتے ہیں اور اس طور پر سلامانوں میں بیجل جا بیہریا
ہے کہ گویا کوئی ان کے مذہب کا اس باب میں کوئی حکم ہی
نہیں ہے، یہ مرد ہمیں تائی چکتے نہ صرف فقہاء اسلام
بلکہ صوفیاء اسلام اور خصوصاً طریقہ چشتیہ میں بھی
حرثام ہیں۔

چشتیہوں کے سلسلہ کی حقیقت بیچتے کے شے خود رہی ہو
کہ اسلام کی حقیقت کو پہنچ سمجھا جائے، اور اس پر کہ جس طرح
اسلام مکمل ہوئی پیرا کریں کوئی شکر کرتا ہے تو اپنے زندگی
کے سمجھا جاتی پہلوؤں کو بھی ہتھیں صورت سے قائم کرنا چاہتا
ہے، اسلام مذہب اور ملے ہے اور خواجہاں و حدیثات کا نہیں
لکھوڑنا ہمیں چاہتا، فلاطوفی اور دیوانی تھی کے بجائے
وہ ایسی کلنسیم دیتا ہے جس سے رحلتِ اہلی کا لائسنس
علوم ہو، یا جائے معاونت کے سمجھانی زیریت زینت اور
صفاقی و تصریحی کی وہ تاکی کرتا ہے، مصروفی اور موسیقی
اگرچہ مگرہ کون بابت ہوتی ہیں مگر اسلام نے ان جذبات
کا لامتحاط طلبی اور قدرات کی طرف پھیر دیا ہے، جو قرآن ہیں
پرہنم کا جمالیاتی پہلوؤں یاں طور پر موجود ہے، اس ساخت کی
 مختلف صورتیں اسی طریقہ کاں کی گئی ہیں، تاکہ پیدا عطا
ہجی موسیقی کے جذبہ کی تکمیل ہوتی ہے، شاعری کی بھی اباحت
ہے، ہمچنے مددی محنت الشعلیہ یا اوز و لاب سقی اسند کا
ثبوت دیش کرتے ہیں۔

اس شعار جتنا سلسلہ کیا جاتا ہے قرآن کا "فہرہ" اپنے اندر
رکھتے ہیں اور انہیں رکھتے تو صوفی صافی دردیں میں اتنی
اہمیت ہوتی ہے کہ شرست خیر کا مضمون اخذ کر لے اور
ماڑی پہنچوم کو صفت کی طرف، اپنائے جس مرید میں
انی اہمیت ہمیں ہوتی رہ جائی تو میں سلسلہ شرمندی

کئی تسمی کی عطا فرمی کیتے پیدا ہو سکتی ہے۔

مولانا صاحب قبلہ مظلوم اعلیٰ نے نہایت خلوص اور سچائی کے ساتھ حسب ذیل الفاظ لکھ کر ادب مکھیا کر دیا۔ اللہ کے ان دکھنیوں کے معاملوں اپنے حسرتیزوں سے درخواست کرنا ہوں کہ اپنے خدا کی تحریر کو درج کر دیں نہ لایم تقدید و تغیرت، درخواست تغیر کی جملہ تجھیے ہے دیکھنے خدا را لیش کا ملک کو اپ کی یہ باریاں نہ پڑو گیا گیں۔

من عادی والیشا میرے کسی ولی سے جو شفی کرتا ہے مکونیں فقط انتہا بالحرب جنگ کا اسلام دے دیتا ہوں۔ کی مدد یافت اگر اپ نے سخی ہو گئی تو مجھے بخشنے اس اعلان جنگ کر کروں دعوت دیتے ہو جس کا جواب تھا ہی اور برا کوئی سوال اور کیا ہو سکا ہے اچھا

اموال

مسمانوں کے درمیان صدیوں سے بن سائل پر اختلاف چلا آئی ہے، اسکے علت یہ کہنا کہ ان کا مقصد مرضیہ فوش، دکانی یا، حصول یا وہ دوست، با۔ پہنچنہا یہ میانہ اکیزہ اور حقیقت سے بیسید ہے، بلکہ کوئی لوگ سو روپس لیجھے ہے پس جوہل شہزادت و عزت کے حصول اور ایسا ہر قابلیت کی مناظر مسائلی ملکی پر وہ قدح کی اور دریا ری تسمی کے اوقیان مقدم ان سکی بیش تکرار ہے، یعنی زیادہ تعداد ان حضرات کی ہے جن کی اخلاقی ایمانی بیان ایمان اور علمی درحقیق کے بھی ادنیٰ مقام کے بیان کے بیش اعلیٰ مقصود و پاکیزہ درخت کا درقرار ہا ہے جو ایسا مصلح کے قلب اسرا تعمیر و اصلاح کی ترپ اور تعلیم ہدایت کا دل ایسا شوق بسکر جاگریں رہا کرتا ہے، انتہائی نارعاجالت ہو گئی اگر یہ اپنے اسلام کی عالمانہ تدبیہ وہ زیریوں اور اصلاح و تعمیر کی۔ پہنچا کوئی کوئی کوئی کوئی اس ملک اور اسی ملک کے مطابق کبھی نہیں ملی گی، یہ حال صرف قوم ہندہ ہی کا ہوں ہے بلکہ یہودی، نصرانی، بُعدھا اور ایسی ہیں اس رنگ میں رنگ ہوئے ہیں۔ ان سب کا مطلع صحبت صلح ہی کر سکتی ہے۔

کی سچی اور واقعی صوفی المشد سبستے۔

اس کے علاوہ ہندو و مسیحیوں کے متعلق جو اظہار خیال سلطانِ المشائی کے خدا یا احمد و انج مکو عالمِ اعلان ہے اس قوم پر انہوں بگفت کے دل خگرد و مذاگر محبت مبالغہ بیسا برائید یا شکر کر جو اجنبی، اسلام اور شرود۔

یہ واقعی تبلیغ کی جان ہیں، مقدار یہ ہے کہ ہندوؤں کے بیان ہاتھوں کی کیا کمی ہے اور ٹرے سے ٹھرے۔ غصہ کو دہ شر مانستہ ہیں، خیال افسوس میں میتوں خواق اور الجوہ طرزیوں کی ان کے بیان بھرمار ہے پرانوں کے بھری بھری غصہ اور پیشہ دوں اسکے قسوں کا پہنچا جام کے گلوں ہیں پڑھو ہے، پھر جلد اوقی کرمات دمحرات کا اثر پڑھو ہو سکتا ہے، بھرنوں کے پاندھیں ان کی باگ ہے اور بہرہ ایسی لفڑی سے عوام کا منہ جلد حرق کر جا بیس پیدا ہے۔ الجہاں کی جنگ کی التکہیاں کی ہے رعنی ان کے بیان منہجی سریعی کی انتہا بعض پیشہ ہیں ہوتی، پرانوں کے قسوں کو اور جو تسلیم کریں گے وہنگ گرمت بکھریں، اور پیشہ دوں کے قلیل کو زہمن داغوں کا مانوں گیا رنگ ہے اور انہیں اس نظر میں ایسیں اوقیانیں اوقیانیں میں آگ اور پانی کا لطف ہو اسی کے فلسفہ جو کچھی کہتا ہے بے دیکھ کر اسے او را کھینچ بہندر کے ہاتھ سے ایسیں پیدا کر تاچل جاتا ہے، اہلا بندوق قوم ایسیں کی داعی، اور حقیقی رعنی سے محروم ہے اور جس نک کسی کا پہنچ مسلمات پر کامیں یقین دھوں اس کی زرعی حقیقی صوریں یہ صلح و تقویٰ ہیں، رکھ کر اسی لبی جوڑی ہاتھی پاؤں کے باہم و فلسفیہ وہ مٹا کھنے والوں کی حتیٰ نزدیگی کجا جائز ہیا جائے تو ان کی نہیں عقاویت کے مطابق کبھی نہیں ملی گی، یہ حال صرف قوم ہندہ ہی کا ہوں ہے بلکہ یہودی، نصرانی، بُعدھا اور ایسی ہیں اس رنگ میں رنگ ہوئے ہیں۔ ان سب کا مطلع صحبت صلح ہی کر سکتی ہے۔

بہرہاں سلطانِ المشائی کی تیغیں خدا جمل سکھنا بولی ہنگ کھوئتے کے لئے کافی ہے، جب خواجا گانی چشت نے اس سوں پر مسیحی ایسیں کاسا ان کو ہر چیز بخایا۔ پہنچانے کے متعلق

طفقانہ خیال ہے۔

پیشکر ہمچی ملتے ہیں کہ موجودہ دور کے انتشار در حال کے بیش اظہار سلافوں کو فریخ اور صحنی رسائیں دینا یا
نوجھنا پاہیتے ہو جانے کی محنت و افسوس ہم ہمیشہ اسکا خیال کرتے ہیں، لیکن وہ بدعانت و دعویات موجودہ اسلام کے دامن صافی
کا پر تربیت رائج ہیں، ہم سے دین کا پہنچہ سخن کہدا ہے
جو اسلام کو دیگر اقوام کی تقدیر میں قابل تسلیم کر دیا ہے، جو اسلامی معاشرے
جنہوں نے میں کو اپنے کردار میں جھوٹے ہے، جو اسلامی تحریک
کے نئے کوئی ناکار و حبیب کمی میں جھوٹے ہے تحریک ان میں رائج
ہوئی وہی اور حبیب اس کے جو اپنے صورت پیچے ہوں اگر پھر ایسی
کوئی صفائی اور نسروتی تحریک کے لئے تحریک ہے کہ اصولی دینیا
کو چھوڑ دیا کانا احمد گا۔

یعنی شکوہ کی طرح ثابت کیے ہے،
تھی شکوہ کی طرح ثابت کیے ہے کہ ہم نے مسلم کے مدد ہو کر تقدیر میں

حترم اکیا اسند لال کا اس سے بہتر طریقہ بھی کوئی
سب سے کوئی تقدیر سے اور دلوں کی غلظی خود اس کے مالیں
کے توں فضل سے ثابت کردی جائے، ہم نے پیچے ضرور
یہ بہت سادہ دعاص طریقہ اختیار کیا ہے جو دو اور دو
چار کی طرح واضح اور بے ریب ہے، لیکن خواہاں پشت
سے اپنی تقدیر خاص کی دینا پڑھتے ہو لاما سید مناظر
حسن گیلانی کی تایف سے اپنے جو اقتیاب است لائے ہیں
ان کا یہاں کوئی محل ہی نہیں، بلاشبہ در گذشتہ میہمار
علماء والقیارہ والیاہ و موصیٰ اسلام کے سچے خادم اور
لائق صعلحت و عزت ہو گذتے ہیں، مگر ان میں سے اپنے طبع
کے امثال اتوان پر الگ الگ جو کرنے کے لیے ہم یہاں
صرف اتنا کہیں گے اسلام و مدنی و نفت کا نام ہے، اولیاء
والقیارہ کے ہر قول و مصل کی انواع پیروی اور تاویل کرنے
کے لیے مسلمان کو مل بینا امنی و نفت کا نام ہے، اولیاء
و کھنچا پہنچا اور دل و دماغ کی خواہیوں پر چھپتیوں کے بہت بھاکر
غیر شوری کفسہ و شکر سے بچنا چاہیے، اخراجیاں کے سوا
کوئی مخصوص بھی جس سے امکان خطا کو بہتا دیا جائے،

سلط و جو پور آتے ہیں، اس سنت پر کا ہے طلب ہر گھنیں
ہوتا کہ پچھاڑیاں کے کام خاکے خلائق و متفقیات و مذاہلہ
تھے۔ پچھلے صاروں اور مصلحوں کو بذیست اور احمق
ٹھیک رہا جاسکتا ہے۔

اپ کا یہ کہنا کہ عرب یون کی طبع از ایمان اخیر کی بی
سہیں بھلا، تاریخی شواہی، رشیقی ہیں قدماً اندھا ہے، حضرت
شاہ ولی اللہ کے دعویٰ اخاز کے ہمدرد سنتی مسلمانوں کی سماں
جو کچھ تھی، اور سو ماہ جا بیلے جس بُری خیال ان میں رائج
تھیں اور بدعانت دنون قریبی ہے سطح پر وہ زندگی لگانے سے ہے
تھے اس کے مقابلہ میں بعد کیا ملت اس درجہ تحریک و مذہب
سے ہے کہ کوئی سی میں صاحب ہر کوئی اس تھیروں احتلاف کا اکابر
ہمیں کر سکتا، جن طبع اس مالکوں کا آج اپنے سفر درد، اسکے
دو دار کا کہکشان تھیج اور قات مذہب ہے، اسیں کافی ہے کہ اس
ہمدرد سنت اس قرآن و مدریث دارے اسلام کے جانش
اور سائنس والوں کا سچے علاقہ اور کیمیہ بمقابلہ اسلامی رہنمہ و
موجو ہے، اور بدعانت و خدا نام سے کہ جہوں سے اس طرح
تھاب اشیے ہوئے ہیں کہ ہر طالب حق اور انصاف پر مدعا اسلامی
اسلام کا روتے تباہاک دیکھ سکتے ہے۔

یہ کہتا ہے تحریک اپنی بی مالت پر دھڑا ہوا دکھاتی دیتا
ہے۔ کوئی اہمیت نہیں رکھتا، تبلیغی و اصلاحی کوششوں کی
کامیابی و ناتکامی کا سیلیمی نہیں کہ گراہ طبقوں اور تیوقوں کا
بالکلیہ خاتمہ ہو جائے وہی میہماں اگر تھیں ایسا ہے تو نہیں ایں
کسی بھی تحریک کا میا ب نہیں کہا جاسکتا، جیسی کہ خود اسلام
ایک ناکام تحریک ہے جس کی حریتیکی تحریکی
کامیابوں کے باوجود کفسہ کا وجہ دنیا سے نہیں مت گیا
خالوں کے گروہ اور بیٹھے اپنی جاگتا تمہارے ہے، اسلام و مدنی
قویں اور اسلام اپنے مستقلات پر ڈنی میں ہر بھی اسلام
ایک کامیاب تحریک ثابت ہوا۔

گراہ طبقوں کی موجودگی اور بدعانت دنون قریب کے
ظاہر کی کثرت سے یہ کہیں کہ پچھے مصلحیں و مہریں کی ساری
اصلاحی صورتیاں اور علمی طبع از ایمان بیکار اور بوقیں نہیں ہیئت

کہ تپک کلام میں نہ اقصیٰ بحث "کی پاسدی ہے نہ کوئی بتوول
اعتراف جس کا جواب ضروری ہو لہذا اختصار ہی مناسب ہو گا
اس طرح کی باتیں کی ہوں اماں علم الدین نے فرمایا۔

"دیکھ شہر باز نہ نکان دشائیں مسامع فی تہذیب و کتب ایشان مان کی خواہ
قرآن و سنت کی روشنی میں تھامے ٹھیک ہیں، اس سے
خطرناک افسوس ہو اکثر لوگوں میں پیدا ہو گی ہے یہ ہے کہ

فلاں بزرگ جب ایسے تھی اور زیک تھے تو جملہ انکی فلاں بات
یا فلاں اُگر ہو تو افسوس کیچھ بھی گی کیا وہ شریعت کی واقع شریعت
ہے تو پارہیت کا بروہ پکے ہیں کیا یہ حقیقت ہمیں کہ

اس طرح کی شرطی اور استلال اہل قانون اور طبق اپنے عقل کے
ترمیک قطعاً معتبر ہیں جب تک ہم کسی شخص کو معموم عن الخطا
نہ مانتیں، کیونکہ لوگوں کی برا بات اور پہنچ کی فلانہ شرعی
کی بینا و بنی سکتی ہے، تو صرف نبی ہی کی شان ہے کہ تو جو
کچھ کہے و سنت، جو کچھ کہے لائق ہو تو اسی شنبی کے بعد اگر
کسی درجہ میں استشہاد کیا ہاں ملک ہے تو صاحب شی الشہم
کے قول میں سے وہ کسی اس اینیں کیا کہ غلط اور رہبر

ان سے بھی ملک ہے، جس علی کا ثبوت شنبی کے قول میں سے
بھی بدلتے اندھا ہاپن کا قول میں بھی اس سے غالی ہو تو جملہ کے
پکوئے لوگوں کے قوالہ ہماں کیوں نہ کو پرستی ہے، بن کے ہیں جیکہ اللہ
و انتیز کا ایک بزرگ زیدہ طبق قرآن و سنت کی بڑی فسے اسکا فلسفہ
عالم گردانہ فتنہ ساز نوؤں پر اس کے مالک ہے، پہنچا کہ لکھوں
اور کرداروں صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں بھی یہیں کامیابی، قوانین
سنت کا تو سارا احتساب چورہ سو برس کے اندر خود بیوی، جنیات کی
دو بیس آدمی ہی خاکش غلبیاں کرتا ہے، اسی نے شریعت اسلام
جنیات کو قتل کرتا ہیں رکھنے پر اصرار کرتی ہے، اور قیامت محدثات کا
مرکزی مقولہ ہی علم عقل کا ایک احتلال اور طریقہ بھروسہ اس نقطہ
نیض سے ہوتا ہے اس حاصل کرنے والے کمی عقول علم پہنچاتا کا طبق پسند
ہمیں کوئی نہیں تو ہمیں کرتا ہے اور مشکر کین کے درستے میں داخل گر
اپنی عاقبتت بردا کر دیتا ہے۔

ٹھیک ہے تو بات کافی طوں پکڑا گیا ہے، ہم دیکھتیں
شریعت کی جملے تو بات کافی طوں پکڑا گیا ہے، (عامہ عثمانی)

اپنے حضرت سلطان جی کی فوج کا ذکر کر کے
جو جواب حضرت جی کا تلقی کیا ہے اس پر فقط کے لئے عقیدت
و جانبداری سے ہٹکر خوب کیجئے، سلطان جی کا کہنا ہے کہ خیں
ذوق ہی ہیں وہ کبڑا در کیا سئیں گے ۹

ہم دیکھتیں ہیں کہ اگر خوش ذوق مسلم سے نہیں کاہا
ہے گنوز بالکل من ذاکر الحجۃ بی صلی اللہ علی وسلم کا
بے ذوق ہونا ظاہر ہو اور اور اپنے کھا پہنچی سے ذوق
یا بد ذوق نہیں کرو اور وہ تمام امور کو جن پر نقد اسلامی کا مارہ
ہے سب کی جرم کے ہمہ رہے کہ نکان سب کے ترکی
مسلم خلاف، غیر ہے۔

اس سوں کو لوگوں نے فرانسیسی مفت کی پھر وہ کیا ساوناں کی
پیروی شروع کر دی، خالی عصیدتوں کا مسل کی بنا دینا یا
الش کے نیک بندوں کو خدا کا وردیہ دیرا، اور اب جو اللہ کا بندوں
قزوین و مدبیش کی خصل دیکھا ہوں کہ اس کو ہے ایسے
چاک کر ٹکلی کو شش کر دیتا ہے تو اسے ہے دین اگستاخ اور دید
رہن ٹھیک دیا جاتا ہے۔

خاتمۃ مخصوصون پر بحث صدیقہ آپنے انقل خزانی ہے اور
ادب و فلسفہ کا جو درس دیا ہے وہ اپنے جگہ مفید و رفع ہوئی باہم
اس مقام خاص میں بے عسل ملے اصل ہے، ہم نے اپنے
مشعون میں ایک لفظی ایسا نہیں لکھا ہے جو مرت اویسا کے
خلاف کہا جاسکے، الش کے دوستوں اور رکنیہ بندوں کی عزت و
حرمت تو ہما جزو وہیان ہے، اویسی کا ایک ایک مخصوص کتابیوں
ہے، ہاں یہ سہ بارہ کہہ چکے ہیں اور اب پھر کہتے ہیں کہ ہر سی کی
عزت و حرمت کے کچھ حدود ہیں جیسی قدران و سنت میں واضح
کیا ہے، اللہ کا ہر مقالہ ہے وہ رسول کو حاصل ہیں ہو سکتا، اور
رسوں کا ہر قیمت ہے وہ کسی درستے بندے کے لئے اس کا نہیں ہو سکے
کسی ولی کو حاصل یا اللہ کا درجہ دیدیت ہے وہ مقیمت میں ولی کی
عزت نہیں تو ہمیں کرتا ہے اور مشکر کین کے درستے میں داخل گر
اپنی عاقبتت بردا کر دیتا ہے۔

اپنے مخصوصوں اور نہیں درج کر دے اقتباس پر اگر
تفصیلی بحث کی جائے تو بات کافی طوں پکڑا گیا ہے، ہم دیکھتیں

(مستقل عنوان)

بُلِکِ مُکَافَع

شامل اُنٹھو:- ایک دفعہ میں تین سوالوں سے زیادہ ہرگز نہیں۔

(۱) سوالات مختصر اور قریخوش خط ہوئی چاہئے گھیث تک ہمیں قابل جواب نہ ہوں گے۔

(۲) جسمی سوال اور عصراں یا نئی آئیں سال تین شائع کئے جائیں گے۔ اگر کوئی جسمی سوال ضروری دریافت طلب ہو تو جوابی خط لکھئے۔

(۳) فوری اشاعت کا مطالید نہیں کیجئے، پانچ سال برپا اشاعت ہو گی۔ اور ضروری نہیں کہ آپ کے تین سوال ایک ہی بار شائع ہوں۔

(۴) سوال کے خط میں دیگر فقری امور ساتھ لے کر اسے دو جوابی خط کا۔

شرط اعلیٰ پابندی نہیں ضروری ہے

سوال ۱:- از مشتاق علی بی۔ اے۔ گلستان۔

میں نے تصوف کے موضوع پر بہت کچھ پڑھا ہے۔ میں آج تک
ذوق سلطہ ہو سکا کہ یہ لفظ مناسک ملت ہے۔ میں اسکی جایز و ملن
تعارف کچھ میں اسکی پہلوں کے مدھی نقادوں میں اس موضوع پر
جس خدا اخلاق نافات ہیں وہ آپ میں سے پوشیدہ ہیں۔
کچھ لگتے تصورت کو غالباً فیر اسلامی جنریت میں، کچھ اس کو عکس
اسے ملحج اسلام اور جانش شریعت میں۔ کچھ دریان میں
ہیں۔ براہ کام آپ اس تفضیلی مذکونی ڈالیں تو تہامت مناسب ہو
کیونکہ میری یہ طرح اکثر عالم اس باب میں انشدہ ہیں۔ آپ کا کلام سبک
نمیں مفید ہو گا۔

جواب ۱:-

یقین ہے کہ آپ کی طرح ہم بھی اب تک طبقہ کر سکے کر
لفظ "تصوف" کا اصل مصدر کیا ہے۔ مطالعہ سے پوچھ معلوم ہوا ہے
اس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف حضرات اس باب سے مختلف رائے پختے
ہیں۔ مثلاً اہمیت ایسے وہی کے خیال میں لفظ "تصوف" ایک یونانی

کھوئے کھاہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"صوفی بھائی فلاسفہ ہیں، کیونکہ یونانی میں لفظ "سوف"
کے معنی فلسفہ کے آئندہ ہیں، لیکن وہ صوفی کروانی میں
فلسفہ کو "فیلا صوفا" لکھتے ہیں جویں شخص کا شیدادی
چونکہ اسلام میں ایک جماعت ہے جویں تھی جوان کو مسلم
کے قریب تر رکھی اس بنا پر اس جماعت کا نام بھی مسلم
پڑھیتا۔"

اس کے برعکس دو فیماں اکثریت اسے لفظ "صوف"
سے مشتمل خالی کرتی ہے۔ جس کے معنی ہیں تھیں میں کی ادنیا پاٹھیں
چاچوں شیخ اور صوفی روحانی اللہ علیہ رحم طراز ہیں۔

"صوفیا اپنے بساں ظاہری کی وجہ سے صوفی کہلاتے
کیونکہ میں کی ادنیا کے کچھ پہنچا انبیاء اولیاء
اور برگزیدہ سنتوں کا شماراً خاصی ہے۔"

اس کے علاوہ کہ اور اراد بھی ہیں جن پر ایں علم اپنی اپنی
یاری کے مطابق دلہیں لاتے ہیں۔ مشتعل بعض کہتے ہیں اس کا مصدر

تعزیزیں کی ہیں۔ ان سب کے مطالعہ اور صوفیا اسے حالات پر منع کے بعد ہم صوفیوں میں کوئی جو تعریف پر پہنچنے والے کم تعلوینیں ہے ہے کہا۔

"تصوف نام ہے مجہت، ابھی اور خشیت، ابھی میں نہیں
مجہت اور خشیت ہیں خوف کے تقاضہ اگرچہ یعنی حالات ہیں
ایک بھائی ہیں۔ میکن یہر حال یہ دو مجہبے اللہ اللہ ہیں جن کا اشتراط
و تضییات بعض حالات ہیں بالکل خلافت مجھی ہمچنے ہیں۔ یہی اور علت
چیز ہیں کہ بنا پر تصور "کوئوں" اسلام کا ہماجا سکتا ہے ورنہ کام
تعزیزیں جو اس کے مقابلے ہوں اور وہ تمام تصورات ہوں "صوفیت"
کے ساتھ اپسانے اور عجیب نہیں ہیں وابستہ کر لیوں "غیرِ سلامی"
ہیں۔ یہی وہ تعریف ہے جس کی روشنی سے یہی صوفی کی زندگی کا ہر لمحہ
عبدات جن جاتا ہے۔ یہی وہ تعریف ہے جس کی بنیاد پر ہم اولیٰ اور اللہ
کی دینی علیت و معرفت پر پہنچ رہے تھے و اتفاقاً دوست کر رکھتے ہیں۔

جو جو دوسریں صوفیوں کے لئے کمی سخت ہیں صفات
اوخری سلامی خصوصیات اور اعتماد تصورات ذہن میں کوئی بخوبی
ہیں اور جو ایں صوفیوں نے خوب خوب اسی خصوصیات و تصورات
کی دلی تصدیق کی ہے۔ تب یہی اکثر ایں علم غافل صوفی اس سے بدلنے
ہو چکے ہیں اور اصلی مزاج کے آدمی تو اس لفظ سے ایسے دوسرے لوگوں میں
جیسے انہیں رسمیت ہے۔

یہ حال یہ طے شدہ ہے کہ تصوف کی تعبیر اب کچھ بھی کوئی بڑھ
وہی اعمال داؤں اسلام کی لگائیں میں موجود و غائب ہو سکتے ہیں۔ جو
قرآن و محدث کے محل پر پڑے اترے ہوں۔ تصوف کے لئے صنم
ظاہری انتہائی ضروری ہے۔ تاکہ "صوفی" شریعت کے غلاف سجائے
اسی مذورت کو تمام صوفیوں نے برقرار قبول کیا ہے اور حق میں
کہ نہایت میں جو ایسا صوفی ہے اسی کے لئے تقدیم پائے جائے ہیں وہ حقیقت
میں بدنام کرنا صوفیا میں اور اسلامی ائمہ ناذہ ہو تو ایسے لوگوں کی
کم سے کم سزا سود رئے ہوئی چاہئے۔

اکثر علم میں تصوف کے کاشیوں آپ سے جو خلاف کا ذکر
کیا وہ حقیقت ہیں کوئی ایکٹھیں جو تعریف نہ ہوئے ہی کوئی دہم کو ہے
فالین کچھ اور سخن و فہم لے کر اختر اس کرتے ہیں۔ یہاں فتن کچھ اور

مذاہبے۔ یعنی پاکیزگی قلب میں بعض "ابی صدقہ" کی طرف نہ سب
کہتے ہیں۔ یعنی وہ زاید و عابد تضییات جو آنکھوں کے زمانے میں سمجھو
نہیں ہیں ہم وہ وقت مشغول عبادت رہا کرتے تھے۔ بعض کا خیال
قید کا نام ہے۔ بعض اس کا خروج "صوفی" ملکہ میں جس کے

معنی ہے "کوئی سکے بال"۔ بعض ایک بڑی لفظ "بیو صوفیا"
کی طرف سے گئے ہیں کہ فہم ہے "ملکہ، ابھی" بعض ایک پلاسے
"صوفیانہ" تاکی کے ختنہ میں بعض صوفی کی طرف گئے ہیں یعنی
وہ لوگ جو یہی شفیع صوفی اولیٰ میں خازد اور کرتے تھے۔

غرض کی ایک راستے پر کوئی دلیل قطب موجود نہیں۔ جو کہ
آنکھوں اور صحابہ کے درمیں ہیں لفظ "سوئی" ہیں ہیں ملت۔
اس لئے غصہ کو راستے مشکل ہے۔ زیادہ سے زیادہ حضرت دیوبندی
کے زمانے میں اونچہ نیزہ امن ام المکر کے نام ان کا ایک خاطر ملائی جو ہیں
ایک شرمنی اعلیٰ صوفی اسستھان کیا گیا ہے۔

قد کہت تشبہ صوفیت لا ہٹھا کنٹہ
من الفراغت د آیات شرقات

"یعنی لئے مخاطب با تو ایسے صوفی سے مشابہ تھا جس کے پاس
وہ کتابیں ہیں جنہیں فrac{f}{r} اور آیات تراوی مذہب ہوں۔
یہ خط اگر راستہ دست تسلیم کر لیا جائے تب یہی اس سے
لفظ صوفی کے صدر پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔

مولانا جامی کی تحقیق میں شیخ ابو اثم کوئی حسب پہلے بزرگ تھے
جو "صوفی" کہلاتا۔ لیکن اس تحقیق سے بھی صوفی کے مادہ اشتھان
پر کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ یہم صوفیا کی اکثریت کے تابع پورا اسے
"صوفی" ہی کہتے تھے مان لیجے۔ لیکن اس لفظ کے پس سفریہ ہیئت
اور ترک دنیا کا ہوتا تھا تو یہ دھی تصور "صوفی" کے مادہ اشتھان کو کہتے
کی مورث ہیں تصوف کو کوئی نام نہاد فہم و تفسیر پڑھنے کوئی نہ کر سکتے
جسے نصرت آنکے ہوتے ہے اسی علم سے غیرِ سلامی ہیز پڑھ رہا ہے بلکہ
علماء مسلمین میں سے ابھی جوزی اور ابھی تکمیلہ اور ان سے بھی کم
 منتشر عالموں نے مردوں و بخوبی میں پھریا ہے۔ لہذا یکوں ہم ایک صد
کوئی مانیں ہو اشتہب اور غلط ہی پیدا کرنے والا ہو۔

علماء صوفیوں اسے اپنے ایشی الفاظ میں "تصوف" کی نکفت

حکایت:- کیا بیتلری سون ہے یا صحابہ کرام کے زمانہ میں شروع ہوا۔

دو چالا اور تیجا وغیرہ سب دستی ایجادیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ میں سے کوئی طریقہ نہیں تو اکٹھوڑتے ثابت ہے۔ درستہ گفتگو میں
رسومات ایجاد کردہ ہیں اور جوں پر کچھ افسوس و خیر تاکہ ہمہ بڑے ہی
تفویض ہے۔ قرآن پاک البتہ باعذ بر کر کرتا ہے۔ لیکن اس کے
لئے کم کی کوئی تجویز اجتماعی ہمیست اپنیار کرنا اور اسکریزم سمجھتے
ہیں۔

سوالات مضمون (الفہرست)

مکتبہ جلیل کی ایک کتاب "علمایتیہ قیامت" لفڑیوں کی تحریر میں جنت کی تعریف کرتے ہوئے میردوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ وہاں زوجین کی بھاشن کے لئے مکرے علیحدہ ہوں گے۔ اور خوبیں بھی مرحمت کی جائیں گی۔ زیادہ سے زیادہ خاطرداری سرفہروں کی کی گئی ہے۔ وہاں سورتوں کی پوزیشن کیا ہوگی؟ خصوصاً ان عمر توں کی جو عمل نیکی کی وجہ سے جنت میں ہوں گی۔ ان کے خواہر ملکی وجہ سے دوسرے میں ہوں گے۔

جاتی

جنت و دنخ کے باکے تھیں لیکن ہمارے تزدیکی خدا
خرچ اوقات بے بلکہ ان سے مگر ای بھیست میں مبتلا ہوئی کاندھی
ہے۔ جنما پھر الشاد اور اس کے رسول نے بتا دیا اس سے زیادہ جانتے
لیتی سی کرنا اور جنت و دنخ کی تفصیلات کو فتحن، و قیاس کے چالنے
سے نہایتی صدودتے تھے اور کرنے کے مراد فتنے۔

مزدور رکھتے اگر جو لوں کی خوبیں و عطا کا وندے ہے تو
رس اسی کیونکہ معلوم ہوا کہ خاطرداری صرف تردوں ہی کی ہے۔ آخر
تردوں کی میہمت اور حصل و مہاشرت ہیں کیا الٹ و نسلان
صرف تردوں کی حوالہ ہوتا ہے؟ عمرت کوئی حظ عمل نہیں کرتی؟
جن عورتوں کے شوہر دردخیز ہیں ایمان کے ساتھ انہا اللہ کا
حامل بفضلِ تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ ہاں قیاس کہتا ہے کہ
خپسِ صالح اور ناقی تردوں کے پس و کردیا جائیں گا۔ یہ قیاس اس کی
حدیث کی بناء پر چھ سو بیس آنکھیں نے فرمایا ہے کہ مردم اور فردوں
کا یہی آسمید جنت ہیں یہری ملکوں میں ہوں گی۔

ہدایت کی طرف دادی کر سکتے ہیں جو تعریف ہم نے کی ہے وہ حقیقت ہے اس لائق ہے کہ ہر مسلمان اس پیشگوئی پر مسلط ہے اور سچ یہ ہے کہ ہم اپنے تمام اولینیتی حقوق کا اصول ہیں اسی تعریف کا مثال تھا اور یہ صوفی اس تعریف سے شعراً زیدہ و صوفی ہمیں تنگ ہم فلسفت۔

ایک نکتہ یہ بھی مخواہ ہے کہ اسی امریقیت کے نظور پر قسم آن
کی پیدائش اپنا تجھ صدقہ ظاہر کر سکتی ہے کہ دل خافتِ ایجنس
والا خافت ہے؛ لیکن بعد مذکور طبقی اثر تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نہ ہیں و
انس کو صرف عبادت ہی کے لئے پریم کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ”عبادت“
کا معنی مفہوم اور صدقہ ہے اس کے علاوہ ہزاروں نیادی راست
میں جو انسان کو ادا کرنے پڑتے ہیں تو اس آئیت کے ظاہری معنی کے
لحاظت سے یہ صعبہ نکل جیسی ناقابلی، ایکیس شال ہو گئے اور صب فرشتے
تلخیق کے خلاف ہی ہر سر۔ حالانکہ ان تکرات تے زمبا پسچھے ہیں
زیبھر، ذکر کی انسان صفو، متی بہان سے بھی سکتا ہے توفی الاصل
آئیت کا مطلب یہ ہی ہے کہ انسان کے تمام چھٹے بڑے عمر حکم کھانا
پینا، بیوی سے باشرست اور ہنسنا بولنا اس بعثت میں داخل ہیں
اگر اس کے دل میں اللہ کی محبت اور خشیت جاگریں ہے اور اس نے
دل وہ شے کے پوسے تعین و ثبات کے ساتھ قرآن ایمت کو مفہوم

جگہ

سوال ۷۔ مسیح بن ابی داود۔ محبوب اسلام۔ سکریٹری و قائم مقام سیدنے شریف ہمار کوست ناڈیں پڑھنے والیں کو کہا جاتا ہے جیسا کہ اپنے بھائیوں کے ساتھی و خانہ میں اس کا اسماں سے بھل جاتی ہے۔ اس کی پشتہ کوئی دلیل یا اضافہ یا کسی جزئیت ہے؟

خواست

علمی تریع کے ذلت سورة لیں پڑھا ہے میں نہیں۔ آنکھوں
نے سورہ لیں کو قرآن کا قلب فراہم کیا ہے اور دم آنکھ سب کو زیادہ
اضطراب قلب ہی کو پھوٹا ہے اور یہاں پر خاتمہ ہونے دہنے کا
دوار قلب ہی کی کیفیات ہے۔ لہذا قلب قرآن کی تلاوت اس
وقت ہے جبکہ مدد و رہ ہے۔

سوانحہ - دلچش

کشید جا یاد نہ ہوتا ہے اس جو پچھلے ادیں کر کام پاک
تم کر کے اور چون پر کلمہ وغیرہ پڑھ کر ساتھی ملچھ کو ثواب پختائیں

لئے پر درست نہیں کہ اپنے بیر کی تفصیل علم پر و مسودوں کو بھی مجبور کریں۔ بہترین اور واحد مکالمہ دہی ہے کہ دعا میں خوشی اختیار کی جاتے ہوں اور امام صاحب پر کسی کو اعتراف نہ ہے گا کسی اور پر پہ بہم نہیں جانتے کہ لوگوں کو دعا میں آواز بدل کرنے پر اصرار کیوں ہوتا ہے جیسے کہ اللہ کے لئے آوازی بلندی پر کسی اور اپنے اور اخفاصل بہار ہے۔ چند کلمات الگریہ آواز کے ہائیں تو وہ نہیاں مقصود ہے چاہیں۔ اور جو ہیں جو نصیحت ہیں جو احادیث سے منقول ہوں۔

سوال: سے ارشیخ قبائل الزماں۔ ذکر قاران کراچی
ملکا کہ اس سنت پر اختلاف بھی ہے اور حمایت بھی ہر اور نیچنہ خاموشی بھی ہے کہ یہ رغواہ زندگی اُنگل با جرمی اور خوشی متعصب اسلام ناجائز ہے۔ حالانکہ بہت سی شہروں کی پیشہ یہیں بڑھتے ہیں جنہیں علماء کی حمایت ہیں تھے۔ خدا رحمہ ہب کی روشنی ہیں بتائیں۔

جواب: اس کی حمایت ہیں تھے۔ خدا رحمہ ہب کی روشنی ہیں بتائیں۔

آپ کی کیا راستے ہے۔ تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو۔

چوایت: سے
ہم کسی سابق انشاعت میں زندگی کے بھروسے و مرمت پر مفہوم کلام کر کر چلے ہیں۔ حمایت کرنے والوں کی حقیقتی دلیلیں بیکھریں ہوئیں ہیں ان سے ہماری اتنی میں قطعاً فرق نہیں آیا بلکہ انتہائی قویٰ فکر کے بعد حرمت کے لئے ہیں ہمارا خیال اور بھی شدید ہو گیا ہے۔

علام شیر احمد عثمانیؒ کی کتابت کے سلسلے کے سلسلے میں آپ نے غالباً درست نہیں فرمایا۔ نہ قوان کی کسی خبریں یہ حمایت ہماری نظر تو گردی نہ باندھتے ان سے سنا۔ ان کے ٹھیکی کی جیشیت سے ہمیں ان کو بہت قریب رہنے والے فرضیں صحبت حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔ کبھی ہم نے ان کی زبان سے زندگی کے بھروسے کی حمایت یا جواز کی بات نہیں سنی۔ اگر آپ کے علم میں ان کی کوئی حمایتی خبر ہو تو صرف اسے مطلع فرمائی۔ اگر گھونٹے قرآن و سنت کی روشنی میں کچھ کہا ہوگا اور ہمیں ان کی دلیل مضبوط اور اقرب ای اتفاق نظر کئے گی تو اپنی رکاوی کی تبدیلی میں ہمیں ذرا بھی تاثق نہ ہوگا۔ میکن اگر ان کی دلیل جاتے دینی شکوہ۔ اور علم و عقل کو طبق نہ کر سکی یا ایجاد نہیں ہے ایسا کام کا انہما کر کیا ہو تو ہم نہ اس نے کو وہ بہت

پروان جو کچھ بھی ہو ہمارے لئے تفصیلات، میں جانا میغذی ہیں
سوال: از عبد المکرم۔

کیا ارشاد ہیں ہمارے دری شیخ تیمن اس سلسلیں کمزید ہے؟
مسجدیں۔ ہر فرض خوار کے بعد خصوصاً جمعرک خوار کے بعد معاہودہ کرتے ہیں ان دعاوں کے سچھلے امتناع اکائیتی قیامتی الجمیع مساجد کی دعا صورت میں گستاخ ہیں بعین سلطان اعتراف کیتے ہیں کہ قرآن ای ای ایک سو امتحنیتے۔ خصوصی دعا مذکورہ کو تو ہرگز مرت کیجئے لاؤ جو مساجد
معروف ہیں ملت و اجماع اعut بلکہ درج گذاہ ہے کوئی بھی شرکیت ماند رہتے ہیں اس پر تیشیں ایسا کا جواب ہے ہے کہ سب سے بیر پاک نے یہ دعا مانگنے کی تائید فرمائی ہے۔ اس نے دنماں گما ہوں۔ کیونکہ یہ اپنی نامہ کا درست ہے؟ پستواد و پستواد۔

جوابات:

قرآن و حدیث اور حاہر و تابعین کے تعالیٰ سے ہم اس تجھ پر پہنچیں ہیں کہ دعا ماموشی سے ہی بچنے چاہئے۔ اول تو خسرو و خسرو ستم طور پر خاموشی اور سکوت ہیں زیادہ تمقن ہوتے ہیں دوسرا ستم طبع کی موجودہ ضروریات و خوارہات جو اگاد ہوتی ہیں۔ اگر مجھے آواز بدلنے والے کا تو نزوری ہو گا کہ تمام حاضرین ایک ہی دعا کو دھر رہیں۔ حالانکہ خاموشی کے ساتھ مانگنے ہیں پر خسرو اپنی خدا گزارانگوں کو یہ اہمیت اللہ کے حضور میں کر سکتا ہے۔

خاموشی یا ہر آواز ہر دو صورت میں ہو دعا میں بزرگانہ مانگی جائے وہ دہی ہر قیام چاہیں جو قرآن و حدیث سے منقول ہیں۔
لبت اسی موجودہ ضروریات کے مطابق اپنی بذریعہ زبان میں ہر شخص جو یا ہے اللہ سے مانگ سکتا ہے۔ اس فاظ کی خاموشی زیادہ بہتر ہے کہ پر خسرو کی اصطیا میں اور رانگیں دوسرے دن پڑا ہر دن ہوں۔

”امتناع علی السنۃ والاجماع“ پر اتفاقاً مفہوم نہایت بہتر دعا ہے۔ میکن اگر امام صاحب کو زور سے دعا مانگنے پر اصرار ہے تو وہ جلد اپنی موجودہ عربی میں سر زدھونا چاہئے کہ اس سے عوام میں غلط فہمیا پیدا ہونے کا اذایش ہے۔ جو لوگ عربی نہیں جانتے وہ اسکو پڑھا ہوئے تکچیاں گے۔ کیونکہ ان کے لئے ہر حال یہ الفاظ اضافی ہوئے اور وہ میں بھی دعا مانگی جائے تو نہیں مناسب ہے۔ میکن ایسا صاحب کے

پڑسے عالم تھے اور ان کی مانع ملنے کو تیار نہیں۔
سوال ۷:- (ایضاً)

اس سند پر بہت بخشن چوپکیں۔ ایک طرف آن حضور سے
بیکھ کر پڑھا سفول ہے۔ دوسرا طرف کوئی قوی حدیث اس کے
ثبوت ہے نہیں ملتی۔ جبکہ آنحضرت کے اقوال و اعمال سے یہ ثابت
ہے کہ غسلوں میں پر طهیر قبیم افضل و اولی ہے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ حضور چوپکی پر طمی جائیں جو لوگ
ذینست کی بیت سے بیکھ کر پڑھیں گے انھیں ان کی بیت
کا انواع ملے گا۔

سوال ۸:- (ایضاً)

چوپکی شرعی تعداد کتنی ہے۔

مہرناٹی سے کیا مراد ہے؟
اور وہ کتنا ہوتا ہے؟

جواب:-

اویار اللہ کے بیشمار حالات کے علاوہ تصوت کے متعلق بخشن۔ اس کے
آغاز اور اس کی حقیقت پرفضل کلام۔ صوفیانہ تعلیم کی حقیقت، صوفیوں کے
کارنامے اور صدیما تاریخی حقائق سے لبرز یہ کتاب ایک قیمتی خزانہ ہے۔

لکھائی پھرپائی روشن۔ کاغذ عمده۔ صفحات ۲۰۸۔ قیمت بارہ روپے۔
کرناچاہیں ان کے لئے
جلد معمولی تیرہ روپے۔ مجلد اعلیٰ پندرہ روپے۔

ہر بناطی دلائی انسان انسان

تاریخ مشائخ پیغمبر

مکتبہ بھی دلوپنا ضلع سہارنگوہی پیلی

چار سو شوال چاندی مقرر ہوا تھا

جاء جلک تھریا، ۱۳۰ روز پر ہوتا ہے۔

ایسی کیا نام ہر قاتلی ہے۔ اور اسی کو درجہ مسنونیت حاصل ہو
گرختنے کا کوئی قدر و قیمتیں تبدیل ہوتے
رسانہ کے باعث مقدار و تعداد بدل جائے تو کوئی حرج نہیں
ایک توازن اندازہ لگایا کافی ہو گا۔

سوال ۹:- (ایضاً)

بسم اللہ شریف سورہ الحمد یاد بخیل سورتوں کا جزو ہے
یا نہیں اگر نہ ہے تو پھر ہری شاندوں میں اس کو جیسا ہے ادا کیوں
نہیں کیا جاتا اور بغیر نہیں یا اضافہ کو ظریغ انشاء کے یہاں سے سورہ
کے ساختہ نازل نہیں چھوٹی تو پھر سورہ آنکھیں میں ہر سورہ کے
ابتداء میں اسے کیوں رکھا جائے اور اگر قرآن ہے تو پھر

داداکی زندگی میں باتا پا کے سرنے پر کیوں اور کس لئے
ورثتے ہجوم ہو جاتا ہے وہ کوئی نہیں باریکی ہے جس کی وجہ سے
شریعت نے اس قدر بخست پا بندی رکھا رہی ہے؟

جواب:-
کس نے کہدا یا کہ داداکی زندگی میں باتا پا کے سرنے سے باتا
ورثتے ہجوم رہتا ہے۔ فرض کیجئے زیادا بیٹھا غراءں عمر کا
بیٹا بکھرے ہے۔ گویا نہ یہ دادا اور بکر پوتا ہے۔

تو عورت کے سرنے پر فرید کو ورثتے کیوں
شہزادگاہ آپ کے سوال کا
نشاد اگر کچھ اور ہے تو
دعاست فرمائیے۔

سوال ۱۰:- (ایضاً)

زید کو پیش بھی
کے چال چل رہا تھا

تمہارے چاندیہ یا سر تھے
قیر شخص کے ساتھ کیم خود

نامہ رکعتقات بھی دیکھتے
زید نے صورڈ کو پہنچنے گھر رکھا دیا

اور یہ اپنے والدین کے یہاں چل گئی۔ اور
زید پاکستان چلا آیا مگر مسلمان نہیں دی۔ بعدیں لڑکی کے

والدین نے کسی دوسرے شخص کو کہتے شادی کر دی۔ بتائیے یہ
شادی جاتی ہے؟

جواب:-

جب تک شہر اول طلاق نہیں یا کسی متفق عذر اتی
یا پیچاہی فیصلے سے طلاق ثابت نہ ہو جائے تک اسی شانی باطل ہے۔

سوال ۱۱:- از عبد اللطیع قریشی۔

وتیر کے بعد جو دو نعل پر طمی جاتی ہیں ان کو کھڑے ہو کر یا
بیچ کر پڑھا جائے نہیں مسون طریقہ کیا ہے؟ یہ میں جواب عذابت
فرزادوں۔

اسلام کا بن اخلاق اور سادہ و نسبتہ ہے۔ بیرونی گریں تب تو یہ بھی ملک ہے کہ غیر اسلامی جماعت کے اپنے حل و عقد یعنی اصولوں میں اسلام کا منصب کرنے پر مال ہو جائیں اور بطور عقیدہ نہ ہو جائے بلکہ ویسا استہ ہی ہی صفحہ اسلامی اصول و احکام کو اختیار کر لیں۔ لیکن ہم مسلم جب خود ہمیں بے ملکہ بدل ہو جائے مطلع سے فراہمی اور بھروسہ جائے گے اور کوئی قابل تعلیم نہ رہے پس انہیں کوئی کر سکتے اور غیر اسلامی جماعتوں کا شکوہ نہ فضول اور ان کے افسوس اور مقاصد پر نکلے چیزیں بے سود ہے۔ ہم اسے اعمال و افعال کا حال تو یہ ہے کہ اپنی تہذیب اپنے مذہبی احکام اپنی معاشری فضیلتوں کو چھوڑ کر باطل تصریحوں اور تلفیقوں کی پیروی کر سکتے چلے جائے ہیں۔ ہمے ایمانی لائق خود غرضی مفاد پرستی احکام اپنی سے بے تعلق بھرے کاموں کا سیلان باطل کے علم و تہذیب سے مرعوب ہیں اگر جیز ہے جو ہم ہیں نہیں۔ دونا ہی حقیقت ہیں اپنی ہی کوئا ہیں کا ہے ورنہ ۵

آج بھی ہو جو برائیم کا ایساں پیدا
اگر کر سکتی ہے اندیشگستان پیدا

سوال ۱۰: از مرزا حمد علی ریگ جعفری۔ نامہ پر دکن،
اخبار طاپ حیدر آباد سورہ اہمیت کا یہ اسلام
رسل ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ پاکستان میں ملکیوں پر تکاح
ہوا۔ شرعی نقطہ نظر سے یہ کس حد تک درست ہے؟ مل اور
منقص جواب بذریعہ علی عطا فرمایا جائے تو پاکستان کو کم جو گا۔

جواب ۱۰:

مشینفون کا نکاح شرعاً معتبر ہیں۔ اسیں فریب قبیس
کے امکانات ہیں۔ نیز گاؤں کی شرعی شرط محفوظ ہے۔ گاؤں کو
ٹھے فیضیں کی جو جو دی گئی مذکوری ہے اور یہاں ہر فریق الگ الگ۔

سوال ۱۱: از عافظ محمد سعید۔ لادہر صفحہ میرٹھ

کو اپنی سانچیل جس کی تحریت کم از کم اللعنة روپیہ ہوئی
ہے اگر کسی کے پاس ۸ یا ۹ سانچیں ہوں اور سال سے زائد ہو جائیں
کہ راب پر جل بھی ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ برائی کم جملی کی
ڈاکس ہیں جواب سے تفیض فرمائیں۔

جواب ۱۱:

زادج میں یادگیر نمازوں پر اس کو کیوں چھوڑ جاتا ہے۔ فہر بانی
فرانکر مدل جواب سے مطلع فرمادیں دنیز دیگر انہی کے ذمہ میں
بھی مطلع فرمادیں۔

جواب ۱۲:

سم الدین صرفہ، مسونہ مثل دیا۔ ۱۹۷۴ کا جزو سے دو دو من
میں میں دنیز دیگر انہیں الحسن الرحمن ہے باقی سورتوں
میں صرف نصل و انتیاز کے لئے بھی جاتی ہے۔

امم شافعی سے دو قول مشوب ہیں۔ ایک تو یہ کہ سم الدین
ہر سورت کا جزو ہے اور دیکہ یہ کہ الحد کا جزو ہے۔ راجح دوسرے
قول ہے۔ امام ابوحنیفہ سورتے سورہ مثل کے کسی کا جزو نہیں ملتے۔

سوال ۱۲: از شہاب الدین۔ تبصیر پور۔

کیا دو ریاضتہ میں مسلمان کی غیر اسلامی جماعتی افراد
معاحدہ کو سلسلے میکھتے ہوئے اسلامی طرز معاشرت۔ طرز میں
تہذیب و اخلاق اور مذہبی پیروی و تبلیغ کرنے میں کامیاب
نہیں ہو سکتا۔

جواب ۱۲:

غیر اسلامی جماعتوں کے اغراض و مقاصد بالعم اصل و
بنیاد کے لحاظ سے قوبے شک اسلامی اصولوں سے ملکر کھاتے ہیں
اور معاشرت پر اسلام کا غلبہ ان اغراض و مقاصد کی توجیخ کے بغیر
نہیں ہو سکتا۔ لیکن چنانکہ اخلاق و تہذیب اور پیروی و تبلیغ کا
تلخ سچے مسلمانوں کی اپنی سے تو فتنی بدملکی اور تسلیم نے ایک باد
کیا ہے۔ ما تیس ہم دنیا بھر کی بنا یہیں گے اور جو ہے بھی ہرستاخن
اوپرچ کرڈا یہیں گے۔ لیکن اسلام نے جو تہذیب اور اخلاق ہیں
سکھایا تھا اور جن احکام کی تعلیم ہیں پر لازم قرار دی جی ہی ان کو پا س
بھی پہنچ ٹکریں گے۔ مثال کے طور پر کامگیری کو یعنی بے شک
اس کے اغراض و مقاصد، مسلمان کی اغراض و مقاصد سے ہم آہنگ
نہیں اور کتنے بھی باطل نظریہ اس کے اصولوں میں داخل ہیں لیکن

مسلمان الگ چلے ہو اس میں داخل ہیتے ہوئے بھی بھی بذہب کی تبلیغ
کو سکتا ہے۔ اس کا کوئی حکم ایسا نہیں ہو مسلمان کو اپنے بذہب کی
پیروی اور اخلاق و تہذیب کی درستگی سے روک نکلے۔ اہل اسلام
اگر اسلامی احکام کی تھیں سے پابندی کرنے ہوئے غیر مسلموں کی سامنے

کیا کرتا چاہئے؟ اسلام کیا چاہئے۔
جو اپتھے۔

یقہنہ باری سمجھیں ہیں آیا۔ پڑھی یہاں دارالعلوم میں جب
اسناد قسم ہوتی ہیں تو نہ کوئی گون بینتا ہے نہ تصویر بھی ہے۔ بہل
تصویر کی حرمت تو سلم ہے۔

سوال: از خواجہ سعیج الدین۔ کوڈیں۔

یہاں ایک بزرگ آدمی ہیں۔ وہ داڑھی کو منڈاتے ہیں
اور سوچنے بڑی بڑی پلتے ہیں۔ یہ نے ان کے سامنے عورت یہاں
کی لڑھوڑ کا رشاد ہے کہ داڑھی کو رجاو اور سوچنے کو منڈو تو
مگر آپ حدیث کا اٹلا کر رہے ہیں۔ وہ کہتے گئے کہ تم کو مسلم
نہیں کہنہ دوستان دارالحرب ہے۔ دارالحرب میں سوچنے بڑھانا
چاہئے اور داڑھی مٹوانا چاہئے۔ اس سند کا والد مختار ہے
وہ بزرگ آدمی کہتے ہیں۔ کیا مسئلہ صحیح ہو سکتا ہے؟ کیا حشر کی
حدیث خود باشد غلط ہے؟ آپ برداہ کرم جلی میں اس کا جواب
دیں۔ تاک رسوب لوگوں کو معلوم ہو جائے۔

جو اپتھے۔

بزرگ ہندوستان کو دارالحرب کہ کردا رحمی منڈانے
کا بوزن تکالٹے میں ان سے پہلے تو دارالحرب کی تعریف پڑھئے۔
پھر انھیں بتائی کہ اسی حدیث میں جو داڑھی بڑھانے اور سوچنے
منڈانے کے علم پرست ہے۔ خالق الشہرین کے افاض
بھی ہیں۔ سجنی شرکیں کے نی افتخار اختیار کرو۔ دارالحرب میں تو
اویسی اولی شرک کی خالقت لازم ہے۔ کجا کہ ان کی معافشہ
اختیار کی جائے۔

سوال: (ایضاً)

یہ فحسم کی تاریکی سمجھیگی جانتے تک جماعت ہو رہی
تھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ جماعت کی پہلی رکعت ہے یادوں سوچنے
میں۔ فوراً آنحضرت پڑھے جماعت میں شرک ہو گی۔ بنادھم
ہو گئی اور دعا ہوئی۔ بعد اذان اخراج کا وقت رہنچا ہے اس تو دو رکعت
ستوت پڑھنے مجھے تو معلوم ہے سنت کی قضا نہیں۔ کیا فخر کی زمیں
خانہ کے بعد سنت پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ کیوں نہ یہاں کے جند
لوگ کہتے ہیں کہ زمیں کے بعد سنت پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور

زکوہ مائیکل کوں کی قیمت اور نفع دوں پر واجب ہو گی کہ
سکھ کا نوں کو جو ختمانے زکوہ سے مشتمل کیا ہے تو چند خصوص د
مشتمل اسکوں کے ملادا اس سے ہیں اختلاف ہے۔ خصوصاً موجودہ
دو میثاث میں ایسی نام بلڈنگس ہیں جن میں تباہا ماحصلہ کمان یا
اس کے عزیز و اقطع کے ہیں اور بے کام سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
بلکہ وہ بیانی ہی کہ کایا پر ملائے کی بڑھن سے جاتی ہیں وہ بسا لرکوہ
ہیں۔ عقول و فکار دوں اقتدار سے زکوہ کا مقصد انسان کے ہر
فاتح اور فائدہ از صورت سراء میں الی مزودت کا حصہ مکالمہ ایک
ظاہر ہے کہ کرایہ پر ملے والی بلڈنگس حقیقی صوریات سے نادر سراء
سے ہی نہیں ملکی ہیں۔

بہر حال مائیکل کوں پر ملائے واجب ہے اور بعض لوگ کہ
کے سکالوں پر تیاس کر کے جو زکوہ سے بچا چاہئے ہیں تو بخل اور
خلاف شریعت ہے۔

سوال: ایو سفت شریعت و فتن۔ ناپور۔
کیا اسلام میں دلیل (شوہر کے بھائی) سے پرده کا حکم ہے؟
حدیث شریعت میں کیا احکامات میتھے گئی ہیں۔

جو اپتھے۔

دیور تو حقیقت میں بہت خطرناک ہیز ہے۔ ایک بلا خصوص
نے محابا سے فرمایا۔

ایک مرد مالک خول علی النساء! دعورتوں کے پاس افسنے
بیشستے پر بہر کرو۔ مراد یہ حقیقی کہ عورتوں کی محبت اور وقت یوقوت
کی میستہ درود کے ساتھ مناسب نہیں ہے۔

صحابہ نے دریافت کیا۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ (اور دیور) یعنی دیور کی اس باب میں کیا
پڑھنے ہے؟

حضور انوئے جو اپدیا۔ الحمد لله المودت اور دیور تو
(۱)۔ میں اس سے سمجھ لیجئے کہ دیور کی جیشیت کیلئے اور حرب
کو دیور سے کس درجہ میں احتیاط و احتیاب برنا لچا ہے۔

سوال: (ایضاً)

تفہیم مسناو کے بعد جو گون میں کہ تصویر نکلا وہیں کیا
یہ ضروری ہے؟ اور اگر ضروری ہے تو ایک مسلمان کو ایسی حالتیں

براہ ہمہ ربانی میں روپیں میں سوالات کا جواب وضاحت کے ساتھ
تحریر فرمائی۔ تاکہ اختلاف دو دو چوکر جماعت ایک ہو جائے۔
جن کا قاب اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فراشے۔ آئین۔
(۱) الوداعی خطبہ اپنی ہمارت اور معنی و فہم کے لحاظ سے
درست و صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) اس خطبے کے پڑھنے میں کوشا امر شرعی یا نفع ہے؟
(۳) جماعت میں تفرقہ نہ پڑنے کی خاطر وقاراً وفقاً الوداعی
خطبے پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں؟
(۴) نمازِ جمعہ محلے کے لوگ اپنی اپنی مسجد میں ادا کریں یا جامع
مسجد میں اکٹھا ہو کر نمازِ جمعہ ادا کریں؟

جوابات:-

- الوداعی خطبہ اپنے معنی و فہم کے اعتبار سے تو ہے شک درست ہے۔ لیکن لفظی اعتبار سے پیر شریعت وغیرہ سنون ہے۔ جس طرح قرآن کی تلاوت میں فہم و معنی سے پڑھ کر لفاظ کی اہمیت ہر اسی طرح دعا و وظائف اور خطبات الخیر میں الفاظ کی اہمیت ہے اس اہمیت کا اعتراف اُن الفاظ کی ادائی ہی سے ہوتا ہے۔ جو اخ فهوں سے منقول ہیں۔ لیکن چون کثر خطبہ کا فرض چند الفاظ ہی سے ادا ہو جاتا ہے اس لئے زائد عبارات اچھے فہم و معنی کی اپنی طرف سے پڑھا لینا افراد کی ادائی ہیں حالانچ ہنس ہوتا۔ الوداعی خطبات اگر پڑھنے ستوں نہیں ہیں۔ لیکن چون کذا خ فهوں سے کسی ایک خطبہ کا تعین نہیں فرمایا۔ اس الوداعی الفاظ کی شمولیت بدعت اور محضی نہیں کہی جاسکتی۔

بہر حال یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اور ان ماں سلام خواہ فواہ صفت اہمیت کریں اور قبول اخلاق و حافظ کہ پہنچ۔
نمازِ جمعہ جامع سجدہ ہیں ادا کرنی افضل و اولی ہے۔

سوالات:- (ایضاً)

مشرقی اصلیں یہ عالم رواج ہے کہ لوگ اپنی بکریاں اوجیا پر دوسروں کو دسدیا کرتے ہیں جس جس کے ساتھ پیر شرط ہوتی ہے کہ اگر بکری نے ایک پچ دن اتو پچ ترا ہونے پر قریخت ہو کا اور شفت نہیں ہو تو قریخت ہے لیں گے اور اگر دو تھج ہوئے تو بالک بکری اور ادھیا لیئے دالے ایک ایک بانٹ لیں گے۔ ادھیا

چند لوگ کہتے ہیں کہ فرض خانے کے بعد کافی وقت رہتا ہے اسے ست پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کا کیا فیصلہ ہے۔ براہ کرم جواب دیں۔

جوابات:-

اس مسئلہ پر کہی براہ کرم ذخیرہ کی آمد کا بیان تکمیل ہو چکا ہے۔ امام البیہقیؒ کا مسلم یہ ہے کہ ستون کو پڑھنا کریے۔ اگر آپ نے قضا کر لیا ہیں تو وہ نقل کے درجہ میں آگئیں۔

سوالات:- (ایضاً)

میں نے خطبات و مختلف جمعرت "میں پڑھ لیے" کو سینا مارکھنا حرام ہے۔ کیونکہ بیجانی کی باتیں، گھنے بھلانے اور غیرہ ہر توں کو دکھلنا یا حاصل ہے۔ بہر حال سینا میں حرام ہے۔ بہر حال پر سرکسی فی سرکسی ہر کبھی جوان عورتیں کام کرتی ہیں۔ بہر حال کے پڑھے بڑھے عالم سرکس دیکھنے لے دریافت پر معلوم ہوا سرکس دیکھنا جائز ہے۔ کیا ہم سرکس دیکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جوابات:-

حوالہ امام تحقیقی کے مرود جو سرکسون کو جواہر کہتا ہے وہ بدینہ ہے۔ جو اس اہم سینا میں کی جو رہکی ہیں انہیں سے کی اچھ کل کو سرکسی ہیں پائے جاتے ہیں۔ اگر عورتیں کی شمولیت نہ ہو اور سرکسی کو لکھنے کیا ہیں تو بھی جواہر سکتے ہیں۔ لیکن اچھ کل سرکسی کو لکھنے کی وجہ سے یہیں تماشہ دکھلنے والوں کو نہیں لگتا۔ اور بالعموم عورتیں سرکس دیکھ سکتی ہیں۔

سوالات:- از حادثہ حمدیہ تھی۔ - غازی بورہ

قصیرہ تھری ضلع غازی بورہ میں محلہ اسجید ہیں۔ لیکن جمع کی نماز ایک جگہ ہوتی ہے اور اطاف کے مواضعات کو لوگ بھی جمع کی نماز پڑھتے آتے ہیں۔ لگستہ احمد مسالہ تحریک مدن شریعت کے آخر حصہ کو الوداعی خطبہ پڑھنے اور شریعت پر وجوہات میں اختلاف ہے۔ اسالہ ہر دو جماعت نے اس شدید سے کام لیا کہ اس امام صاحب اور ان کے چند ہم خیال لوگوں نے علیحدہ نماز طہی یوں الوداعی خطبہ کو پڑھنا اجاہز سمجھتے ہیں اور الوداعی خطبہ پڑھنے والوں کی کثر تعداد نے جامع مسجد میں نماذل کی۔ اس کشیدہ بھی کی بنا پر عربی کی نماز بھی امام صاحب نے چند اسیوں کے ہمراہ مددہ پڑھی

ٹھاکر وہ اشناد میں جو شخص تقریر دیا جائے۔ لیکن چونکہ فساد عینہ کے ملادہ ہر نگران کے زائر پر دعا ثابت ہے۔ اور اس وقت کو خاص و سنتی تجویزیں فرمایا گیا ہے۔ ابتداءً، غصہ و تھیار کا لاندا ہے۔ ہمہ کوہ ماز عیسیٰ کے بعد بھی دعا مانگی جائے مخصوصاً نہ چونتے فرمادیت ہمیں ہوتا کہ اس غصہ پر اعماقی پیغمعد نہ مانگا۔ عدید عاخشین بالآخر تھے یہ کہ وہ جو بھی عدم نقل کی ہو سکتی ہے کہ دعا کا اتصال چونکہ عام ہی خازن در بے ساقہ مسلمات میں سے ہے اس لئے خصوصیت سے غائز ہے۔ کے بعد، اس کے تذکرے اور ثبوت کو لائیں تو جسے شرح مصلح اکابر میں تو

جو لوگ خاطرست بغیر مطلع جاتے ہیں ان کے متعلق یہ نیسال
کرنے والے بعد نہ ازدھا کے احترا فر کی وجہ سے چلے جاتے ہیں اور اگر
دعائیں مانگی جائے بلکہ فوراً خاطرست شروع کر دیا جائے تو خطر ہائی
محض حسن نہیں ہے۔ امام دعائیں مانگی یا ان مانگنے والے تو جائز ہی
دعایں چند صرف ٹوپیں اور سب مقدتی امام کے ساتھ
دعایں شریک ہی ہیں ہیں اسے کم بھارا تو یہی شاہد ہو کر امام
کے ساتھ دعا مانگنے کے بعد ہی جاتے واسطے جاتے ہیں مگر امام
نانے کے فرائیں بعد پیدا ہیں، ماسک خاطرست شروع کر دے گا تو یہ
محلہ بازی اور اتصال خاطرست بغیر جانے والوں کو روشنیں ملکا۔
ہمارے قہاس میں ہتر تو یہی ہے کہ نہ ازدھا دنوں کے
بعد دعا مانگی جائے۔ دلیسے کوئی صرف خاطرست کے بعد مانگے
سچے لگناہ کا رزق رہے گا۔

سازند اوسی کی ہر جنار کعت پر اتحاد ٹھاکر دعا مانگنا

سچ ہے یا بغیر احتکار کے جو پڑھا جاتا ہے وہ ہتر ہے؟
حواشی:-

بـا تـهـزـهـ اـمـلـكـتـ چـاـهـنـیـںـ صـرـفـ دـلـہـیـ دـلـ بـیـںـ دـمـاـ
کـوـ سـکـلـتـےـ۔

سوال: — از کنیز فاطمه۔ جو پور۔

ہائے یہاں مسجد میں ایک سوچی مارکسی حاصل ہو گئی تھیں۔

پیشہ والا ہی کمری کے دو حصے مستغیر ہوتا ہے اس ادھیکار کے
خصوصی و بخوبی پر جو حصے میں ماقری ای جائز ہے یا نہیں۔ دیباً تو نہیں،
اس قسم کے خصوصی و بخوبی پر عوام اُنْ قربانیاں کرنے لگتے۔

جو اپنے جو فریاد کر رہا ہے اسی دعوے سے مستفید ہوتا
ہے تو انگر اس سے دعا دوہ تھوڑا بچھا نہ بخوبی دیتے تو محال
بھی سرسستے نادرست رہا۔ اب انکے اس صورت میں پالنے والے
کی کوئی ابھرت نہ ہوئی اور جواہر تک آئیں۔ پیدا ہوئے واسطے
بچوں کی اٹکل میں رستے کی گئی ہے وہ جھوپل اور شکوف ہے۔ کے
علوم ہے کہ بچے ہوں گے بھی یا نہیں اور ہر کے قریب نہ بھی بچپنی
بانشیں۔

اور انگریز پالٹے نہ والے ہی تو معاملہ درست ہے۔ پیدا ہونے والے بچوں کی تسری باری عمر شرعی تک پہنچنے پر درست ہوتی۔

سوال:- (ایضاً)
بعد تواریخ قرآن فجید اکثر لوگ دعائے کعب العرش پڑھا کر کہ
ہم سے مدد یافتہ چھٹا خلیفہ تو اس کو یا مگنے؟

جو اپنے دعائیں کئے جائیں۔ اسی طبقہ میں احادیث میں مذکور
کریم اور خواجہ خوش خود ساختہ عالمیں احادیث سے منقول
کیا گی۔ اسی طبقہ میں مذکور کریم اور خواجہ خوش خود ساختہ عالمیں
کو خواجہ خواجہ کم ملکوں کو حضور کا مرتضیٰ ہے۔ اگرچہ اس کا پڑھنا لگا
تو نہیں ہے۔ لیکن دعا میں ہیں فضل رادیٰ ہیں جو احادیث کو
منقول ہوں۔

سوال :- از خریار اکٹسٹر نام و مقام نامعلوم (پاکستان) عیین دین سے موقع پر اکثر احمد عابد جان نماز کے بعد میں دعا مانگت اور تحریک بھیجتے ہیں۔ اور بعد میں خطبہ پر حصہ میں ایسا کہتے ہیں کہم لوگ خطبہ سنتے ہیں۔ بلکہ عیدِ ملن مل کے جانے لگتے ہیں۔ اسریں دعا کے واسطے کوئی صورت بھر جائے۔ نماز کے بعد یا اخلاف خطبہ کے بعد جبکہ دونوں داجیب ہیں۔

چنانکہ ہمارا علم ہے غایزِ عین و اخْطَبَ عَيْدَ دُنُونَ سے کے بعد
دعا مانگنا آں حضور پیغمبر ﷺ سے مشقول نہیں۔ ایسی صورت میں ہماری خواستہ

جواب :-

حکیم۔ ہبے کے نادی آواز نہ دال کی آواز ہبے نہ دستے ہے

دال کی بلکہ ان کے دیان کے مخرج سے تخلی ہے جس کا خبر ہے
مجھا ناد شو اسٹے کی پرچھ قاری سے سترنی انداد کی جا سکتا ہے
پھون کو قرآن پڑھاتے ہوئے پوچک تجوید کی باریکوں کا پابند کرنا
حوالہ ہے اس نے کہ استاد اپنی صواب پر کے طالبین صحن بھی آدم
تلخوان درست ہو گی۔

قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھنا۔ یعنی ہر لفظ کی ادائی صیک

ٹھیک مخالع سے کرنا اگرچہ تہیات پسندیدہ وفضل ہے۔ لیکن ایر
چ ٹکرہ جملک اور ہر خطے اور ہر طبقہ کے مسلمانوں کے نئے نکلنے الفعل
نہیں ہے اور اس پر قرآن کی تلاوت یا فہم کا مراد نہیں۔ اسکے
وجہ کا درج مسلمان نہیں نادی آواز کے ساتھ ہے۔ اہل علم دونوں
یہ طرف گئے ہیں۔ بعض سکایم میں نہیں اور دال کی طرف مانتے
ہیں۔ بعض دال کی طرف۔ دلوں ہی کے پاس ملیں ہیں۔ دونوں ہی

باقداریت دکا دشوق پر ہیں۔ لیکن جو لیے جنی حاملاتیں ہیں پڑی
سلسلہ کو فصل دکن شہر انہوں نہیں مکمل تجوید کرے اور تحقیق سے کام
لے دہ مطلوب ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اس سلسلہ پر بعض مسلمانوں ہیں تقدی
پڑی گئے اور مجاہد نک اور بہت بخوبی چیزیں بتتے ہیں خوب پڑھی اور
انیت کا نتیجہ ہے ورنہ جو شخص یہکہ نہیں کے ساتھ دلوں ہیں سے
کسی ایک طریقہ کو حق سے تقریب نہ کر جو اغیار کرنے ہے وہ احتساب
گرفتگی بلا تسریع ہے اور آخرت میں انشاء اللہ اس سے اس بارہیں
کوئی مابسوطی نہیں ہو گا۔

ہماری اپنی حقیقت ہے کہ ناد کو سیائے دال کے نتے اور

دال کی طرف مائل کرنا قابل ترجیح ہے۔ مگر جو لوگ اس کے عکس

خیال کرتے ہیں اپنی بھی تم ہرگز قابلِ الام نہیں بھتھتے۔

سوال :- ارشی محظیر الدین۔ پشمہ سٹی۔

کیا فاطمہ میں علمائے دین و خیان و شرع متین اس سلسلے
بائیں ارزیب محدثین میتھا ہے اور شمشی باوں کے علاوہ لوگوں
کو برا بھلا کہتا ہے اور اکثر زیارات پر گالی گلوچے اور نیشتر
اعکاف کے کھانا پیتا ہے اور مسجدیں جس کو اور صحن مسجد و فیرو
جن بیانیں ہے۔ اور دام مقرر کی اجازت کے بغیر لامہت کرایا

اب در یافت طلب امر ہے کہ اندوت شریعت دوہ دفاسن
سے ہے یا نہیں۔ بوابِ با صراحت مکون قلب عطا فراہیں۔ اور
سلاموف کو مگر ایسی سے چاہیں۔

جواب :-

مسجدیں انشا کا گھر ہیں جو شخص انشا کے گھر کی بھروسی کرنا
سے ہے اس کے حق ہیں کیا شک ہے۔ مسجدوں کے بالائے جنیں ہائیں
احتیاط ہے کہ الگ فرض کیجئے مگریں مسجدیں مذہب دو انسے ہوں جنیں ہیں
تھے ایک کسی دوسرا گذرا گاہ میں کھلتا ہو تو جو شخص ایک دوسرا
سے داخل چکر دوسرا سے دو انسے سے باہر نکلے اور اسے معمول
پنالے وہ فاسق ہے۔ کویا صرف گذرا گاہ بنا لیتا ہی فتن ہو تو ایساں
تو بدر جہا اولیٰ فتن ہوں گے جن کا اپنے ذرکر کیا۔ بکالی بکالی تو سجدے
باہر بھی فتن ہے کجا مسجدیں۔ مسجد کو سواتے عبادت کے کسی اور
صرف میں لانا اور سچائی عبادت گاہ کے رہائش گاہ بنا لینا اللشانہ
میں ہے اور گناہ جلی ہی کا نام فتن ہے۔

سوال :- ارشید ارشد۔ حیدر آباد (دکن)

حیدر آباد کی سب سے بڑی مسجد مکرم مسجد ہے۔ جہاں کوئی بھی
کے خطبہ میں یہاں کے راج پر کھکھ کا نام میا جاتا ہے۔ یعنی خطبے میں
یوں کہ جاتا ہے سلطانِ اسلام نوابِ بریگٹان علی خان کی شریعت
خطبے مکرم مسجد میں بخوبی مذکور ہے جو کہ تو جدلاً گئی۔ گروہ اپنے فتحے
بھی اکو صحیح بھتھتے ہیں۔ حیدر آباد کے بعض الخطبے جو اللہ رسول کے
اکلام میں زیادہ خطبے مکرم مسجد کی پیروی کرنا ضروری بھتھتے ہیں۔
خطبے میں بریگٹان علی خان کا نام لیتے ہیں۔ ہم نے کہا بارہ فتحی میں
محبو صاحب اور دیگر صاحب کے پیش ناموں سے کہا کہ بریگٹان

علی خان سلطانِ اسلام نہیں ہیں اس نے اُن کا نام تھا یا مانے
استدلال انہوں نے یہ دیا کہ پوچیں ایکش سے قبل یوں یہاںجا
تھا ہم نے کہا کہ اُس وقت بھی یہاں اخططا تھا مگر جب مر ہو گا
نے اسے جائز قرار دیا تھا اور اس وہ صورت قلعما باتی نہیں ہی

میشیغان علی خان باغِ عالم کی جمدیں ملے۔ اسکے بعد عکسی ناز
پڑھتے ہیں۔ جبکہ کچھ ایجے عجمی کی ناز کا وقت شروع ہوتا ہے
اور آپ کے داشیں یا میں جا سب رو و گز نکل کوئی نہیں مکروہ
سلکنا۔ اور پچھے کی دو صفحوں میں اصراء و عظام کھٹے رہتے ہیں۔

ہمہ یہ تصور ہی باقی نہیں کر سکتے

لیکن یہ صرف ہم کھڑے ہی ٹھنگے محمود ایاز

پس ایکشن سے قبل جس نے حیدر آباد میں متحف اعاظت بزرگ

کے ایم ٹنڈی کو بلا کر ریکہا لام تم پنج اور سی ریکہا لامگی کو سی طرح

بچالوں یہ جو نے احمد العسید روس کا نام تائید نجیف جیروں آباد کو رہساں کر

ہندوستانی افواج کے آگے پھیلایا۔ اور یہ کوئی دل دلوں پر ہے

کمال کہتے ہیں یہی عثمان آباد کے تیمور اور یونان کی کمی

ارادہ نہیں کی لیکن مسلم ماہ کی دوسری شادی بیس لاکھوں روپیہ

فضول خرچ کر دیا کیا ہم اس کو سلطانِ اسلام کہہ سکتے ہیں؟

کیا ایسے بادشاہ کا نام خطبہ میں لیا جائے کہتے ہیں جس کے دل نو

لکھنؤ میں کمل کے ساقاط تھے یادو، وحشت کہ ہر سے کا خطہ

کے نام درازی ہر کی دعا کرنیا یا غلبہ میں نام لیتا کیا اس بات کی

دلیل نہیں کہ وہ ظالم اور فاسد بادشاہ کا سایہ اپنے سوں پر

چلتے ہیں؟ براہ کم جواب دیکھے کہ ایسے بادشاہ کا نام کس طبق خطبہ

میں لیتا جائے ہے؟

جواب ۴۔

سوال ۴۔— (ایسٹا) روزہ ترک کر سے۔ لیکن عذرخواہ ہو جانے پر فرما چنا

صروری ہے۔

جواب ۵۔

سوال ۵۔— (ایسٹا)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع مذہبی صحیح مسلمانوں کے
خطبہ میں یعنی ازہر کو زندہ انسان کی طرح ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ بعض
بخاری سیکولر ازم کا جھنڈہ لہرایا تھا اس سے مفرود کو ثواب
آجڑگی تو خطبہ میں "سلطان" کا نام لینے شایعہ کا سوال ہی بینا
نہیں ہوتا۔ جو لوگ آج بھی اس حادثت میں بیٹا ہیں اور اسے شرعی
جزا رکھتے ہیں اُنہیں شاید حضور ناظم کے احتمال کو طبیعتی کو کہہ
جائز ہے۔ اُنہیں کہ انسان اپنے بیٹوں کو ثواب پہنچا سکتے ہیں؟

جواب ۶۔

مردوں کو تو اسی پختہ احادیث صحیح سے ثابت ہو جو۔ لیکن

اس کے مرد جو طبق اکثر حدیث سے ملوث ہیں۔ بے سیل اور

صحیح طریقہ یہ ہے کہ الفرادی طور پر تلاوتی قرآن کر کے مرد جو کو

ٹھیک ثواب پہنچ کی دیا مانگے۔ امام شافعی کے نزدیک مرد کو ثواب

ہوتی ہے اور یہی نے دیکھا ہے کہ سیف رسول (محمد بن عوی)

میں رُوٹھبوں کے درمیان تمام لوگ باتھا تھا کہ دعا اکثر مانگا رہے

ہیں۔ اگرچہ بعد ازاں خطبہ میں لوگ خاموش رہتے ہیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرچ اس مسلمانے کیا ایسا کر کر

ہیں جو میں انسان جو کچھ کہا سکتے کمال۔ سمعت کے بعد گما ہی اور م

سوال ۶۔ از علی حسن غضنفر۔ گلگت۔

میں نہ مٹا لیں ہے کہ دُو خطبہوں کے درمیان دعا اکثر قبول

ہوتی ہے اور یہی نے دیکھا ہے کہ سیف رسول (محمد بن عوی)

میں رُوٹھبوں کے درمیان تمام لوگ باتھا تھا کہ دعا اکثر مانگا رہے

ہیں۔ اگرچہ بعد ازاں خطبہ میں لوگ خاموش رہتے ہیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین پرچ اس مسلمانے کیا ایسا کر کر

ہیں جو میں انسان جو کچھ کہا سکتے کمال۔ سمعت کے بعد گما ہی اور م

انمول ہی سبک

(مستقل عنوان)

چیزوں سے زیادہ موبہل ہوں (۲) جو شخص خدا کے کمی بندے کو
مرفت خدا کی خوشخبری کیلئے دوست رکھے (۳) جس شخص کو خدا نے
کفر کی تاریخی سے بجا تدریج تحریکی ہو وہ دوبارہ کفر میں جانے کو
اندازی بر لے۔ سمجھ جتنا کہ اگلی میں اگر نے کو برخیال کرتا ہے دیگریں
(۴) انس بن ماک کی شنی اللہ عنہ سے منتقل ہے کہ ارشاد فرمایا
بنی اکرم صعلی اللہ علیہ السلام نے اتم میں سے کوئی شخص اس وقت تک
مومن نہ ہوں ہوں ملکہ جب تک میں اس کے قریب کی اس کی اور ادا ایسکے
والدین اور تنام لوگوں سے زیادہ غیرہ، اور سیارا انہوں۔

(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا وہ کوئی عمل ہے جو خدا کو زیادہ گبوب ہے جو
آپ نے فرمایا وقت سے نہ از پچھا کرنا اور کرنا، میں نے عرض کیا اس کے بعد، آپ نے فرمایا مار بانپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے عرض
کیا اس کے بعد، آپ نے فرمایا اسلامی فوج میں بھرپور ہمارا کرنا۔

(۹) حضرت غوثی صاحب الشرعیہ قلم سے رہائیت کی کمی ہے کہ فرمایا
حصیر ہے، وہ خصلت ہیں ان سے بہتر کوئی شخصی نہیں، اما ان
سامنے اٹھ کے اور فتح دیتا اسلامیوں کو، اور وہ خصلت ہیں کہ
ان سے بھری کوئی خصلت نہیں، شرک کرنا اللہ کے ساتھ ہے، دکھ
وہ ناس مسلمانوں کو۔

(۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی علم کی طلب میں ہے جنت اس کی طلب میں ہے اور جو کوئی لگناہ کی طلب میں ہے وہ زیر اسرار کی طلب میں ہے۔

(۱۶) حضرت سعیدیان تورنے سے روانیت ہے کچھ گناہ خواہش نشانی
سے ہوتا ہے اس کی گذشتگی اسکی جائیگی سلسلی ہے لیکن جو گناہ خود کی وجہ
سے ہوتا ہے اسکی عیاشش کی ایں زنبیر، کی جا سکتی ہے کیونکہ شیطان کے
مناد کی اصل اس کا غصہ و تھاوار کام حلیلیں مسلم کی نظرش کیاں
ن کی خواہش نہ فان تھی۔

(۱) عبد اللہ ابن عمر و شیعیان فرمادیا ہے کہ خیل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقوق یار مردانا اداکر نیوالا وہ شخص نہیں ہوتا جو احسان کے بدل میں احسان کر دے بلکہ جو شخص احسان سے گرفتار کرنا سے پورا احسان کر سے وہ شخص بھائی بندی کا حسن اداکر نیوالا ہے دیکھا راجحی شرعاً

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچم کی طاری خستہ پھر پڑھتے دیست ہو تو جو ریلیکا درست نہیں، بخاری و مسلم و فرمدے۔

(۳۴) حضرت ابو یہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
نبی کرم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو من اس کی
کے سبب کہ اس نے راستے پر سے اس درخت کو کاٹ پھینکا تھا
جس سے لوگوں کو سخت نکال دیا ہے تو مجھی کسی بہشت میں چلتے ہم رہتے
وکھاں (مسلم شریعت)

(۴) سرکار و حامی عطا شریعتی مسلم نے فرمایا کہ میری اسکے سب لوگ معاافی یہ آجاتیں گے، مگر وہ لوگ معافی سے بیوی دینگے راستے گئے ہوں کو ظاہر کر تھے تھے ہیں، دیکھیں مسلم اور شریعتی

ٹکنیکیں ہے۔ اسی میں اپنے لوگ بھی شامل ہو گئے ہیں کچھ ارشتھے ہمیں تو پستروں سے کیا پر وہ اپنے کاریو چنا گھنڑا ایک دوسری ال ہے اسکے بیان کا اور اسکا کتاب جانا وہ مر جانت ہوتا ہے۔

(۵) بناء حضرت انجان رضي اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یہ تھے
جس مصور پر فوجنا بہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھرپور خود
سوان کے لئے یہ۔ یہ کہ اپنے بھی دھیان پر صرف کر کے، جہا دیں
جی سواری پر خرچ کر کے ایجادا رکے بہرا ہوں پر صرف کرسے۔
سلام شرعاً

۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ ارشاد فرمایا تھی
یعنی صلح اور علیم ہے کہ یہ تین چیزوں پر شخص میں پائی جائیگی، اس کو
یہاں کامنا اعمال پر گا (۱) جس شخص کو اللہ اور رسول اللہ کے رسول سب

سُر مَحَا دُرْجَت

کامیابی کے گیارہ صوین سال میں



یک امین یہی خیدا
برادرات اپنے ایجنت سے
کو مصوڑ اکٹھا
لے پڑا۔ اسیں کو آری صفحہ پلا لاظفرا یئے
دار الفیض رحمانی دیوبند ضلع سہاپور (ب)

DEOBAND.U.P

ایک تولہ
پاچ چڑی پے

چھماشہ
تین روپے

خصولداں
پر

صلی اللہ علیہ وسلم

(زہر و لذت) ابو محمد مسیم الدین حسن فظ سلام نگری

شیخِ بیوت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نورِ بدایت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 روح کی راحت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 قلب کی فرحت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 فرش کی رفتہ کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دفاتِ قدس ذکرِ قدس، وصفِ قدس انقدر
 رکنِ ذاتِ کا رسید قریب کے نور کا صبوہ ہو؟
 شیخِ بدایت، نجمِ بدایت، ماہِ بدایت، عہدِ بدایت
 کون سر بالطف کرم ہو؟ کون محبتِ خلقِ اتم ہو؟
 قلعہِ طالبِ دھانیوala، پھیمِ حقِ اہرانے والا
 کھر کانا، مٹانیوala، شرکِ بھرب لگانیوala
 سید جی اہ دکھانیوala، امنزل پر پھانیوala
 خلق میں کیتا خلق میں کیتا حسن میں کیتا شکر میں کیتا
 کون بنا اسرار کا دلھا، کس کو ملامعِ حکایتہ
 مظہرِ بیوت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تھی خلق کی طوتوت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 حق کی طوتوت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 فخرِ امامت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 فخرِ امامت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نازِ خلق کی طوتوت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نازِ خلق کی طوتوت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نوشہ جنت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 نوشہ جنت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ و فقہ پر کام آئیگا، تیری شفافِ رائی کا

روزِ قیامت کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ارشمند نید)

امیرِ ضرور کے نام

پیغمبر اسلام، قرآن مجید اسلام
السلام لے رہنما کے روح آدم اسلام

جب زین مسلمات میں ملکوف تھی مصور تھی
زندگی زندگی کی عظمتوں سے دور تھی
شکرِ طاغوت کے جریں خفستہ در میان
جب خداویں سے لگز تو تھے ملائک نصیوان
یہکہ آتے تھے بدی کی شب میراث حق صبح حیر
اور پھر انسانیت کی صبح نو دیکھے بغیر
وقت چلتا ہی رہا ملکت اہواز سے فلک
کھانگئے عقل بشر نفس وجہت بے جھجک
سجدہ کرتے گرتے منگ خشت کے اصنام کو
بھول کر لپٹے رسولوں کے حصیں پھیام کر

کفسر پر آخر زمانی پیش کی طاری ہوئی
لطفتِ حق نازل ہوا بھیٹکے عجیب انسان پر
اس خلدوغی تیر عظم کی تباری ہوئی
جس کی کرنوں کو چکتا تھا قریخ فاران پر

ہر طرف ہونے لگی بازشِ الوبی نورِ حکی
اور روشن ہو گئی دنیا قریب و دور کی آئے آئے اور بدل گر رکھدیا باطل نظام
کر دیا انسان کو جتن و ملائک کا امام

السلام لے رہنما کے روح آدم اسلام

مازیت ہے امیرِ گردشیں آیام پھر
لوٹ آئے کفر کے تاریک صبح و شام پھر
منظعرِ بیان لطف حق کے آپ کی مسکن غلام
السلام لے رہنما کے روح آدم اسلام

مذہبی کتابیں

رہنمائی کی غلت اور عقائد کی برکات دو

فضائل رمضان

تفصیلی تذکرہ قریب و قرآن

تفسیر سید روح مجاهد

تعلیم الاسلام

ایشوبیہ کتاب پیشہ کیلئے ایک پوچھنی لیکن ایک علمی کتاب کی وجہ سے ایسا کام بھی نہیں کیا جو ضروری ہے کہ کسی بھی انسکول یا مدرسہ میں پڑھتے ہوں آپ سید قطب اسلام نہیں ضرور مطالعہ کر لائیں۔ میں اسلام کی بہترین تعلیم اور تاریخ کو دیکھی گئی اس سیاست کو حقیقتی ہے اور نہ لائز بیان کی خوبصورتی اور راست کے باعث بچے اسے نہایت شوق سے پڑھتے ہیں احتساب، حسد و رم، حصہ سوچ، چہار مکمل سیست میں دوسرے پر حصہ اُنک اگلے فتحی طلب کیا جائے گا۔

شکوہ - جواب شکوہ

اعلام رحمۃ اللہ علیہ اکٹھا قابال کا شکوہ اور جواب شکوہ

چھپائی اور صنید کا غذ پرچھ پڑھو بحورت سائزیں، قیمت ۱۰

سکوہ میمین شریف

علیٰ مرتضیٰ غفار فضائل میمین شاہی میمین خیا

قرآن کی صداقت

یعنی بربان التنزیل اور دیگر صداقت

مقابلہ میں قرآن کی سچائی پر دسویں دلیں، ایک جواب تصدیق

جواب نا یا بہتری مادہ ہی ہے، قیمت تین روپے دیگر تین

روپے پر بارہ تسلیم کے

درود و قلت

ایرانی چھپائی، تیزیت صرف ۵۰

دعا کے خیال

— مترجم عکسی، قیمت صرف پانچ تسلیم

مناجا مقتبس بول

معنیتہ سا وعیتہ فورہ و قرآنی تھائیں

جس میں تمام وعائیں قرآن شریف اور احادیث صحیح

سے حضرت الحجج علان انشاہ مولا شرف علیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و مولانا نجف فراز

ہنفیت کے ہر دن کیلئے علیحدہ علیحدہ سات نزدیکیں قیمت فرمائیں اور

جس کا اور دوسری نظموں ترجیحی سات نزدیکیں کارڈیا گئی ہیں بھی ہر دن

کیلئے علیحدہ علیحدہ تضمیں ہی، وطنی درب الحجج، شریف ہفت احریث تیزیت

چشت کمل، دام اسیدین اور پیش آئیں فائدہ اضافہ ضروری کہ تیزیت درب

کاغذ سپرید یہ غیر مغلدا یک روپیہ آنھے آلتے (بجلد دو روپیہ)

صحابہ کی جان شاری

ناک وجہت اکٹھی واقعیات،

زبول پاک کی وجہت پر حافظ ارس پیچے تھے، انتہائی و پیسہ در

نقیحت امسید، قیمت آٹھ تسلیم۔

لغات فیروزی

اردو میں مثل الفاظ کی تشریع اور دوسری

یونیٹ سالہا سال سے شہروں و مقولوں ہے

سمات میں وہ قیمت مائی سات روپے دیگر تین گروپ پوش

محمد الحلقاء

خلاقے اشہریں کے مختلف حالات و قیامتیتیتیں

خوارتوں، مردوں، زن و شوہر اور اولاد والین

میزان الحقوق

وزیری کے ہائی حقوق کی شرعی تفصیل قیمت ۱۰

قرآن و حدیث کی روشنی میں ناٹک خیالوں اور

فضائل نماز

فضیلتوں کا جامیں اور مقصیں بیان قیمت ۱۰

تلخیزیں کیا اضیفیتیں ہیں، اور پرھصل اپنی

فضائل سبلیخ

جلد کریں ملچ اس دینی فرمید کو داکر کے

سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں، قیمت ۱۰

مکتبہ تجسسی دیوبند صلح سہار پور (دینی)،

(مستقل عنوان)

مسکوں کے ممتاز کارکن

از ہم کا ابن العرب ملکی

اپ بھی آجہانی ترین ہیں۔

ہد سہیستہ: سوس کی جنت جس جمہوریت الفحافت اور
ذہبی آزادی کی نعمتوں کا حال کچھ نیوچھے الگ ہو ان نعمتوں کو آہنی
پردوں کے پیچے نہایت شدید مسے چھایا جاتا ہے تاکہ وہ کافر
جنت سے باہر ہیں اُن تک ان کی خوبصورتی پہنچ سکے۔ مگر خرمی
شیطان ہیں اپنی چار سویں سے تھوڑا ذائقہ اور خوشبو اڑا
ہی لا تاہے۔

اس سال بوسی حکومت کی طرف سے صرف اٹھارہ
مسلمانوں کو سفر بھی کی اجازت دی گئی اور ان جا جہوں پر بوس
و اپس انگریز اپنے بیانات میں حکومت کو خوش کرنے کی بوسی
کوشش کی یہکن ہیں جس سے چند پر اس حرم میں مقدمہ چلایا جائیگا
کوئی بخوبی نہیں کے ماتحت ہاتھ پیٹی کی ہے!

پہنچنے تو یورپ فرانسیسی کیونٹھ کو سوچ پہنچنے چاہا سے ہر
سال اوس طبقہ پرندہ ہزار مسلمان جن کو جاتے تھے ہاں سے اب
صرف اٹھارہ جا سکتے ہیں اور ان اٹھارہ نے بھی حکومت کے مجاز
مال کرنے کے لئے زبانے کیا کیا پا پڑیے ہوں گے۔ لیکن ما رکی
انداز خلکست اگر کام لیا جائے تو اس کی تاریخ آسانی سے یوں
کی جا سکتی ہے کہ پرندہ اور اٹھارہ میں زیادہ فرق نہیں۔ صرف
یہی گنجی ہیں شامل کر لیجئے تو پرندہ۔ سو لہو چاہتے ہیں۔ لہذا ایک ہیں
کوئی گنجی ہیں شامل کر لیجئے تو پرندہ۔ سو لہو چاہتے ہیں۔ لہذا ایک ہیں
صرف دو کافر رہ گیا۔ ظاہر ہے کہ آتنا قدر اس اس فرق الائی تو یہ نہیں

یکم دہمہ شہر۔ ہاشم کرشن لکھتے ہیں:-
”کوئی مسلمان ہر سے تو اسے مر جم و مغفور لکھا جاتا ہے گویا
خداوند تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کے دروازے اس پر ٹھیک ہو سے
ہیں۔ لیکن کوئی میسٹریم سے تو اسے آجہانی تکہ کر شفعت کر دیا
جائتا ہے۔“

سرخال ہے یہ ”شفعت“ نہیں ”زشت“ ہو کا ہیں کے منی
ہیں بر باد کردنا۔ یہ خال اس نئے ہے کہ ہماعے مشریق ان جی
خدائخو استہ انہیں ڈرایو یا لکلیز نہیں اخبار نہیں ہیں۔

تو شریمان جی غیرت بھی کو مسلمان صرف آجہانی ”
کہنے پر ہیں کہتے ہیں وہ اگر اپنے اعتقاد کے مطابق صاف گوئی
سے کام لیں تو ”دوزخی“ یا ”جنمی“ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اپنے ہمیں
ستاک ان کا فر آن بوری صراحت اور صاف بیان اور اصرار و
تکرار کے ساتھ بلا تفصیل عرب و ہمیں ہر غیر مسلم کو کافر و مشرک اور بر
کافر و مشرک کو دوزخ کا ایندھن کہتا ہے۔ اگر ہو سکتے تو کسی قانونی
دغدھ کے تحت اس قرآن کو قابلِ ضبطی قرار دلو۔ یعنی دو رجب
لکھن پڑھا اور کھا جاتا ہے اس وقت تک پرہلی مرودہ کم سے کم
”مر جم و مغفور“ اور ہر غیر مسلم مرودہ زیادہ سے زیادہ آجہانی ہی ریگا
ہے پوچھتا ہوں آپ کس اسلامی اصطلاح کو روشن کرو
شہید۔ غازی۔ چہا۔ ایمان۔ تذکیرہ۔ تجدید۔
۔ ایسی ہی شکست خوردہ اور کھیساتی ذہنیت سے آپ سوچتے
یہ تو اسلام کی برتری کو یہ ہم ایسہ کی کتری کے اساس سے
نی لفظ ایک تولہ ہوں آپ کا گھٹا ہے گا۔ اور گھٹتے گھٹتے کہیں

اذان کے ساتھ مسلمانوں کا لفظ شاید اس سلسلے مزدوروی سمجھا کیا کہ یہیں کوئی اللہ کا بندہ ہے نہ کچھ کہ کہنے والوں کی اذان بننگی ہے۔ خیر بندوں اپنے جب پیغمبرؐ کے تو اسے صدقے کے اُس کا ہامہ کا پنگا گیا اور اس کی کے صدر مکے بولا اصل خدا تھی دار الحی ایک لمحہ زیادہ اُر لگی۔ قیامت ہی تو اُنکی غصہناک ہو کے گوئے۔

”لبے مردود کے تھے۔ یہ کیا گیا۔۔۔ لعین!“

بندوں کو اپنی غلطی کافری احساس ہوا۔ مگر اذان بند ہو گئی تھی کچھ ایسا شدید صدمہ پڑا تھا کہ مردود اور عین کو اخراج اپنے پورا اثر نہ دھا سکے۔ اس نے کہا۔

”حضور اب کیا ہو گا۔ اذان یہی پہنچوں گیں؟“

”اذانوں کے تھے“ مولانا نے حادثت صحیح کر گیا۔

”اذان اللہ میں کی ہے وہ جانے۔ تو نے تو دار الحی ناس کوئی بندوں نے آخری جملہ اُن مٹا کر سے پوچھ کہا۔

”بابا کچھ تھے کہ ایک دھرم انگریز خیش رو گئی اور ہم کوچ کو جائے کی وجہت ہیں دی تھی تو ٹپے مولانا فرمایا تھا کہ انگریز سے لڑنا چاہئے۔“
مولانا جھٹا گئے۔

”لبے تھے معاجم بھی ہے دنیا کہاں سے کہاں کی تھی۔ اگریز تو حملہ ملعون مردوں کا فرماں اپنی حکومت ہے۔ تو یہ حکومت ہے۔ آزادی کا راستہ سیکولر قیادوں ہے۔“
بندوں کو اپنی بات کا جواب اب بھی نہلا۔

”کافروں نے اپنے بھی ہیں۔ پچھلے جمع کو عاصم مجدد مولوی صاحب نے وعظیں کیا تھا کہ جو مسلمان ہیں وہ کافر ہیں۔“
”کہا ہو گا“ مولانا بوسے تھے ان بالوں سے کیا مطلب احمد اذان تواریخیہ ذاتی مصلحت ہیں۔ اب ان چھوٹی چھوٹی بالوں میں اجھتے کی جائے ہم لوگوں کے سامنے تھے بڑی قوی مسائل ہیں۔ اگر ذرا اسی بالوں پر ہم نے حکومت کے ارادا شروع کر دیا تو مسلمانوں کی اجتماعی فلاں شکل میں پڑھا سکتے گی۔

”اجتماعی فلاں!“ بندوں نے یہ لفظ اس طرح دہراستے ہیے بہت بڑا تقریب گلے سے اُتار رہا ہے۔ ہم جہاں ان درجنوں کو کیا

بیٹک، ماکسی طرز تکر اور اسلامی تعلق کی پر محنت اپنے جگہ
لا جواب ہو۔ مگر اس کی کیا نادیں ہو گی کہ صرف غیر ملکیوں پا سے بہت
کہنے پر مقدمہ چکا دیا گیا اور وہی مددتوں کے مقدمہ کا عالم آپ
جلستے ہیں کہ حکومت جب بھی ہو تو ملکیوں پر بھائی اور نیکی کا
اسدادور پڑتا ہے کہ آپ سے آپ اخراج جرم کر لیتے ہیں۔ اور
آن جک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حکومت کے کارندوں نے کیا کہا ہے
اُنہاں نے مددت میں اخراج جرم کے سزا مبلغی ہو گیں یہ
دنخداں کا اسلام پہنچی جنت ارضی کے کارندوں کو اور اسٹان
کی علیحدگی میں کوہہ اس جنت سے نکل بھالی۔

۲۴ مسمیت۔ دولت بھی کیا جادو ہے۔ قبلہ سینہ
و پلی شریعت ملکے تو ترتیب کے ترسے ہوئے نیاز مند اس طرح آپ سے بر
ڈشت پڑے جیسے شمع پر پرانے۔ یا زیادہ بہتر لفظوں میں پڑھے پر
کھیاں۔ جن لوگوں نے مولانا مددودہ ری کو ”مولانا“ اور ”بزرگ“ کیا
کہ ”شہید“ کہنا اسی پڑھ بلکہ اُنکی قوتوں کی سمجھانے بھروسے اور جزوی نہیں
میں سیدنا کہتے ہو گئیں۔ وہ وہ ایڈیشن پڑھتے ہی کہ شاہی
وقتوں کی درباری نارخیں پانی پانی ہو گیں۔ پھر قفلی یہ کہ بعضوں کو
تو ان سیدنامے ہزاروں شے کے اور بعضوں کو یوں ہی نہ بانی تھا دیا
ایسیہ نہ بانی تھی نہ دلے جائے صحیح رہے ہیں کہ گاندھی جی کو
”بابو“ اور ”شہید“ کہنے پر بھی کوئی بگاؤں نہیں پوچھی
ٹھغداری تھا اور نقد انعام تو گیا پرست اور پھیکے بھی نہیں دیتے
تھے۔ اب سید نابھی لیے ہی نکلے۔ خدا ان دو مددوں کو رحمکار اور
کوشش مناعطا کرے۔

لے دیو یا ماضی کے قاروں تو اور مٹاوا! اگر قیاس زندگی میں
سیدنا دھولا نا اور بعد مردن رحمۃ الشریعہ اور رحمۃ اللہ عزیز
جنہا ہے تو فیرات باشیں مغل مندی سے کام لیا کرو۔ چند مگوں میں
ایمان و خیر اور دل دو خان سب مل سکتے ہیں۔ بشرطیہ اُنہیں یہاں پہنچ
کاملکہ ہو۔

۲۵ مسمیت۔ اطلاع ہے کہ ”مجھاڑی“ (مصور) میں
مسلمانوں کی اذان بند کردی گئی۔

رشتوں کے باقی ہے۔

غلط کہا۔ آج کل تو وس کے ساتھ دنیا دوزخ ہے۔
اور سائبیریا اس جنت کا ایک مکڑا ہونے کے باوجود دنیا میں
معلوم دیتا ہے کہ وس کی جنت میں جہاں کہیں "ایمنی جنت"
عاصر یعنی جنت کے خالف کوئی پیغمبری ہے اسے باحتیط
پیکار کر کے سائبیریا بخواہیا جاتا ہے۔ اس طرح یہاں بہت
زیادہ دوزخی عاصر جنم ہو گئے ہیں ورنہ ہے حقیقت میں یہ بھی
جنت ہے!

۵۴۶۔ اطلاع ہے کہ انگریزی مکمل عالم حکومت
کو گالیاں دینے لگے۔
چھ کسی کو کیا؟ کانگریس اور حکومت اب ووچیزوں کے
نام نہیں ہے تو من شدی میں تو شدم۔ تب کوئی اپنے آپ کو
کافی قیمت لے تو کسی کا یہاں بگنا ہے۔
آپ کہیں گے اپنے آپ کو کون گالی دیتا ہے۔ میں
عرض کروں گا لیکہ ہمارے بزرگوں میں ہوتے ہیں بزرگ
ہیں جو غصہ میں اپنے صاحبزادے کو فریبا کرتے ہیں گھٹکا پھر
— اور خود پہنچنے سے بھی گاہے گاہے ارشاد پورتا ہے کہ...
— میں لگ سے کاچھ کس شمار میں ہوں۔ یا جو کوئی کوئے
سچے کوکون پوچھتا ہے۔ دغیرہ وغیرہ۔

۵۴۷۔ در تعلیم مولانا ابو الفکرم آزاد نے طرف ریائی،
کہ اس سرکاری ملازمتوں کے لئے ڈگریوں کی ضرورت نہیں
رہے گی۔ دلیل یہ ہے کہ طلب ڈگریوں کے حصول کی لاشش
تعلیم کے حقیقی مقصد کاظم ادا کرنے ہیں۔

ایسی اپنی کہجھے۔ اگرچہ لا جیاتے کی تھیں بھی بھروسے آزاد
جیسے حالی مدارکی کچھ کے سامنے کوئی جیشیت نہیں رکھتی بلکہ کم بھجو
کو اگر اخبار کے ہمازت نہ ہو تو اسی کی بجائی میں سستا
بھجو جائے گا اور کتنے ہی وزیر و مکار کی تعریف دل کی دل میں جائیگی
اویسے شارع عالی قادر افسوس کو مخوب نہ کئے ڈانتے پڑیں گے۔
لہذا کم بھجوں کو اپنی رائے کا احمد، بکرا بھارتی جمہوریت اور

بھیں۔ مگر اذان بند ہونے کی بات.....

"ابے اے" مولانا نے گھر کے قلعے کلام کیا کیونکہ بند دکی
قشمی اب اور زیادہ غیر مدد اور انحرافات پر مائل نظر آئی تھی۔
— تیری اذان ہیری دار مسجد اڑاس کے دہنے ہے گی۔ بڑا آیا اذان والہ
بند بھولا۔ واقعی اذان سے زیادہ ضروری مولانا کی
دار مسی تھی۔ دار مسی اون کی اپنی تھی اور اذان الترسیں اکی۔

۵۴۸۔ جزیرہ سلطان ابن سعود کی موت پر پری ہے
دنیا نے رنج و ختم کا انہصار کیا۔

انہار سے کیا ہوتا ہے۔ انہار تو صد جمیوری بند اور
اویسدر امریکتے بھی کہلے ہے۔ جب اسلام کی موت پر پری کے
کی طرف سے انہار رنج و ختم کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ دوسری ہی
کی موت پر پاکستان کی طرف سے اویسا قاتل علی کی شہادت
پر بھارت کی طرف سے انہار افسوس و ہمدردی کیا جا سکتا ہے
تو شاہ عرب کی موت پر عرب دنیا کا انہار رنج و ختم لائیں ڈکھنے
کوئی حدود نہ ہو جوستے یا اپس۔ ابن سعود کی موت نے مسلمانوں
سے کیا اچھیسا اور ان کی زندگی ملت اسلامیہ کی افادہ کیا
رہی تھی۔ یہ ہے اصل سوال۔ وہ دن تو پھر اپنے جب اسلام کا
رختہ ہی سب رشتوں سے زیادہ مضبوط تھا اور ایک سلطان کا
علم دوسرے مسلمان کے دل پر اور اس است اڑکتی تھا اب تو دنیا
اور اپنا مطلب ہے۔ ظاہر و اوری ہے یقظی بازگیری ہے۔ دنیا نے
عرب کے پاس کوئی متفقون وجہ اس صدر مسی ہو تو خیر وہ جلتے۔
اور امریکہ کے صدر مسی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شاہ عرب جمیوری کے
حدود سے عربی عیل کے پیشے اس کے باقی ہے۔ بلکہ ہمارے
صدر جمیوری کے صدر مسی وجہ نہ جانے کیا ہو سکتی ہے۔ ہر کوئی
جو اس کا جواب نہیں؟

۵۴۹۔ ایک ہرمنی قیدی جا ٹھہرال کی قیسہ
بھلکھل کے بعد سائبیری سے لامبے کہتا ہے کہ
"سائبیریا دنیا میں ایک دوسری ہے جس کا انتظام رو سی

یہ شہر طاں کے حقوق پر چاپ مالکیت کے مزاد فہرست ہو گا جو کہ آج کی آنند ترین اپنندہ نیامیں کمی طی رکھ جائز نہیں۔

پھر فرمایا:-

"جب ترکی نے مسلط ہٹانی سے علیحدگی اختیار کی تو جمیو کے نئے اگین بیس اسے ایک اسلامی ریاست پری قرار دیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں جب تک ماتحت کافی پختہ ہو گئی تو اسلامی میں امور دیا گیا۔"

گویا آپ چاہتے تھے کہ کوئی جمکری ڈبے پر اصلی گھنی کا میں چکار رہی اپنے گھنی کے فائدے حاصل کریں جب یہ فائدے حاصل نہ ہو تو آپ نے میں اُنہاں پھر کاروائی کے پکپن کا سب سے نیاں دوڑا آپ کے نزدیک خلاف قدر ارادہ کا دوڑ ہو گا۔ کیونکہ سب زیادہ اسی دوڑ میں اسلامی قانون کا دوڑ دوڑہ تھا۔ پس عینی جنہی اسلام سے دوڑی ہو گئی اتنی اتنی رائے ماسہ پختہ ہو گئی اور اسی آپ کے دوڑ میں پوریں تعلیم و تہذیب کی برکت سے اتنی پختہ ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ سے فروذ بالقرآن باری سیں پڑھ لیاں گوئیں جیسیں صطفیٰ المال پاشا کی تکوار اور مولیٰ کے ڈالروں کے ذریعہ درست کر لیا گیا۔

چند مضمود میں اور میں جو آپ اسلامی ریاست کے خلاف نہ سکتے ہیں۔

مشائی۔ اسلامی ریاست میں شراب نوشی و شراب فوشی پر سخت پابندیاں عائد ہوں گی۔ عالم انکے شراب کے بخوبی نہیں پڑے رہے۔

مشائی۔ اسلامی ریاست میں دلچسپی مٹا گا۔ عالم انکے مالک میں دلچسپی کے خوف سے غل بھٹکتے ہیں۔

مشائی۔ اسلامی ریاست میں ہاتھ کے خوف سے چوریاں بندھ جائیں گی۔ عالم انکے ملکی پیسے کے لاکھوں افراد کی روزی چوریوں پر ہو تو فوت ہے۔

مشائی۔ اسلامی ریاست میں برسیں دو کارنوں، اور لاہریاں بھیں رہیں گی۔ عالم انکے بخوبی نہیں بلکہ ہمچنان کا شخص نہیں۔ دلیل پوچھا جائے۔

صلیل کے نام سے نہایت ضرور و سنبھل۔

بس فاکس در عرض کرتے ہیں اور دوہلی دی اگر سبھ وہ تو یعنی ہندو نامزدی کا فوری کے صد اتھے ہے۔ لیکن کہ دی اسکے پیچے انگریز نے چو فصلیتی تعلیم اور طریقہ تعلیم بخارت جس طبقہ کیا تھا اس کے دوہی مقصود تھے۔ اول مشرقی ذہنوں کو غیری بنانا، دوسرا اپنے دفتری نظام کے لئے لازم تھا کرنا۔ اب انگریز نہیں تباہ بھی تھا اپنے تعلیم اور طریقہ تعلیم دیتی ہے۔ اگر ہٹاہیت فرق آیا ہے تو یہ کہ تصریح کے نامے داغوں نے پوری فرقہ واریتی کے ماتحت بعض ناص منgun تھیں کہوں کر دی ہیں۔ ان تریخوں سے مقاصد میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

پس اب تک تو غریب لوگ اس خیال سے کہ سچ کو پڑھ لکھ کر سرکاری ملازمت مل جائے گی تو حق پات کریں کیونکہ ٹھہرائیت تھے۔ اب سرکاری فکر یوں کئے ہو گریوں کی شرعاً اُنگی تو پیلانج چیز تھیں۔ میں پوچھتا ہوں، ایک لیسے لکھیں جیساں خدا نہیں اور اخلاقیات کو اجتنامی دعا تھے سے نکال کر دینا اور صرف دنیا ہی کو انسانی تنگ و دوکی آخری سریں پھر راویاً گیا پڑھو بیان تعلیم کا دس سے اعلیٰ اور عمدہ مقصود اور کیا ہو سکتا ہے کہ کہ گئی مال اک سرکاری ملازمت مل جائے اور زندگی مرضی سے سکت جائے۔

۹ رد مکملہ: — ٹرکی کے جمن لیڈر ہوئے پاکستان میں اسلامی حکومت کے قیام پر سخت نہیں جنی کرتے ہوئے کہہ چکے۔

اگر پاکستان نے اسلامی اصول کی پابندی کی تو سودھواری بند کرنی پڑے گی۔

گویا سودھواری زندگی اور ترقی کے لئے اتنی ضروری ہے کہ یہ فریبی تو پاکستان کی تباہی و بریادی کے لئے لکھی اور دہلی بھرپور بھائیں۔

پھر فرمایا ہے۔

"اسلامی قانون زنا کرنے والوں کو سگاری کی سزا دیجیے۔ اور آپ کا قانون اسے آنندادی اور جیوریت پھریتا اسے ہے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے نتے چھتے طریقہ کو درست مان کرنا فذ کرو یا گیا تو آزاد شہوتوں را فی کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ اور

بخارہ کوئی سلطان نہیں۔ بدینہی کا ذکر کرتا تو خیراس کا یونے سخن ہے کہ علم مسادات کی طرف بھجو رہا تھا۔ لیکن ہمارے مامٹوا ماحب تو خود ہی اپنے اقوال و افعال سے بدینہی کے تائے بالے بھیلانے کی کوشش میں مجھے پہنچتے ہیں اور یہ بدینہی کم جست ایسی بے جا ہے کہ بھر بھی تو لد نہیں ہوتی۔ یہ تو پہنچت جاہر لال کی حدود میں سفارش کروں گا کہ ما مٹروا ماحب کو بھارت کا "وزیر امن اندر ورنی" بنایا جائے اور آپ بھی کے شورہ سے دوسرا وزیر امن پر ورنی "منتخب" کیا جائے۔

۱۲ دسمبرستھ: — سیالکوٹ کے ایک سابق اسکول مالٹر نے دعویٰ کیا ہے کہ اللہ نے بھجھ ساکے پاکستان کے لئے بیغیر پناہ کیا ہے۔

— صرف بیغیرہ — خدا کے بندے کوئی بڑا احمدہ چنان ہوتا مشاہد وریز۔ اسپلکٹر فرزل جیٹ کشتو غیرہ۔ ایک بیغیریں کو کوئی بچھتا ہے۔ چودھویں صدی کا پیغمبر سال ہر یک سال سے دس بیس ہزار روپیہ کا سکلت ہے۔ لیکن چودھویں صدی کا حسن پویسیں اسپلکٹر اور تھانے دار سال میں پچاس سالہ ہزار سے کم نہیں کہتا اور اس پر ورزیوں کو قیاس کر لیجے۔

سیرا تو خیال ہے کہ پاکستان دستور سازوں کو اپنے موجود اصطلاحات چھوڑ کر اسلامی حرم کی اصطلاحات مانیں گے کیونچہ میں مثلًا وزیر عظم کی عکس "بغیر عظم" اور صدر جمہوری کی جگہ "رسول جمہوری" دخشدہ۔

۱۳ دسمبرستھ: — رادھا کرشن کا رشاورگرامی ہے کہ۔ "غیری ختم کرنے کے لئے ایشارہ کی ضرورت ہے۔"

اور ایشارہ کی پیداوار کے لئے امریکن بیغیریوں اور ٹریکٹروں کی ضرورت ہے۔ میں تو بھتنا ہوں کہ جہاں اور ہزاروں کیشیاں قائم ہیں، ہاں ایک کمیتی برائے ایشارہ بھی نہیں جائے جس بات کی تحقیق کرے کہ ایشارہ کے مددوں میں کوئی نظری سے دستیاب ہو سکتے ہیں اور ان کی کاشت جا پانی طریقہ پر زیادہ سیدھی ہے گی یا روسی طریقہ۔

۱۴ دسمبرستھ: — روسی حجاجی مخفی خیال الدینوف نے مکہ میں نامہ نگار کے سوالات کے ۶ اب میں کہا۔

"سوٹ یوتن میں مسلمانوں کو نصرت مذہبی رسم اور اگر یہ کی آزادی ہے بلکہ تمام حقوق بھی ماحصل ہیں تو کوئٹہ کی اشناڈا کو سوٹ یوتن کے مطابق ماحصل ہیں۔"

وہ سرے حاجی قاضی خیاء الدین صاحب نے فرمایا۔

"سوٹ یوتن میں مسلمان کافی خوش حال ہیں اور احراجیوں کا پروپگنڈہ روس کے بلکے میں بہت بچھے بنادیہ۔"

دیکھ آپ۔ دلوں عذالت کے بیانات میں خوبصورتی کو اُن تمام اصطلاحات واخبار کی تردید کر دی جو اور اس عمل کیسا تھا تاقابل تردید کئی سے ہیں اور آپ سنتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہان دلوں روسی علماء کی ملجم کاری اور ضریب فرشی نے بھی خلائق روس کے غمیض و غصب پر پانی نہیں بھر چکر کا اور ان کے شاطر جا سو سو نے پتہ لگا ہی لیا کہ خیر رسی پر ایک بیٹھناؤ ورثیں سی حاجیان کرام کے نسبتے خیروں کے ساتھ بچھے بھی باہر نکل ہی گئی ہیں۔ چنانچہ اب ان کے خلاف روسی سعدالت میں مقدار چلا یا جاوہ ہے۔

اوپری خیال الدینوف کے بیان پر میں نے جتنا بہت خوب کیا پیار کی طرح چھلکی پڑھکے اترنے لگے اور آفریں جو مذکوہ اس دن اشناڈا کا بیان خود اپنی تردید کر رہا ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ یو ہو تو روس کے دیگر باشندوں کو ماحصل ہیں یعنی مسلمانوں کو ماحصل ہی۔

بے شک ماحصل ہوں گے۔ لیکن ایک ایسا دن تو جو خدا شمس اور مدھب بیزار اُول دنیاد پر بنایا گیا ہو کیا اس میں ایسے حقوق شامل ہو سکتے ہیں جو اسلام جیسے دین سے کی آزاد انسپریوی کی اجازت میں سکیں؟

۱۵ دسمبرستھ: — مائنٹر نارائنگنے کہا۔

"اندر دنی اس جاہنے ہو تو کانگریس کو ختم کر دو۔"

"اندر دنی" کا جواب تھیں۔ خدا جانے ایکس سے کاکوٹا

آلے جس سے اسٹر صاحب کو اندر اکبر بدینہی نظر آ رہی ہے۔

جھلانا ٹھیں۔ بھائیں لگنے خارجی۔

وزیر اطہریتے میں نہ تھا دیا۔ خارجی کو بھائیں
مجھنے سے پہنچ دھلی کی خبر لیجئے۔ میں بھتنا ہوں کہ تیر معاشر
میں اگر حضور سے تھا وہ کی وزیر دا خلد ہیں تو اپنے معاملات میں
بھی بے کرمی کا وزیر خارجہ ہوں।“

باجود نجیبہ بنتے ہے نیکی کو شش کے سکرداں۔ بہر
بنتے کام عاملہ امور خارجہ میں داخل نہیں کیونکہ انتہا تو
بھی بھی کرتا پڑتا ہے۔

عرض کیا۔ پھر ورنگ کی دال کھانے کا معاملہ امور
داخل میں کوئی کرو جاؤ جب کھانی تو مجھے ہی پڑتی ہے۔“
فریبا۔“ تھر کے اندر ساتھ امور اعلیٰ ہی کہاں ہیں۔
میں نہ کہا۔“ تھر کے باہر سارا تو خارجی ہی کھلا دیا۔“
میں نہ کہا۔“ بجٹ سے کیا حال۔ اپنے پندت بھی
بھیزے وزیر خلم جب تک موجود ہیں کیوں ہم یاست کے اسرار
میں سکھائیں۔

مناسب ہو گا کہ ایک خط لکھ کر امور دا خلد اور خارجہ
کی حدود اور بعد ان سے معلوم کر لی جائیں۔“

فریبا۔“ بیشک رائے مقول ہے۔ ضرور لکھ۔

اسی دن فدوی نے مندرجہ ذیل خط لکھا۔

سیاست اک جذب خریان پنڈت نہر جھنا

وزیر اطہر اسٹریا بھارت! مجھے ہند!
عرض گزارش ہے کہ جس اور سیری سیکھ میں جس اہم
سیاسی نکات پر اختلاف لائے ہو گیا ہے۔ مونگ کی دل
تو اپنے کھانی ہی ہو گی۔ مگر اب شاید القید نہ رہا ہو،
اس نئے اپنے اتفاقی مسئلہ کو فدوی تھیل کے رنگ میں پیش
کرنا چاہتا کہ حضور بھی سکیں۔

دیکھئے۔ آپ کے بگردی دوستیخ عبد اللہ کو آپ ہی
کی نوجوں کے زیر سایہ آپ ہی کی جنسا کے ایک فرمان خوشی ہی
نہ آپ کی کریماست کہیں۔ آپ ہی کے بھارت کی خاطر
جیل میں نہوش دیا۔ پھر آپ ہی کے بل بستے پر شیری ملبوس
کے خون سے ہولی کھلی گئی اور الگریہ بقول آپ کے صرف تین

عترم بھارت میں بنتے والی قوموں جیں خری“ کوئی
سلماں جیسا قیمتی فرد نہیں کہ جسے ختم کرنا اور پکانا ضروری
بھاگ جائے بلکہ یہ تو اکثر بستے کے درجہ میں ہے اور اکثر موت کو ختم
کرنے کا وہ بھی سخت جرم ہے۔

۲۴۵۴۔ ایرانی عدالت نے سالیں وزیر خلم ایران
ڈاکٹر مصدق پر ۷۷ افراد کو ہلاک کرنے کا الزام لگایا ہے۔
مرف اڑتا لیں؟ — استے تو ہم کے بھارت جیسیں یعنی
مکہ میں چند ہی ماہ کے فسادات میں ملے جاتی ہیں اور ترقی یعنی
مالک کو دیکھتے تو امریکی جیسے جہوری ملک صرف ایک قوت ہوں
ہیں اس سے کہیں زیادہ خلاص کر گئے ہیں۔ استے بھارت کے
ساتھ فضولی اور امریکی کے صدر وغیرہ اس سے زیادہ بھیانک
زندگی سخن نہیں ہیں جتنی ڈاکٹر مصدق کو دی جائے۔ ۹
ایرانی سرکاری وکیل ڈاکٹر مصدق کیستے چھاشی کی سفارش
کرتا ہے۔ اس سے کوئی بلوچھے اگر صرف اڑتا لیں آجیوں کو قتل
کی سزا پھاشی ہے تو اڑتا لیں سو یا اڑتا لیں ہزار کے قتل کی
سزا کیا ہوئی چاہئے۔

۲۴۵۵۔ سخاکار کے امور دا خلد کی وزیر ہاتھیسر
جانب ہمچشم ماحبہ نے ایک روز خالی مونگ کی دل ساختہ رنگ دی
توفدی نے بزرگ چوکر عرض کیا کہ یہ کھلا کی سزا ہے؟
فریبا۔“ ہمچشم پر ہے اگلی تھوا تک دالیں ہی کھلی پڑیں
عرض کیا کہ یہ آپ کے بجٹ کا نقش ہے۔ شروع میں بلاو
اوآخر میں دالیں۔

تک کے یوں۔“ دھلی معاملات پر آپ کو بجٹ
کا کیا حق ہے۔ چیکے چکے کھائیے اور دفتر جائیے
جو ہر آذیان بہنڈ کر لئی پڑی۔ اسی رات ایک دست
کے پہاں دی ہو گئی تو سیکھ ماحبہ خفا ہو کر یوں ہے۔
کہاں بیٹھ گئے تھے۔ انتظار کرنے کی تھکنگی۔
عرض کیا۔“ خارجی معاملات میں آپ کو بجٹ کا
حق نہیں۔“

نہ اور ہے۔ حمزہ ریگ نے تو کوئی ثبوت یا دعویٰ نہ کر کے سے پسروڑا کہ نہیں ہوتے دیا ہے اور نہ پہنچت جی جیسے جموروت فواز سے جواب نہ لئے کی قطعاً اسی دعویٰ نہیں تھی۔

۵۲
۱۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء۔ سو شدت پیدا کر رہا ہے اور مونہر لومہلے نے ریشمے میں فرمایا۔

”دنیا کی آبادی کو من الا تو اجی“ بیان و تضمیں کیا جائے مختلف ممالک میں انسانوں کی تعداد اپنیات غیر اسلامی انسانیہ اسی رسم سادات قائم کی جائے۔“

کیا کہتے ہیں بندپور اوری کے۔ لیکن حضور کیا کہاں اپ سادات کا دریا بہائیں گے۔ زمین اور انسان کو دریاں سائیڈ کوئی بھی بیرونی اتنی کثرت سے موجود نہیں تھی اکثر سے اشیاء اور افراد کے دریاں عدم سادات اور اختلاف و امتیاز موجود ہے۔ آپ کے مقدم سو شلزم والے ملک دوس سمجھی جانشی دنگ دادا کے باوجود سادات کی کھنڈی دنگ کا سکا۔

لئے آپ آبادی کی سادات قائم کا مطالباً پیش کرتے ہیں۔ کل کہیں گے کہ امریکہ کا خزانہ بھی دنیا بھر میں سادات قیم کیا جائے پر سوں کہیں گے روس کے بھی پہاڑ کہ امریکہ میں اضافے جائیں تاکہ رہبری ہو جائے۔ پھر کہیں گے کہیں سردی اور اچانکہ میں اگرچہ کہیں ہے۔ جیشی کا سے اور انحری گورے کہیں ہے۔ میں کہتی ہوں اس طرح کی باتوں کی بجائے آپ نہیں تقریریں کیے۔ جیسی بھروسے کہ دوں پہنچ کر ہے تھے جن سچے مالاڑیں کی ہمدردی کو کچھ کھاری تی سر کار کی خالفت پچھے سو شلزم قائم تعمیر شامل ہوں۔ اس طرح پیدا کی خوب پچکے گی اور وہی بیشال ہو گی کہ ہلدی لگے نہ پھٹکی دنگ ائے جو کھا۔

۵۳
۱۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء۔ دارالوفیہ کی اطاعت ہے کہ با غایب اپورہ کے بھر جاتی تھیں الملاں محمد صادق صاحبؑ تا نہ تین شش تکریباً کی ہیں جن میں اخنوں نے بتایا ہے کہ ستاروں میں ہنسنے والے دھرمیتھے سے پہنچاں ایکم کم اور ہائیڈروجن بیوں کا تحریر شروع کرنے والے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہماری زمین کو نشانہ

آدمی مرے ملک کو تھک کا معمتوں کا زمانہ ہے اور معمتوں میں صرف ایک صفر ٹھکار افعام کی رقم تھی سے تین سو اور تین سو سو تین بزار پہنچاتی ہے تو معلم پستہ لوگ اگر صرف ایک ہی صفر ٹھکاروں تو کوئی اپ کے کئی میں اپ کے بل بیسے پر تین ہوادیوں کی کھشتاتی ثابت ہو جائے گی۔ پس اس معاملہ کو آپ کی دفعہ کشمیر کا داخلي معاطلاً پوکہ چکھیں تو ایسا کوئی کے نئے اس کی دلیل مجھے بھی بتائیے تاکہ تم کو ادا باب کر سکوں۔ اور پاکستان کی اسلامی قانون سازی پر بوجوہ دن بھی آپ نے رائے رنگی تھی تو جلوگان کے نئے مجھے بتائیے یہ حاصل پاکستان کا داخلي معاملہ ہیوں نہ ہوا۔ ۹۔ سیریز تھم سلطن پڑھی ہوئی ہے اور سیاسیات میں آپ کے سوا کسی کی آئی کو رفتار تھریں ملتی۔ اگر آپ نے داخلي اور خارجی مسائل کے روز بھی بتائیے تو ایسا ہے کہ ان کو دیر میں گھر رانگی اڑاکی خدوی کو حاصل ہو جائے گی اور عناصر بھی خود کو ایک طرح کا فلاں بھی سمجھتے کا شرف حاصل کر سکے گا۔

لئے اخنوں جموروت اور فرقہ داری کے معانی بھی لکھتے گا۔ یونکہ خارجی اور داخلي کے جھلکتے سنت کرہاری اگلی لڑائیں یقیناً اغصیں و ضمومات پر ہوں گی اور ان مضمومات پر سیریز تھم اتنی ماہر ہیں کہ ایک ہی بات کو جیب چاہئے جموروت پھردا دیتی ہیں اور جب چاہئے جموروت کرتے ہیں تو مثال کے طور پر وہ جیسا اپنی اہلیوں کے ساتھ سینا جاتی ہیں اور خاص موضع کر کر بے کنک بخت! اٹالی بیوی ہو کر بی خلاف مشعر کوئی اتفاقیں کر سیریز عاقبت میرے ساتھ ہے۔ آپ کا اس میں فل دنیا جموروت اور فرقہ داری کے خلاف ہے۔ میرے عرض کرتا ہوں کہ آخر دہ بیس بھی کوئی بیرونی تو کہتی ہیں کہ بات بات میں ہب کی روشنگان افراقدار ہے اور فرقہ داریت اس دو رہ آبادی میں نہیں چلے گی۔

تفصیل آپ خود بھجوں۔ خط پر نگ ڈال دیا ہوں۔ تاکہ تم نہ ہو۔ ساتھ میں ہمایہ ڈاک کی چٹ بھی رکھدی ہے یونکہ ڈاکخانہ والے اکثر اس کے قیمت میں بخیل کرتے ہیں۔ خاکسار ملکا ابن العرب کی قیمت بھارتی پر خط میں نے تو کے ہاتھ ڈال دیا مگر جواب ایسی تک

طمع ہم کو شنا اور بدھ کی بھی خروت کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ نادانقتوں لوگ تو ان عقائد و خیالات کو اسلامی سمجھنے کا درجہ حکومت کئے ہیں۔ لیکن واقعہ حضرات قوبی سمجھتی ہی کہ تو محض باشہد ہی باسیں ہیں اسلامی اصول و نظریات سو ان کا کوئی تعلق نہیں۔

اپ کیونست کی جیشیت ہیں جب مذہب آزادی کا دعویٰ پیش ہے تو اپ کے پیغروں یعنی اسلامی دینیں وغیرہ کی روشنی رہیں خسکے دادا کرتی ہیں اور اپسکے مذہبی صفتیں اپنے پیغروں کی خود دلائی پر خون کے آنسو دلتے ہیں۔

۱۹۔ سہیت ستر :- اطلاع ہے کہ:-

"امریکہ اور پاکستان کے فوجی معاونہ کے تحت امریکہ روس کے منفی علاقوں پر بمباری کر سکے گا:-

ٹھیک ہے۔ منھے اس اس پیچے جاؤ اور مسلمانوں کیلئے اس کو کچھ جشنی کی تیاریاں کرتے رہو۔ فالباً امریکن دوست اس اطلاع کی تشریخ میں یوں کہیں گے کہ بمباری سے جہاری مراد اتمی پایاں گدھ رونجم پھیلتا ہے۔ بلکہ امریکی نے اس طرح کہ ہم بناتے ہیں جن ہیں اس من بھرا ہوا۔ اور ان کے پیشے کو اس کی بارش پڑے ہیں۔ وہیں جنکے نہایت خیشی ہے اس سے جب کبھی اس کی خیانت نہ جنگ کی الگ بھڑکائی ہم اس بھر جنم پھینک کر اس الگ کو خٹنڈا کریں گے۔

یہاں سے بعض میدھے سائیہ حضرات تخفیف الحجہ اور سہمناک تھماروں کی تعلیم کے سمجھے پیش کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی آبادی خوناک طریقے سے بڑھ رہی ہے اور ہر دن کا تمہیری تقریر ایسی ہی ہے جیسے ایک مسلمان بیسدر ہیساں ہمیں کے تھے کہ جھاٹو! ہم تو سب رسولوں کی ساری ملتیں ہیں۔ حضرت عینی کا مرتبہ ہم اسے نہ دیکھی کسی بھی حکم نہیں کھدا اور حضرت عیسیٰ ہیں صرف پہلے اور بعد کافر ہے وہ نہ مرتد و مقام حضرت عینی کا بھی اتنا ہی بلکہ ہے جتنا حکم کا۔ یا اخلاق ایں ہنود کے تھے جسیں۔ کچھ کر دو تو نہ ہب نہ ہب سب براہیں۔ مقصودہ ہی منزل دیجی اس۔ راستے الگ الگ ہیں جو جس راست پر چل کر منزل کو پہنچا کا میراب ہو۔ رسول عربی کی

بلانے کی ہے۔ زبرہ امشتری، عطاہ، چاند اور سوچ بک کے باشندوں کا پروگرام کامیاب رہا اپنے دیا ہے۔

قریان جائیے اس غیب و ایسے ستاروں کے بعد اس ان سے اوپر کا نہیں ہے۔ اگلی پیشین گوئیاں غالباً کچھ اس طرح کی ہوں گی کہ ۲۶ ربیعی صفر کو جنت میں ایک مشاعرہ ہو گا جس کی حضارت کے سلسلہ پر فرشتوں اور حوروں میں سخت اختلاف پیدا ہو گا اور حوریں مشاعرہ کا یا نکالت کر دیں گی۔ ۱۲ ربیعی صفر کو دنیخ کے باشندے اجتماعی مظاہرہ کریں گے جس میں انہیں پر فخر حمدویت اور عدم رواداری کا لازم لگایا جائے گا وغیرہ جو گنجی صاحب از باہن ہند کجھے۔ ایسا نہ ہو پورے سائنسدار آپ کو تبرک بھجو کے باشٹ لیں۔

۲۰۔ سہیت ستر :- ٹپنیں کیونست پارٹی سے طلبہ میرلیکس مسلمان مہربنے فرمایا۔

"هم شہنشاہیت اور سرایہ داری کے دشمن ہیں مذہب کے نہیں۔ کیونست حکومت میں عبادت کا ہیں محفوظ ہیں۔ اور مذہب آزاد ہیں۔

مذہب آزاد ہوں یا نہ ہوں مگر یہ آزادی ضرور ہے مگر صلح و قوت اور حکم کی تالیف قلب کے لئے جوچا چوکہدہ اور فرااؤ کہہ را عقیدہ تو یہ ہے۔

اللہ کے بندے کیوں نہم کے پیغمبر تھم تو نہیں ہو کہ تھاری ہر بات کو کیوں نہم کی کوئی پرورست مان لیا جائے تم تو اس مرضوم پیغمبر کے صحابی بھی نہیں ہو کہ تمہارا اوسہ اور قول مجت ٹھیرے۔ تمہاری تقریر ایسی ہی ہے جیسے ایک مسلمان بیسدر ہیساں ہمیں کے تھے کہ جھاٹو! ہم تو سب رسولوں کی ساری ملتیں ہیں۔ حضرت عینی کا مرتبہ ہم اسے نہ دیکھی کسی بھی حکم نہیں حضرت محمد اور حضرت عیسیٰ ہیں صرف پہلے اور بعد کافر ہے وہ نہ مرتد و مقام حضرت عینی کا بھی اتنا ہی بلکہ ہے جتنا حکم کا۔ یا اخلاق ایں ہنود کے تھے جسیں۔ کچھ کر دو تو نہ ہب نہ ہب سب براہیں۔ مقصودہ ہی منزل دیجی اس۔ راستے الگ الگ ہیں جو جس راست پر چل کر منزل کو پہنچا کا میراب ہو۔ رسول عربی کی

تو اس سے کیا رہتا ہے۔ برطانیہ کی آبادی پائچ کروڑ ہے۔ دہان
اوسمی اور بھی کم ہے۔

میں ستر قریبی کی دیوبندی اور فلسفیہ انسانیت (المسنی) ہے۔
حیران نہ گیا۔

”خیر خیز انگوں نے مجرما کے قلعے کلام کیا۔ یہ سب ہاتھ توں بھی جاتا ہوں۔ کہنا یہ ہے کہ لوگوں کی افراطی اور ذاتی بدکاریوں سے تہذیب مغرب کی رہائی گیوں تک شہادت ہوئی۔ بغیر علم و مسائیں نے یہیں جو کچھ دیا ہے اس کے نفع پر بھی تو غور کرو۔ تو یہیں ہمواری چھڑا زمکنی پشکھ، مشینیں صفت و عرفت، راحمت کے لائق انسان..... یکاں الیں بورپ کا احسان نہ ماننا شکری ہیں، مغل نہیں۔*

”بیش سائنس نہ ہمیں بہت کچھ دیا ہے۔ مسلسل وضو
کیا۔“ یہ سویم سے بہت کچھ لیا جی تو ہے۔ کسی سوچا اپنے
لیکا پچھل دیا ہے۔ غلوس، ایمان، انسان دوستی، سادگی، سینکڑا
اخلاق، محنت، حیات، محبت، اینکی۔ آپ اپنی پورپ کے
احسانات کا ذکر کرتے ہیں تو اس خالق دلک کے احسانات
کا جگہ ذکر کیجئے۔ جس نے اپنی پورپ کو عقل و راسنہ کی روشنی
عطا کی جس نے دنیا بھر کا سازوں سامان پیدا کیا۔ اُر سامس جو ہے
یہی تارک خالق کی پیدا کردہ مختلف اشیاء کی ترتیب و ترتیب
چند جگہ شکنیں اور نئے ہیوں سے بنانا۔ سامس پیدا کوچھ تین
کریں۔ کچھ بھی سامن حشر کرنی کا ایک ذرہ اور پنچ کا ایک
نطہ۔ جو ہر کوچھ بھر کا تجھیں جو دن سے باہر ہے۔

بے کاری کیا۔ میرا بھائی کو اپنے ساتھ لے کر جانے کا ارادہ تھا۔ میرا کو اپنے ساتھ لے کر جانے کا ارادہ تھا۔ میرا کو اپنے ساتھ لے کر جانے کا ارادہ تھا۔ میرا کو اپنے ساتھ لے کر جانے کا ارادہ تھا۔

80

۳۰ رکبر ۵۳ — جاپان و چین و غیره میتوانند چند بس سپاهی همچوں کی بدگاری و درندگی کا حال خوبی هم پذیر کر شاید. این قوهای اسلام خواهان را نگذشت.

”ایجاد ہر یونیورس میں وحیت کا کام نہیں شدہ تھا۔ سپاہی
با عزم جاہل اور امجد ہوتے ہیں۔ ان کی بد اعمالیوں سے مغربی
علم و تہذیب کے خلاف بڑے قائم کرنا درست نہیں۔
میں نے وہ میکا۔“

”کیا ان عربوں کے بھی زیادہ اجداد ہن کے لئے آپ کے یوں تین قسم کاروں کے یہاں جسی اور ان پر حکمت کم کوئی لفظ نہ ہے“
”مم تو بات بات پر عرب بیس مگز جانتے ہوئے مل دیں
و حکمت سے“

”خوب۔ قرآن پڑھنے اور آئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے سیکھی
و مدنی شدی ہی فریتیں گا۔ خیر سپاہیوں کے کارنامے جائز دینے
علم و تہذیب سے مالا مال امریکن عوام میں سرکاری ادا ناز سے کم طلاق
و امزادوں کی تعداد ایسا لامکھیز ہر زار میں سال ہے اور سرکاری
انڈسٹریز میں معاہدوں میں بختی کم سے کم ترقیوں نے ہیں وہ آپ جائز
ہی ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے شہروڑ اکٹھنسی نے بلا بحث کہدیا کہ اس
قصیداً کوئی اندازہ گھاکر بھی سمجھ اعداد و خوار حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
امریکے سابق برادر کلاس و فی الحال برادر خود بڑی طاقت
کیلئے۔ وہاں سرکاری ادا ناز میں ۲۰ ہزار پیچے فی سال ہے۔ اور
محلل زادوں میں بھی قصیدی ایسے ہیں جن کو واقعی ولادت
شہادتی سے بدلی ہو جاتی ہے۔“

مشرق یا مغرب یعنی میں پڑھے۔ ان کا نہیں پھٹا تو مالا کو کہا جو
کوئی صفت محدود گھوٹ کر تھد پیس مغرب کی لاج رکھ لیتے۔ لیکن جانتے
تھے کہ میرے ۵ ہن کردہ احمداد شار ان عجیب چیزوں میں سے تو
کچھ ہیں جن پر امریکہ دیر طالب نہیں کی نہیں ثابت ہیں۔ اور یہیں
مزروعت پڑنے پر فو اپنی خدمت کر دوں گا۔ چنانچہ غور و فکر
کے بعد ارشاد فرمایا۔

آبادی کی آبادی غالباً پسند نہ کر سکتے ہے۔ پس زندگی کو رکھ کر آبادی میں الگ روایا لاتھ مردوزن آوارہ و اقبالش بھی ہیں

"آج بارہوں دریج الاول ہے۔ آج کادن مسلمانوں کے
سلئے عید سے کم نہیں ہے۔"

خوش قسمت ہیں اس مندوں کے مسلمان کی تھی محکم
انھیں بفت میں ایک نیا یام عید پرست اگر ہاتھ مجاہد اور تابعو
اور علماء و فقہاء کی تائیج فتویٰ نے ہوا تک دیکھی ہے مگر انکے
کو وہ اس ہیں کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ سب حضرات قرآن و
حدیث اور نماز و روزے کے طبق ہمکے ہر کشیدن ملائص
اسلامی عید انھیں تصریح ہے آئی اور فقط دو عیدوں پر فراغت
کرنے ہے۔ اب خدا کے ضلع سے سائنس، ترقی اور ایجاد کا زمانہ
ہے مسلمانوں کو فرستہ کافی ہے۔ نماز و روزے کے جھنجڑم ہیں
قرآن و حدیث میں دیدہ درینہ کی ضرورت باتی نہیں رہی۔

تبیخ احمدست دین اور معاشرتی اصلاح کی خلک بھروس
کی بجائے یکور نظریات، شکری مسائل ہیں الاقوامی فارموں
اور ترقی پر زبانی خالات میں نظریں جن میں رکھنی بھی ہے۔
خوش بھی ہے لذت بھی ہے۔ ایمیڈیا ایش و لشاط بھی ہے۔
یکوں نہ یہیں بیلا دستا بیک۔ اور کیوں نہ دھوم اٹھائیں۔
یہ مت پر چھے کہ محمر عربی کا پیدا ہام کیا تھا۔ اس وہ کیا تھا
طرزِ عمل کیا تھا۔ اخلاق کیا تھا۔ گیئریں اور کافر کیا تھا۔ اور
ان کا یہم دلادت ملائک و الوں کی حالت کیا تھے۔ معادشوں
کس مال پر ہیں ہے۔ اسلام کہاں روپوش ہو گیا ہے۔ نہ جیں بلہ
پایہ دل اور دماغ کا لئے جائے۔ صرف افاظ طکوں کیے بیجان
غایل الغایر۔

اسی مخصوص کو کسی ولاحق شاعر نے اس طرح باندھا ہو کر ہے
سنائے کہ بھارت میں بجاوت کے پیشے
رگب مگل سے بیبل کے پر باندھتے تیرا۔

۳۲۴۔ سہیت ستر: - گورنمنس سری پر کاش نے لکھنؤ کی
ایک آندربری میں کھا:

"ہندی کی بجائے سمنکرت کو قومی زبان بتانا چاہئے۔
کیونکہ سمنکرت ہی اپنا اپنے کی اصل ہے۔
مشناہر کا اپنے سرکار سے جو بھی نکلتا ہے باون گز کا لکھتا ہے۔"

لے شیخ عبدالشدید کی اس درخواست پر جاہنور نے حکومت کی تحریر سے
ہستوریہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ لیکن قمی شیخ صاحب کو اطلاع
دی ہے کہ:-

"تمہیں کوئی اختیار نہیں کہ حکومت کو اپنی میں شرکت کی
اجازت کرنے کے لئے کہو۔"

پہنچ انتیار نہیں۔ اختیار ہوتا تو روزہ است ہو کر بن کر لیتی
۔ اگر شیخ عبدالشدید روزہ است دیکھ کر ان کے پیٹے ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳،
موئیں کی گجرائی عنایت کی جعلی تو مدد حق ہماں نہ کا جوابت ہو کاگر
آپ کو کوئی اختیار نہیں کہ حکومت کو موئیں کی بھجوئی
کرنے کے لئے ہیں۔

اگر شیخ عبدالشدید ہمیں کہ ان کو بنے قصود ہیں کہ دی گئی
ہے اس نظم کو ختم کیا جائے تو صادق حاصب کا جواب یہ ہو گا کہ:-
آپ کو کوئی اختیار نہیں کہ خود کو بے قصور کر کر رہائی
کی درخواست کریں۔

جس "شیر" کو فولادی خیزی میں بند کر دیا گیا ہوا سے
تو سان سینے پر بھی بلا ہائل کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں کوئی اختیار
نہیں کر سائنس لو۔

یکن شہزاد صاحب! انتیار اور حق میں بڑا
فرق ہے۔ ملائکت کے ذریعہ انتیار تو سب ہو جائے گرچہ
سامبہ نہیں ہوتا۔ آج آپ اقتدار کی لئے یہ تجویز کر جو ہائی
جن افشا تیار کریں کل جیسے طبے عالم کی علاالت ہے اس کا
کہیں بھی ہو گئی اس وقت محس زبانی گنج خروج کا مام نہتے گا۔ اور
دہستانوں اور اسی کی جو مثال آپ کے غلام بخشی صاحبیت
قد ہم کر دیں۔ سہرہ سب سو جا پہنچا جائیگا۔ شاید ہم اسے ذریعہ مل پڑت جائے
کہ بھی پوچھیں یا لے کر شیر را جی کر عبد اللہ تو آپ کا جگری دوست تھا۔
خوب فرض دو تھیں جعلی۔ تو شاید پڑت جی، سو قت بھی ہو گیں کہ
بھگوان! یہ سیرا خاتمی اور داخلي معاشر ہے اسیں آپ سن بولیں!

۳۲۵۔ سہیت: - دو ہمیں تو آپ کو اسلام نے شریعتی ہو
دی تھیں اب تھری عید بعد کے بیجا دینہ مسلمانوں نے آپ کو
دی ہے جسی عہد بیلا دینی۔ ایک روز نامہ لکھتا ہے کہ:-

مگر اب تو ترسن اور جوں گز کر بھی نکلنے لگا ہے۔

ایکس دفعہ میں نے یار و مسٹوں کی دعوت کی تو مٹھانی لے لگا کیس کا۔

بچھے دکھو اکارامی اپنے دم مالا ساتھی اور ہم پیشہ اور عرض کیا کہ بھائی بازار میں اتنی کثیر قسم کی مٹھا سائیکلی میں کمر دکھنے سخت ہے تھا تو اس کیا کہ مٹھا سائیکلی میں عرض کیا۔

میں نہیں سمجھ سکا کہ کوئی قسم لوں اور کوئی نئی طریقے۔ مگر اسی طریقے پر بھی تور شوت کم نہیں یعنی کار ادہ کیا تو دل سے کہا مگر جامن کوئی امرتی کیوں یستے؟ ” ”چھ؟“ وہ کہے۔ میں نے کہا:-

ہیں؟ امرتی کی طرف نظر کی توجیہ میں کہا امرتی کیوں بیٹھا
سچے رعایتی کا طریقہ راشی ہونے کے جرم میں آپ کو بھی سزا ملئی
اور پڑھ کر کیوں نہیں؟ بھر جلی ہی اور حلوے کا خیال آیا اور بھر
جھبٹے۔ شما منہنہ بنائے کہا:-

بسنی اور لذت و غیرہ نظرتوں کے سلسلے ناچھٹالے۔ ہر طھانی کو باہمی
زبانی حال سے کہہ دی تھی کہ جبکہ بھی ساتھی لے لو۔ آخر سے لے
پہنچتے تو خن پانی لیتا ہے۔

بیرون داد سکن کر سب دوست گاید این دینه نگے مگر منافق نمیخواهد
”بھے افراز پچھے؟“

”دھی بھرا۔ ہر اشی کو جل میں ہونا چاہئے“
لکھے۔ یہ تو تم بھی کہتے ہیں۔ پر تو رخوت سے کرداشی
جگایا تھا۔ سکے ایسی ہی آگہا سے گورنر دار مصاحب کی
مشافی کی دعوت کر کے ان کے پیٹ تکلف دوست نہ میں گئی۔

پکڑنے والوں تو گورنر جی کا یاں چاہے کتنی ہی دلی جواب نہ سے بنتا۔ تم میسے لوگ بنتے ہیں۔ جنہیں عربی خارجی بولی بیزبانوں سے پہنچ ہے۔ سکیں کے یونہ کنگان اگر کہا پسکے اور گرد سھائیوں کی جڑا!

۲۳۴۔ سابق اسٹینٹ پرمنیڈ نٹھ را لفیال اسے جوں ہیں کون بھی کے ہے۔

۲۴۳- دسمبر: شاہزاد پاکستان کے دستور ساز خصوصی
لاد کی سزا سے محنت کا حکم سنایا۔

فیمت پھر چہ ماہ کا سیا درن بھارت سیرو جانی دزیر قانون جا برد جی اس نکسیں جی کہ بر طابیہ یا کینڈیا کی اور واخلاقی ملک میں رشتہ جیسی لگنہ جرم اس لائی جخاں جسم کو لایا جو بہ طب ملکتے اور تھاون ساز ہیں اور پاکستان کا دستور اسلامی پھر اسی اور یہی چیز اور جب کچھ کام بیشی بیخی خرق دار اس نویں

جنی پاکستانی ہو۔ میرا مطلبیتے کہ جب بحیرہ اقبال شاہ او محمد سعیدین اور علام رسول جیسا غیر مختاری نام والا ہر تو اسی پھانسی پر

پاکستان کو پہنچ دیا جائے گا تاکہ بھارت کی اقدامات پر پاس کرنے والے ہمواری اس طبقہ کی قبر سے ناپاک نہ ہو اور پاکستانی حکومت کو ہمیشہ چاہئے ہے۔ یہ حال یقیناً ملکیت اپنی جگہ منتی محیب ایرانی بھی کراں اسلامی دستور ساز کا وزیر قانون و امن اخراج میں تلاش کرے گا جس سے چند ہی میسٹر سلو قرآن کو پہنچو۔

۲۵۔ مسیح نبی — سید علی کی بہترانگی اور قید کی خبر طی ارشادی حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں دینے والوں کا شانہ کیلئے مسلمان کے ٹھکنے دشمن باقاعدہ ہے۔

صحیح نظر اور سماں میں نظر

مولانا ابو القاسم رحلان عثمانی

کی وہ ان کی بھروسی ہے اور اس طبع پر اگلے پیش کردہ
تجزیہ مسلمان پر کراپے زندگی کا درست کرنے کی پروردش کرتے ہیں،
ان کے خالص قلب اور تکریب نظر کی گہرائیوں سے امکان پیش کیا
اویان کے نقدس اور بزرگی میں شک و مشہب کرتا ہے شک گذشت
ہے۔

لیکن ان کے مرتبے اور بزرگی کے اعتراض و فرار کے
سامنے پیش ہوں کرتا ہے جائز ہوگا۔—ذانش لے جاتا ہے اس حقیقی
حولی اور کادیوں کا مطالعہ کیا اپنے زیریں کی سمت سے بہت سی صورتیں اور
معنید سے خیز تجربے عمل ہو جیں۔ ملک، جس طبق ملکوں کی تبدیلی
کے وقت صاف رکون حالت کا اور ان سے پیدا ہونے والے حوالے ۷۷
اوارہ کر لینا امن و رہی ہے اس طرح جنگلری، پرکری، کو قوم و ملک کے
سلسلے پیش کرنے میں پہنچے تو قی خصالیں اور دنیوی حالات مبتلا کیں
اور فقار از زان کا پیش نسل کر کنایجی قیامت ضروری اور لامبی ہے
ان حالات و مطاقن۔ تعلیم نظر کے ماض اپنے نظر سے اور تجربہ
کی حقانیت اور صدرگی کا سورہ قائم کر لینا اور ۷۸ کو وہ جوں لائیں
لئے قوم کو دعوت و نیاصرف یہ سود بلکہ ہمکہ ہو سکتا ہے۔

اس نے دوسرا حصہ مکمل کیا۔ وہ تجزیہ کی وہی کا ہے
جو اوقیانی پیاسی اور اپنے نظریوں کی صفات اور اس کا نادی
پہلو پر فر کر کے ماحول کا جائزہ لیتا اور حالات حاضر سے وہ جار
ہوتا ہے۔ اور قوم و ملک کی زندگی کے موجودہ ملی ہیں لذت کو
مریض وہ جن بات ارجمند کو نہایت احتیاط سے جانی کر، پھر ایک
عملی تجربہ پیش کرتا، اگرچہ راہبوں کے تشیب و فراز علوم کر کے
سفر کی ہر سڑک پر ہدایت دیتا ہو، انسانوں کی رہنمائی کے ۷۹
امتحان ہے۔

اس کی تجربہ ہیں اور رائیہ نہیں پائی جاتی، بلکہ ایک

اسلامی حکام اور مصلحت حکمت
مکمل ہے جو تجزیہ کی
حکمت پر تفسیر کیجئے۔ ایک اور جو دلکش و ملک کی دشمنی کے
لیے خیز نظر یا نیک، تجربہ پیش کرنے ہیں اور اپنی کمی کو زیست کا نادی
پہلو اور دل کے خلوص پر حرم و احتیاط سے منظر ڈال لیتے ہیں۔

ابل علم اور پیش نظر کی سر زبان کا اور زبان کی مرتبہ پیش کردہ
تجزیہوں کا مطلب یہ ہے تاہے کہ دنیا نے اس نسبت کی زاد پر کہا ملک جو کر
کا ملک و ملکوں کو سکتی ہے۔ ملکی روایت نظریوں کے لامانسوں
کیہ سکتے ہیں، اور ہماری قوم اور ملک کو اس طبع پر ایک پڑھنا ہے۔
سیاسی، سماشی، امنی، احتمالی، مرقاہی، سماشی ہر طرف کی دنیا میں
یہ ممال پوری نارتی ہے، اور انسان کی زندگی کے برشم پر ساری
گلی ہے۔

یہی وہ دنیا سے فکر و نظر ہے جو کوئی ملکوں و تجربہ مسلمہ
بختیا اور متعلق و بصیرت کی روشنی میں تعمیر کر لے چاہے ہے، اور اپنے
مکروں اور متعاروں کے ذریعہ قوم و ملک کے سلطنت پیش کر کے اون
تجزیہوں کے تقدیمی پیشہ کو دلیل و مذاہت کرتے رہتے ہیں۔
مثی ہمیں اسی علم اور تجربوں پر دلکشی کے مانع اس تنہ کے
ملکوں اور خیالوں، ایک تجربیاتی اخلاقیہ ہوتے ہیں، اور ایک کے قلم
وہ بان کی کامیابی اور روزہ شب کی جذبہ بندی ہے، بلکہ پرکوئی نہ ہے
کوئی پاؤں اس مقصد اور تجربہ کے سارے اور ملک و نظر کے مظاہرے
کے زیریں اپنے سند نہ ہو، میرے یہ ملک، اور اپنی واقعیات اور وجہ آنحضرت
کیستہ کو قوم کے مل دیا گی پر بلا ری کرنا چاہئے ہی،

اس تنہ کے انتقادی تین امور تریپ، ان کو شبہ اور تکھینہ
کہتی ہے، اور تقلیل کی صورم جنت کے استقبال کی اور زر انسانیں سرور
امکنہ کے ہوتی ہے، ایک نظر ان کے نظر پر یہ کی صفات اور دلائل

تعالات کی ناسازگار اور با حول کو مستضاد پاتے ہیں، وہ قدر قدر پر شکر کرنے لگے رہی ہیں، ناسازگار احوال کوہ ہماں یہ کی چشان پرکھاں: آنکے ہیں، ظاہر ہے کہ اپنے وقت ایک طرف ہیں اپنی تو اُنکی اور تو سُت پر نظر سُر فُلکی بُرگی اور دُسری طرف سُلی دُنیاکی حالات اور قوی خصوصیات اور بیور یوس اور اپنی سیلی کا مجھ جائز ہے اُنکی مظاہر کرنا ہو گا، اس کے بعد ہی اب اپنے نیک نظر ہے پر یقین، رکھنے کے باوجود اپنی بُرگی وجہ کے دھارے کو کسی طرف مُرد کئے ہیں، یہو ہیں بلکہ اپنی کوشش کی یکیت اور یکیت کو لکھنے کی بُرگی اس کے بعد ہی یقین کر سکتے اور کسکے بڑھنے اور سچے ہٹکے بُر قف کو بھوئے ہیں، دردناک اسیانی یقینی ہے۔ رُسیا کا کوئی نیک سے نیک مُقدار اور اپنی سے اپنی صفات حالت کاممالعمر کے بُر اور با حول کو سمجھ جو دُن کامیابی سے جم اخوش ہیں جو کوئی، اس کے بُریز مرد کو شُش ری، راکھا جائیگی بلکہ زرد سُت جدوجہد بے شر ہو جائے گی، اور با طمع اپنی علم اور منکرین کی حصلہ یقین۔ یہے مُحصّف ہو کر رہ جائیں گی۔

خلاصی ہے کہ طرزِ نظرِ دُشمن کے ہوتے ہیں، اُنکی باول سے قطع نظر کرے عذر اور معید نظر یوں کو مرتب کرنا اور ان کو بروئے کار لائیں کے لئے بے ڈرام جزو و جہد کرنا وہ سے طاقت کامکن چاڑہ لیکر بُریزوں کا مرتب کرنا اور ان کو روپیل لانے کے لئے حکیم دکرش کرنا اور یکت اور تسلیت کے لامعاشر پُری جزو و جہد کی مقدار اور اپنے مُرتَب نظر یہ کے ایسا کام کو ترمیم کر کر اُنکی باول سے ہے۔

اسلام ہے۔ جو دنیا سے انتیت کا فطری بُر ہے یہی دُسری قسم کے طرزِ نظر اور بُر احوال کو اختیار کیا، اس یہی کوئی سُن پیش نہ کاملاً کے بنیادی مسائل و احکامِ معین اور تسلیم یہی ان کو روپیل لائے کیتے اسے دُمڑا سہ انتیت کیا ہے جو جمال سے تفصیل کی طرف سے جاتا ہے اور جس کے لئے سُکلت اور جعلت دلوں کی ضرورت ہے، اور جو اُنکی کو سمجھانے اور یہو بادینے کے لئے اسی مہربُر کو پسند کیا گیا ہے جیسا کہ درشا ہے۔

شم کا کوئی ہوتا ہے، وہ، اس مسافت سی طرح جس کے ساتھ راستے کے بچ و فلم ہوں۔ نشیب و فرزنا انشتم ملکو ظاہر ہو، کہیں آنکے بُر ہے کہیں بُر ہے، کہیں اور پُر ہے کہیں یہیں یہیں اُنر ہے، اسی میں اور دشمن اور شہزادی ہے، اسی میں اور پُر ہے، اسی میں اور پُر ہے۔ مُلکت سے بے بہرہ انسان کی کسی انتیت جسم اُستاہیاہ رہی ہوئی ہے، مُلک ایک دنادان اُنچکے۔ خود اُنکی کسی بُری دادِ فضل اسی میں پائی جاتی ہے۔

یہ حالات دو اتفاقات کا گھر امطالہ کرنا ہتا ہے، لیکن محتوا مصلحت کی رُخانی اس کے ساتھ ساتھ رہتی ہے، اُنگرچہ یہی محتوا سے غرفہ ہیں ہونا، لیکن اس صفات و مقانیت کو مل لائے کے نے اس کی تلاسیز و احکام اپنی یکیت اور یکیت کے کاماتے اور با حول اور ماقلات کے مطابق قوت و صرف سے ہمکار رہ جو آہیں۔

دُسرا کے یہی دُو گہرے ہو تو یوں اور ملکوں کا ٹیکا رکھا اور اُنکی پُری بُری اور بُری دوڑیں اور نیکی پُری بُری دوڑیں رہنیاکی پُری بُری بُری ہے کہ رُی اور دُری اور دُری دوڑیں را ہوں اور ملکوں کے حقیقی بُریات اور بُریہ ہو سے ہیں۔

وقوں کے لئے اس سے بُر اگونی ٹھویں ہوں ہے کہ جب دو اتفاقات اور قوی برخانات اور با حول کا لامعاشر کی طرف کسی بُرے سے بُرے نیک اور اپنے سے اپنے رہنمائی کے ساتھ یوں کوکر سُفر کے لئے تیار ہو جائی ہیں، اور بالآخر تباہی اور کامی کے ٹوکھے میں جا گرتی ہیں۔

مان یہی کسی مُنکرِ درومند کی تجویزِ مُناہتے عذر اور مُضیر معلوم ہوئی ہے، اور تجویز کی عمدگی کے متعلق مُکمل و مُنظہ کے دریاں فوطِ الکتنے الکھنے نہایت خود صد و دیوانات سے عُسل کیا ہے، اور اس تجویز کا تجہیہ اس و مسلمانی، اور فہمی، و شاخانی نیک ہو سکتا ہے، اور اس تجویز کو قوں کے عمل ہی کرنا چاہئے ہیں، بلکہ اپنی مادی اور ذہنی و قوتیں اس کے لئے و قف اگر رُی ہیں، لیکن جب ہم مُنکر و نظر کی دُنیا کو ہبہ کریں گے بعد ملی دنیا سے، قدر رکھنے ہیں

دنیا اتیر پر ہے، کبھی نشید کبھی شاء، کبھی مریں کبھی
خدرست، کبھی قوی کبھی ضیف، کہنی خیطان حالم کی صورت
میں ظہرا تاہم کہیں عالم خیطان کی صورت اختیار کر سکتی ہیں
بتلنا ہو جاتا ہے،

کیا ایک ایسے عالمگیر رہب ہے جو قیامت بند کے 2
ایا ہو، ان مختلف حالات کا کوئی لاملاٹنہیں کیا گیا، کیا مختلف حالات
میں احکام کا تکلف ہو رہا تھا جو ہیں ہے، یہی دھ مقام ہے جہاں
حکمت، تدبیر، سیاست پذیر ہوتی ہے، اسلام نے اس کا پروپا
پروگرام کیا ہے، ان یہی حالات میں ایک منیٰ شخص خبرے دیتا
ہے، بلکہ مختلف طبق ایک وقت میں تو، کو مختلف شکر دیتے ہوں اور
صاحبان بصیرت ان مختلف اہمیاتی تحدیں کو، باجی اور ناب
یقین کرتے ہیں، امام بلا غب، اصلہٰی بوجنت قرآن کے امام
ہیں، فرماتے ہیں۔

علم اور تسلیم کی وقت سے ایک دوست تک پڑا کرنا
حکمت ہے، احکام کی بڑض و غایت کے اختت
کسی نیچیہ تک پہنچنی اور واقعات کے علم کیا تھے
کاموں کا انجام دینا حکمت ہے، یہی دھ حکمت ہے
جو شرکان میں سن کر ہے دمنروات صدیقہ،
ملار ایسا بالقار فرماتے ہیں۔

إِنَّمَا يُؤْتَ الظَّالِمُونَ لِتَتَبَاهُوْنَ سِيَاسَتٌ سے پہلے نقشِ صرفت
قبل معرفة الفقہ (القیادۃ) اور سیاست (اعماقۃ) کا جانا
الحادمه فروزی ہے۔

ایک فیصلہ کے اگے ایک صرف کہ لاء اللہ لاء اللہ
محمد رسول اللہ۔ پیش کیا جاتا ہے جو پرے ایسان
اوہ اسلام کا اجمال ہے، اس سے اسلام بول کر نیا ہے مل جسے
احسن تباہ ہوتا ہے کہ اسلام اس قدر ہل اوسان مذہب ہے
اس کے بعد عنایت و اعمال کو تربیجاً صورتی خوری تفصیل سے پیش
کرتے ہو۔ حقائق و صرفت کی کہراں کی تکمیل ہو جا جاتا ہے، یہ
کتنی بڑی حکمت ہے، بہر حال صنعت اشتہری اور سیاست تھیر
اسلامی احکام کے روپیں لائے ہیں بر جگہ موجود ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَعُجُّ إِلَيْهِ سَبِيلَ دِينِكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمُؤْمِنَهُ دَجَالُهُ مُصْمُمٌ
بِالْقِيَمَهُ أَحْسَنَ۔

ترجمہ:- تم اپنے رب کی ماہ کی طرف عقل اور دنائی کی خلافی
روشنی اور پردازیست کے لیے ذریعوں سے لوگوں کو بلاؤ اور اپنے
فاسدین سے بھی بہتر طریقہ رکھ رکھتے کرو۔

میں صداقت اور صحیح راستہ کی دعوت کے وقت حکمت
کو بخوبی رکھنا لازمی ہے، بعض وعظ و پرندہ بی کافی نہیں، لکھ جس
صداقت کی تھی صیحت کرتے ہو، اس کے لئے صیحت کو ذریعہ بنائے
ہوئے ہو، منزل تصور و نکاح پرچھ کیتے اس کے ساتھ حکمت و
ذریعہ کو دھوکہ، وحظ و پندرہ نکاشت کی کی طرف بنا کر کاٹا ڈریج ہے
یعنی اس ماہ میں حکمت دنائی کی بخش ساتھ رکھتے کا حکم ہے، دل
ذمہ سے انسان کو اس قد نعمان کا اندریشہ نہیں ہوتا جس قدر نہیں
دوست سے۔

اسلام کو اداں دکھنوں سے زیادہ، تھمان ہوں چلے،
رکھیتے ہو، غیرہوں سے نادان محبت کر نیا لوں سے نرسوں کو فلکی
کا دھبہ دیجیا، عوام میں شرک اور بدعاست کا دروغ کچھ نکھلی ہے
نادان دوستیں کی وجہ سے ہے، غیرہ اسلام اور لکھ مائن
انسانی نظر و نظر کے تراشیدہ نہیں ہیں بلکہ وہ الشکر کے ساتے
ہوئے اور رسول کے فرمودہ ہیں، یکوں نہیں ہوا وہ بہت کہ قرآن و
حدیث نے پیش کیا ہے اس کے اجرے کا اور اجرے کا کارکی
کیتے دیکھتے انسانی قلوں اور حالات کی رکشی ہیں میں صحن
ہو سکتی ہے، اسی لئے صرفت کے ساتھ حکمت ضروری ہے، اور
ذریعہ بھی ضرور کی سمجھا گیا ہے، اور ہیں سے اجنبیہ ترجیح سیاست
کے پیش پورے ہیں اور سیل رب اور خدائی راستے کے دھی ہلی ہے
میں و مقدر، ہونیکے باوجود ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسانیت کو اس
واہ مسل پر گامز کرنیکے لئے کیا کیا طریقے اختیار کے جائیں، کہ
ان لوگوں کے ذاتی احوال احسان کی قتوں کی دزیادتی یا استطا
وقدہست کا اندازہ کے بغیر، خلائقی احوال سب کے لئے ایک
ہی طریقہ پر جاری کر دیا جائے، اور کیا ملک و قوم کے احوال
اوہ انسانی آبادی کے حالات و دنیا اس کے خالع کے بغیر انکو
دنیا سے انسانیت پر سپاہ کر دیے کا حکم ہے؟

قریشیت کی شرط اور خلافت

استانِ کریم نے
بتا یا ہے کہ
انَّ الْكُرْمَ كُمُّ
تم میں سمجھ دیا وہ مرتضیٰ کرم داد ہے
عِنْشَدُ اللَّهِ
جو تم میں سب سے زیادہ خدا سے
أَنْفَكُمْ
درستے والا ہو۔

اس میں دعری کی قید ہے زخمی کی، زندگی کی، معمولی
قریشی کی، لیکن اتفاق غلیب کے وقت حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے اس
ارشاد کو پیش نظر کھا کیا تھا کہ الٰہ ممکن ہے کہ اخراں، کی کیا عدید
تمی نظاہر ہے کہ اس میں کوئی ڈریٰ حکمت ہوگی، اور وہ ہے بے
الوہمہ من قریش حضور مصلی اللہ علیہ وسلم کی اسانی صدقت
حکمت و محیر کی طرف رہنمائی فرماتی تاکہ آنندہ کی تمام مشکلات
حل بوجاتھی اور دفعی حوالات اور مشکلات کا اسلامی حل ہوئی
لائیک دقت پر اپنے زاغا نہ ہے۔

عرب قوم میں جو دنار و سیارت قیم رانے سے قریش کو
ماصل خدا اس کا تھا جو بھی تھا، کوئی الگ یہ بحث ہو سکتی تھے تو
انھیں پر ہو سکتے تھے، اور خود قریش کی جماعت میں اسند نہ ایں
ترین اشخاص تھے کہ اکبھیں نہ تھے،

اخٹاپ خود نہ رائیں کہ خلافت کے بارے میں تسام
مسلمانوں کے مذاہب ابا یحییٰ چادری میں کسی کو نکیہ کیوں
مانستہ ہیں، حضرت ابو گردنی، حضرت مرحار عق، حضرت مل
گرم الشہزاد، حضرت عثمان بن علیؑ، ای چار سے باہر
مسلمانوں کا کوئی فرد نہیں گیا، یا اس بات کی تہذیت تو میں
ہے کہ قریش ہی میں سنتے اس وقت سب سے زیادہ اہمیت رکھتے
ہیں افراد میں رکھتے تھے، آئائے تا مدار مصلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و حقیقی
کی تصدیق آئیت دہ واقعات۔ بے بھی کر دی اور فی الحقيقة اور یہ
سب سے پہلے ضمیق ہو سے جو اتفاق تھے، جیسا کہ قرآن کریم
میں سے ۔

وَسَيَجْزِيَ الْأَنْهَى الَّذِي لَيُؤْتَى مَمْلَكَةً يَكْرَهُ.

غرض قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق سب سے زیادہ
خلافتے ڈرنے والی ہستی کی یہ مصلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلم
خلافت پر تسلیم ہوئی؛ ظاہر ہے کہ اس کا عمل مسلم سیاستے ہو کے

کسی کو نہیں ہو سکتا، کوئی کس میں سب سے زیادہ کرم نہیں ہے
کون ہے، موالیت نہیں ہے اس کھوف، شامہ، شرما یا ہے
اویزی کو کرم حصے ارش علیہ سلام ہے خود مذکوت میں اپنے کام ہنگار
اپنے عالمی کوہ سے امت کی صرف رہنمائی فرمادی ہی، اس کے
رو جانی کو اخذ کے اپنے کا خایدہ ذلیل تجھ بینا۔

راتِ الکریمہ عینِ اللہ تھی، اتفاق کسر کے مطابق ہی ہوا، میکن
ارش میں قریشیت کو مشہد ہی اگر وعائی کا حق است اطرف
اشارہ تھا کہ اس وقت اتفاق کا وجوہ قریشیوں میں تلاش کرنا
چاہیے تو ظاہر ہے کہ یہ اس وقت کے موجودہ حالات کے تحت
تمام رکیامت تکمیل کے لئے،

آپ کا یہ مطلب نہیں ہے مکانِ صنایعت رہ ہے یا شہر
سینا سے ملک اور میاست دین کے فراغن یا صن و جوہ ۱۱۱
کرسکن یا پرسکن یعنی مسلمانوں کو قیامت تک کے لئے جگہ فراہی
لیا ہے کہ وہ جب کبھی بھی کسی کو خلینہ بنائیں تو قریشی ہی کو تجھ
کریں، بلکہ ابھی لاملا کے یہ قیامت کے لئے ایک درخشاں
رہنمائی کی کہ جس طبق کی سکھ رہی۔ یہی سکریت ہے، اسی
طرح اس وقت کے موجودہ حالات کے تحت جس سبب اور
عقلت سے قریشیت کی شہزادگانی ہے۔ چہ اتحاد ملیق کے
وقت مددان پیشہ اس طبق اور سب کو محظوظ کریں، ھمارہ
حضری جو مصر کے مایہ نازق طلب ہیں فرمائیں ہیں۔

” رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔“ خلیفہ کے تقویں قریشیت
کی خصوصیت کی قید صرف اس نئے مکانی بھی کہ اختلافات بھی رہتے
ہائیں اور سب کی حریت بھی حاصل ہو سکے تاکہ ضمیق قوت سے
کام کر سکے، اس طبق صفت اسلام ملکتوں ہو اور انتہا و خوت کی
رہی باقیہ سے رچھوٹے، بکروں کے بلا مشیر قریش ہی وہ قبیلہ تھا جو کو
مقابلہ و مرویں کے پورے عرب میں عزت و شرف حاصل تھا
اس کا تمام عرب کو احتراق ہے، الگ کار خلافت اس وقت فیرو
قتیشیں کے پورے ہو جاتا تو سخت اختلاف و احتراق پسیہ اور کو
مسلمانوں کی اجتماعی قوت منتشر ہو جاتی، اور ملت اسلامی میں
احتراق ہی وہ چیز ہے جس سے شریعت اعلیٰ ہے بے حد فروادیا
ہے اور پرہیز کا حکم دیا ہے، اور قریش کے پورے کار خلافت

اکھارِ عبادت اور حکمت

عبادت کی جو میست اسلام
یہی ہے اسکے بیان کی
یہاں ضرورت نہیں، لیکن احتمال عبادت کے احتمال میں عقیدہ
اوہ بیان کی اصل کیلئے ساخت نہیں ہے، سیاست بدقیقی ہے
خواص تراشدن کی پاکی سیاست، اور بڑے بچے سے حماہ کی طور
وں پر تراشدن ہیں اور اسلام کے بڑے بڑے مکامات و رحیقی
اکاسد ہے اپنی اپنی بگار، یہی ہوتا ہے انسانی پیش کی ہیں،
ان سب کا نیک کرنا تو انکنہ نہیں لیکن ہم بیان خال خال مشائیں
نمایاں کے لئے نہیں کرتے ہیں،
ابو شامہ کہا تھا بادعت میں فرماتے ہیں۔

ایک عالم دین کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کیا ایسا کام
کیتے کہ اس کے عمل یا لذت ٹھیک کی وجہ سے عالم خلاف شروع
اعتنا قائم کرنے میں تھلاہ ہو جائیں۔

اس اصول کے موافق صاحبزادہ اپنی ایکتا باہم بحق مکون
پر واجب اور مند ہو کر دعویٰ ایکم ہبادت سے اس لئے ترک
کی ہے لیکن خواص خلاف اپنے شرع ملکان میں جتنا ہو جائیں۔

حضورِ علیؑ اور ترقیؑ اور ترقیؑ باجماعت اسے کوئی
تاواقف ہے کہ انحضرت علیؑ اور علیؑ ہم نے تاریخ کی مدد و دادی
اوپر لیں جماعت کیسا تھا اور انہیں فرمائی آپ سے جماعت کی اسلامی
ترک فرمایا تھا کہ کہیں یہ امت پر فرض نہ ہو جائے۔
ماہِ شافعیؑ حضرت علیؑ پر میسر است ہے۔

یہی معلوم ہو کہ انحضرت علیؑ اور علیؑ اور حضرت علیؑ اللہ
عہدہ بعض مرتبہ اس نے اقتداری نہیں کرتے تھے کہ لوگ ان کے
ستمن اور ذاتی محل کی وجہ سے لوگ ہم صورت قریباً کو خود پر واجب
و شرط نہ کہیں۔

حضرت ابو الحکیم اور حضرت علیؑ اور حضرت ابو الحسود الغاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مشتعل ایک روایت ہے کہ انہوں نے
فرمایا۔ یہ اس سے تریانی ترک کر رہا ہوں لیکن میرے پر ٹھوکی
اوکھیہ دالے یہ ذکر ہے کہ فرض کو تردید باتی مجھ پر فرض ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں

کے نسل کے بیتی تھے کہ کوئی آختا ہے کی پر براز پر کے اور قوم دوست
کی بیوی رہنما تھیں وہی کی حفاظات اور سیاست و ملکت کے
فرائیں بچسن و مدد و اکام پڑیں تو، ترشیش اپنی عزت و ثروت
اور غلبی کو جوستہ برقرار فی المفت کو دے باسیت کے درستہ میں تھے
اوہ مان کو اسرائیل کی سیاست حاصل تھی، ان حنبلوں نے بھی
اپنی تاریخ کے مقدار میں اسکی تائیدیں کیے ہیں۔

جب یہ بات معلوم ہو جائی کہ ترشیثت کی تید و خصوصیت
اقرار اور انتہا کا وظیفہ اور مطلب اور قوت کے حوالی کی وجہ
سے تھی جس سے کاہرتوں کا حسن و نفع اپنام پڑی رہے، تو عین
ہو گی کہ شریعت اپنے احکام قبیلہ اور قوم کی تیسی خصوصیت کی
وجہ سے ماذبزیں کرتی، اس کے نزدیک توبہ برادری،
جلگھاڈیت کو تلاش کرتی ہے کہ وہ بزری اور بیان و رضا صاحب عہد و
شرف اور غلبہ والائز، یعنی ترشیثت کی خصوصیت ایک علت
اوہ سبب کی وجہ سے تھی اور وہ علت ایک ایسی صحبیت کا دھوکہ
جس پر سبب عشق پر مکیں، الجزا عہدیت پیش کیجئے مسلمانوں کا عہد
اسی سبب اور میت کی رہنمائی میں مقرر کیا جائیکا کہ وہ اپنے
زمیں ایسی قدری اور رفاقتی عصیت کرتا ہوا تاکہ قوم کے افراد اس کا
اتباخ کر سکیں، اور اس کی صارت میں مسلمانوں میں انفاق خاد
تمام ہے، دیکھتے قریش ہی اسلام کی دعوت عالم گھوستے دیجئے
و اسے تھکے، اسی دعوت خود ان کے لئے بھی تھی، لیکن قریش کی عصیت
کی حیات قائم عرب سا گرفت تھے، اس سے تھرہ بائی پوری پوری
عصیت اور حسیت ان کو حاصل تھی، اسی وجہ سے تمام قوں
پر مسلمان خالب آگئے اور بیرون فتح کر لظر ائمے، اب مدت ہر
دو دن اور پہنچا دیں قیامت تک، کے لئے مسلمانوں کی رہنمائی
کے لئے ای تحریکی۔

فلادہ اذین اگر آپ اس پر فکر کر سکیں گے کہ اشتھانی
سے کائنات میں اس ان کو دینا ملکیہ اس وجہ سے بنا یا تو مسلم ہو گا
کہ اس ان ہی عقل صیلم کے کمال کی وجہ سے ایسا عالم بدل دے سکتا کہ
تھکاہ اور چورگد کا رہنا ہوتا کا خالصہ سا حسب تسدیت ہی پہنچتا
ہے، اس سے کائنات میں اس ان کو بیرون فتح اعلیٰ کیا۔

مسئلہ ستر اور حکمرت

حضرت عہد اور بآ آپ کا لباس حضرت عمر بن الخطاب
حضرت عہد اور بآ آپ کا لباس

کے نئے پا جامہ کو پہن کر دیا تھا اور بآ مارے ہے وہی حضرت عمر بن الخطاب
بڑا پتے غلام کو اونٹ پر سوار کرتے اور خود اونٹ کی مہار سبھال کر
پیدل پڑے ہیں اور اپنے غلام سے اصرار کرتے اور اس کو عیشہ شیریں
چکتے ہیں،

آخر مہما دامت درجتیں لاٹھنڈ بار، ایمان، فاسلانگ کا یہ
ظاہر فلیپس بازیلوں کے لباس پر ہے بلکہ ہر امت آئین قبیلہ کیوں
لگایا ہے، کیا اس سے لگ کر آزاد عوامیں انسان ہیں ان کو جامہ
اویکسل لباس کا پورا حق محاصل ہے اور کیون اس کا حق نہیں کیوں
سماں اُندر یہ کیسے نکن ہے کہ وہ جو شہنشاہ ہو کر یہی دنہوشی کی زینت
دے رہے ہیں۔ جن کی پوری فرماداں و حریت کی ملکہ راہی
میں گذری ہو، جنہوں نے غربت و امارت کے تمام امیازات
دنیوی کا تاریخ کھیڑ دیا ہے، ایسا تاریخ انسانیت کا نہیں جس میں
حق علایی کی وجہ سے انسانی مام حقوق سے دوسراست، انسان کو
خود کر دیا گیا ہو۔

ضرور ہے کہ اس حکم میں کوئی اسلامی اور شرعی صلحت
نہیں، اور وقت کے خصوصیِحوالی کے مطہر اپنے چکم فلاح و
بیرون کے نئے دیا ہو گا۔

وقت یہ ہے کہ..... ہوت اپنے گون سے حصے کو
چھپائے اور گون سے حصے کو کھلا کر سکتی ہے، یہ ایک سوال ہے
جس کا جواب اسلام نہیں دیا ہے۔

اسلام کو کہا تو مذہب نہیں بلکہ عیشہ ہمیشہ کہتے ہے
اس مذہب کے بعد کوئی مذہب انہیں نہیں ہے، اسی طرح ملکی اور
فلسفی مذہب بھی نہیں ہے، بلکہ تاریخ انسانی آبادیوں کے نئے ہے
علمگاری پر خاتم المذاہب ہے، اس نئے وہ ابتدائی زمانہ جبکہ سکی
تلخی ہو، یہی تھی، مصالح اور سیاست بنیان کے لحاظ بہت اہم ہے
اسی وقت کے اصول و ظواہر ایجادہ نہیں ہیں لوگوں کی پہنچی
کرنے والے تھے، اس نئے آپ کے اصل میں بہت بڑی صلحت اور اجنبے
والوں کے نئے رہنمائی موجود ہے۔

کے ساتھ پیش تھے، اپنے نئے ایک شخص کو حکم دیا یہ دو دن ہم بواہ
بازار سے گوشت طبیلہ اور پھر شدایا ہے این عجائب کی قرآنی
(بیتی کتاب الحسرۃ)

اس دو اقسام سے معلوم ہوا کہ اس وقت یہ معا
حساب نہ تھے، اس نے نہیں بانی واجب، صحی، ممکن ہے کہ
صاحب نفاسہ نہ ہو کر بھی بھی قربانی کرتے ہوں، لیکن ایسی
صورت میں استواری دھرم سے دوسروں کو یہاں ہو سکتا ہے کہ
فتد بانی یہ صورت مزدودی چیز ہے خواہ صاحب الفنا ہوں یا
نہ ہوں، اس نے آپ سے ترک فرمایا۔

گویا صلحت شرعی اور حکمت اس ترک کی باعث تھی،
جن علماء اور صلحاء کی لوگ تقدیر کرتے ہیں ان پر حکمت مشدودی کا
لیاظ واجب ہے تاکہ امت ائمہ علی سے گزری میں مبتلا نہ ہو جائے
اویکسل طبیلہ فرماتے ہیں۔

خدا آپ پر حکم کرے۔ مگر نظر سے کام لو دیکھو اسلام میں
قرآنی کے متعلق فقہاء کے درقول ہیں، اوقل یہ کہ قرآنی مفت
ہے، درستے یہ کہ قرآنی واجب ہے، پھر صاحب سے با وجود
قرآنی کی اس اہمیت کے ترک بھی فرمایا کہیں خدا مسلمانوں کو
دو مرتبہ دو بیوں جو اس کو حاصل نہیں ہے یعنی فرض نہ کہیں در
فشد ضم بھیکا اہمیت نہ دے دیں۔

حکمت و مصلحت کے تحت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ
بھی بخوبی دلتاطر ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سفر کیا لیکن سفر میں قصر
نہیں کیا بلکہ پرہی نہ نہادا کی، جب کسی نے سوال کیا۔ کیا آپ
نے کبھی سفر میں خبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہ نہیں
چکھی، تو نہ ما پا کیوں نہیں، لیکن میں اس وقت ان لوگوں کی
مقتدی اور امام ہوں کر پا۔ رکعت فرض والی نہادا کی بھی دو ہی اکت
پڑھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں دو ہی فرض میں ہیں۔

گویا قصر نہادا کو دیکھ کر حضرت کی نہاد کوئی دو ہی رکعت فرض
سمجھتے ہیں،
مولوہ ہر اک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصلحت شرعی کا
لماک فرما کر قصر کو ترک فرمایا اور اس طرح لوگوں کی رہنمائی کی۔

آپ فور کریں۔ گلزار میں بھوکاں لباس سے، دزیرت اور بینا دتوں
خوبیں متعلق ہیں، اول شوہم کے حصے کو محفوظ رکھے، یعنی ایک
طرف اس حصے کے سرتست اخلاق حصہ مثلاً جیسا و شرم و سیکر
و اکبازی میں مدد مٹھاہ در و صری طرف سکونی اثرات، گری
سردی، غیرہ سے انسان بچ سکے،
و در سری غرض اس اسکی نیت ہے کہ انسان بچ سکے،

جس کو نیت جوست شامل ہوتا ہے۔
ان روشن روتوں کی وجہ سے انسان لباس کا استعمال
کرتے ہیں، یہی انسان اپنے لامبے کام کاچ اور ضرورتوں کے
لئے سے مختلف شکلوں اور طبقوں پیش کرتے ہیں، انہیں
جزء وہی کرے اس پیارہ نامگی ملنا چاہی ہے، اور جو وان راست
سموں کا موس بین شکلوں پیش کرتے ہیں، اور اس تریکھ اور الگ اتنا
بھی ہو زرام و آسائش سے نارگی گواہتے ہیں۔

احکام انسان میں لفظ انسان اور انسان
کی مالکت کا لحاظ طریقی ہے، لازمی تربیت کے لئے جس

حکمت کا چھپا نالہ رہی ہے، اس کے حکام میں لوگوں، کے عالیات
زندگی کا لحاظ ضروری ہے۔
ایک مردواد ایک ملازم جس کام سے سماش شامل
کرتی ہے اگر انسان اس میں خارج ہو اور رکاوٹ پیدا کرے تو وہ
اپنا کامی انجام دے سکے، باذریوں کی حالت، ٹھہر کے کام کاچ
کرنے والی ملازمتی ہے۔

ان کے کام کاچ میں مشغولیت کے لحاظ سے ان کا سرگرمیوں
لئے، رکھا گیا تاکہ بیانی خدمات اور کام کاچ سہولت سے کر سکیں،
اور جلد اپنے اس کی ضرورت پیش نہ آئے، اور زجدہ اپنے انسان
خواہ اور سیلاہو۔

اس کی وجہ ایانت اور ذات نسبی بکداں کے کاموں میں
سہولت دینا لختا، بے شکر یہ سکتا ہے کہ اندیاں پوچا جامیزوں کو
پڑا کام اپنام دیں لیکن تحریر نہ اٹتے کہ ادقی کام کر نہیں اون کو شکر
جیسے پاجامہ بھی اس سہولت ہے۔ لہشم کی هزوڑی اور کام کاچ جو جبا
اون سے یا ماگا ہے تو خود اون کو سہولت کی اسی میں سے اون کو
مناءہ بھی اسی میں ہے۔

لادش جصن | تم پر آنا دھرتوں سے دست کے
با الحصار اُثر | اسے بس ہن تباہت ملت میکرو
حضرت عمر وحشی الشعنہ اپنے صاحبین بعد الشوفی اثر
منہ سے فریا۔
ذیر گو ہے شہزادی بازی بھی از اپنے لگی ہے، وہ میرے

وہ ظلم بھی کرتے ہیں تو چھپاہیں ہنزا
علاوہ اذیں بازیاں کشت سے پاہما استعمال کئے
لگیں تو لوگ سندھ بھینگے کہ باذریوں کے نے شریعت تے
پڑا سفر رکھا ہے۔
گویا اس طرح ایک مستلزم طبقہ انسان نے گے تو حضرت
عمر وحشی، سرہنڈی کو دزد کرے اور مسئلہ کو اپنی حقیقت پر کھینچ کے
لئے چسکم دیا کہ اندیاں ملختا پہنچا کریں اور اس کی پابندی
کریں۔

بہر حال اسلام نے جہاں اس کے متعلق آنکھوں بنتا یا کہ
نیزت کے لئے کس تدریجی بین کو جھپٹانا مزدودی سے اور کتنے
حصہ کو کھدا کو کھکھلی سے، اسیں سماج و معاشرت اور ملائقہ و
کردار کا لحاظ کرتے ہوئے آنکھوں تے اور خیزی زد اور ہستے کے نے
نیزت کے بارے میں حد و بھی قائم ضریبی ہیں اور اس کے ساتھ
اس کو پورا پورا حق حاصل ہے کہ ان قائلی حدود کی مغلات کرے
اوہ کر سکتے۔ تاکہ لوگوں سندھ کو ملظہ نہ کھینچیں، کہ ادا دھوت، وغیرہ
ازداد عورت نیز کے بارے میں براہمیں۔

ایسوں لاپرداہی سے قائدی مزدود ٹوٹ جاتی ہیں، ایک
میخ عقیدہ اور قانون خلطاً عقیدہ اور قانون ہیں تبدیل ہو جاتا
ہے، کام و قوت اور مقتنی کا کام ہے کہ وہ اس کی حقافت
کرے، اس نے اپنے لئے حکم دیا تھا۔

لامش جصن | تم پر آنا دھرتوں سے دست کے
با الحصار اُثر | اسے بس ہن تباہت ملت میکرو
حضرت عمر وحشی الشعنہ اپنے صاحبین بعد الشوفی اثر
منہ سے فریا۔

ذیر گو ہے شہزادی بازی بھی از اپنے لگی ہے، وہ میرے

وکرنا آئے آگے ہو گئے ہیں۔

لورن ارب سے ان کے پچھے چلتے ہوں گے، اس لمحہ چلنے والوں کو ازدیقی نہیں گی اس مصلحت سے اپنے آگے بڑھتے۔

امتحنت مطلاع طبیعی دلم نے بیت اثر کو بنانے اور انہی پر

دوبارہ تعمیر کرنے پا چاہا تھا، لیکن فساد کے خوف سے ہٹک کر ری

تمہارا اپنے حضرت خانشہ صدیقہ سے ارشاد فرمایا۔

اگرچہ پاری قوم جاہلیت کے زمانے کی پیداوار ہوتی توں کمی کی ہمارت کو توڑ کر زین کے برابر کر دیتا اور نئی تحریر کر کے درست دو دو دوڑے ایک آئندہ کاروائیکا جاتے کا رکھتا۔

عندرض اسلامی احکام کے اجراء اور اس کی نظمی یہ مکمل دلیاست کا غالباً ضروری ہے، وتحی صالات اور حقائق و واقعات کا اندازہ کئے بغیر فتویٰ دینا یا حکم مکاری میسا تباہی کا باعث ہے۔

سامنے آئی توں اس کو کلراہ سے بچو کاروں گا۔

اگر تو کریماں بیگوں کا سالہاں و سناہاں رکر کے گھریں کام کرنے میں توں سے ان کی بیت کا حکم بھی ہوتا ہے اور آئندہ اٹھائی خرایاں پر ڈاہو جاتی ہیں، اس لئے بھروسہت یہ حکم فروی تھا،

ایک جنازہ | حضرت ابو یکریضی الشاذزاد حضرت عسر

زمیں شہزاد ایک دفعہ یک جنائزے کے آگے چل رہے تھے میکن حضرت علی کرم الشدید جنائزے کے پچھے تھے، کسی نے حضرت علی سے کہا، دیکھتے ہو دلہنگر جنائزے سے آگے چل رہے ہیں۔

حضرت علی سے ارشاد و منصایا۔

یہ درود بزرگ اخوب و امتحن یہ اک جنائزے کے پچھے ملنا ایسا ہی، مغل ہے جس سوچ ایک جنائزے کے پچھے جماعت کی ائمہ نماز افضل ہے، لیکن یہ لوگوں کو سہولت دینے کے لئے طوعاً

کھانسی کو روکتے!

کھانسی کو جوکی بھوکی نظر انداز کیجئے کھانسی بھوکر طراب
نامی بیدار کر سکتی ہے۔ اس سے کھانسی کے خروج ہونے

سعالین

کی ایک بیکار منہج برداشت کارکارہ اور استوچیز صفتی در بیون کھانسی کو روکے
گل شکل کی خواش کو دو کرے گی بلکہ ہمیشہ کو دلہنگار کرے گی
اوہ سالیں کو تو شکوار پنڈتیں کی تیمت فی خشی باہم ہے۔

ہر سو دو اخاذہ دو قیمت، ولی



Sualin Syrup
Hindooomed DAWAKHANA (TRUST) DELHI

آئینہِ حیث

عبدالحیید حیرت

محسوسات

حافظہ حاصل پوری

اب کہا لوہ غصہ دل اب کہاں سرو دس
گذرنا تھا جو کچھ گذر کر رہا
کوئی خوش رہا یا مکدر رہا
جو تدریجی اور تو سب ہو چکی
اب کے لئے کام قدر رہا
کبھی ہم رہے کاروائیں الگ
گھنی ہم رہے کاروائیں الگ
نگاہوں میں لے ٹھانے بسطامی
ہم نشیں اکیا پوچھتا سبھے در کا حال نبُون
دہ بھی تو تاریک منتظر رہا
نگرہوں میں لے ٹھانے بسطامی
مرد ہم کو ہے نقطہ مسلویہ راز نہ سان
شکایات کا ایک دفتر رہا
گزارے تو دون زندگی کے لگ
پیارہ طرف شور غم شدرا رہا
ہم اس سے مجبوب تر ہو گئے
نفس ز تھیں فرمیاں کل تک جہاں پر اوندم
تیجہ ہمہ میں پر ہم اس سے مجبوب تر ہو گئے
شور کرتے ہیں وہاں اب ہر طرف راز و زمین
کوئی ہر دن بت خانہ و مسکوہ
کامیاب و جہاں لے دوست وہ انسان ہے
کوئی تو قعف محاب و مسکوہ
اگر آبرد ہی ش باقی رہی
کیوں نہ یوں کیوں نہ آنسو بہاوں خون کے
دیکھتا ہوں اپنی آنکھوں گز والیں سلم و فتن
ج انسان فرمی انسانی سے فائل ہو گیا
کیا ستم ہے کیا گلہ ہے زمانے کا چلن
پاہیں سکنا نظام و نظم باطل میں سکوں
جس کے سینے میں ہے حافظہ آتش ہی شعلوں

عنوانِ کلام

عنوانِ حشمتی مہمنگلوری

غزل

حہاں بہجا الشی

مات کی تاریکیوں میں بہکشاد دکھل کئے
معی کے جلوؤں کے آئے کا لشان دیکھا کئے
بیٹھے بیٹھے آگیا اک دم اسیری کا خیال
ہم ٹڑی حضرت سے اپنا آشیان دیکھا کئے
اساز گوارا اپلی ہے اسیری
ہم جس باتی نظر کو در میسان دیکھا کئے
اللہ اللہ حمیت جب جانے والا جا چکا
سر جملکے اس کے تدوں کو لشان دیکھا کئے

ولہ ہمیں یا سنگ ہاہن
یقین اورہ ہ سب نہیں
بجلیاں چھانٹ لیں پا منک
باون باتون ہیں ہوتی ہو ان جن
دوسکے دوست دشمن کے دشمن
ہاں۔ اہل جہاں کا یہ علم
عشق خود اور ہے حسن پُرف
یہ سافر ہے ہبڑے در ہر زمین
ہوں تو میئے کوئیں جاہاں ہوں
اب نفس بھی مجھے نہیں
یہ ہے عنوانِ دستور دنیا
جو یہ بات بھی وہ دشمن

کھڑے کھوڑے (متقل عنوان) (نقد و تبصرہ)

لیکن اس کے باوجود ترقی پسند ادب کی نشانی مارکیٹ اس سے بہت متاثر ہوتی ہے، اور جو ای روحانیات اسکے حق میں سادگار ہو گئے ہیں، غالباً اس کی وجہ اصلاح پسادیوں کے جذبہ خلوص کے علاوہ یہ بھی ہے کہ عوام جنسی فسطانت اور گراہ کن عرصہ بیان بیانی سے تنگ آچکے ہیں اور ترقی پسند ادب کے خلاف ایک تر بُشیں جذبہ بنا دت ان کے تحت الشوریں پسیدا ہو چکا ہے۔

اگرچہ کا یہ میدان ہوتا تو تجھنی کرنیں کا ہر چیز پاڑو تفصیل تبصرہ کے لائق تھا، افسوس نہ تو یہ تجھنی کا میدان ہے ز محفلات کی تنگ طمانی اس کی اچانکتہ ترقی ہے۔

غمضراً اتنا عرض کر دینا کافی ہو گا کہ اس کتاب کا سطح العہد صادق ذوق کو کرنا چاہیے، اس سطح العہد سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جائیگی کہ ادب صرف عشق و خوبی کے فروروہ اپنے ایزوں، منی مذاہت بھر کا نہ اے دو ماں ایوان اور ایمان و اختراق کی شیں مگر کثیر الی کمپی نہیں ہی کہاں نہیں، ایمان و اخلاق کی حدودیں سبکر بھی اچھے انسانے اور ذرا سے لکھنے جاسکتے ہیں، اور صالح دل و دماغ رکھوٹے قلم کارا پنے انسانوں اور ڈراموں سے اعلیٰ شخصی مقصد کو بوجھو جسون پورا کر کے ہیں۔

اثر نتائی ملکتہ میہار والوں کو جزاۓ خیر وے اور قوم و ملت کی خدمت اگزاریوں کے لئے آسانیاں عطا فرملئے۔

صفحہ ۲۶ پر لائن، ہائی لفظ "مسیتا" نہ جائے کیون چسب

مرتبہ، تجھنی کرنیں | مرتبہ، تجھنی کرنیں | شائع

کردہ، مکتوب عیار، خندق اشر
پسند، صفات عہد لکھائی چھپائی غیرت، مبدع
مہجن گرد پوش، تجہیت سواد درد پے۔

"وہ انسانوں اور ڈراموں پر مشتمل یہ جو عہد اہناء
عیار" میں شائع شدہ شہ پاروں کا انتظام ہے، ہن لوگوں
نے عیار کا مطالعہ کیا ہے ان کے تھے یہ اور علاج سیان
نہیں کہ "عیار" تعمیری اور اصلاحی ادب کا علمبردار ہے
نام: ہنہاد ترقی پسند ادب کے مقابل پاکستانہ اقبال و
اطویش کریم لئے صدور ہے چند سالی میں اسے ایک انتہا
مقام حاصل ہے اور جو ای اور دو ای اور بد مرادی کے باعث
غالباً یہ انہیں جریدوں کی صفحہ میں شامل ہے جو متن
طوبہ بر مالی تھانے کے ساقم چلتے رہتے ہیں، جن کے تقدیر
کی بلندی اور اقتداری ہے مانگی انہیں علاقہ سوام میں
پہنچنے پہنچنے کا موقع نہیں دیتی۔

"تجھنی کرنیں" کی وجہ اسی میں سے انتہا
کیا ہوا ہجھ عدہ ہے اس نے اس کے مندرجات کو تعمیری
و اصلاحی ای ای چھپائی، ایک دو چھوڑ کر سب انسانے
اور ڈرامے اعلیٰ افادی ادب کا نہ ہو رہے سا تھ ساتھ
فن و شنیک اور اسلوب اندراز کے احتہا سے بھی ترقی
یافتہ انسانوں سے بھی نہیں اور اگرچہ اسلامی تہکے
ادب کی یہ نومود و انتہ ادب بھی اعنازی کی منزل
ہیں ابھی اور اس کے موجودین دھرم کریں کو وہ ذمۃ اور
وہ سائیں ماذل نہیں جو ترقی پسند ایزوں کو حاصل ہیں

الٹھاتھی ہم سب کو خسرو دانا شست سے بچائے اور باہم
ٹیک شکرودوں کی توفیق نہیں۔

مودودی۔ جناب مولانا منقی شفیع
صاحب، ناشر: ادارہ اشراق الدین
والا شاعت برادرود کراچی،
قیمت: روپکھانی پھٹائی پاکستانی،
صفات: عتیقه۔

لاؤڈ اسپیکر و کلب الیکٹروٹ کو نازیں استعمال کرنگ
متعلق یہ کتاب اپ سے بہت پہلے مولف نے اس وقت
شائع کیا تھا جب اپ ہندوستان میں تھے، اب تھی ملٹی
او تفصیلی مباحثت کیا تھا دیوارہ شائع فرمایا ہے، یہ تو
بانفصال علماء میں ہے کہ نازیں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال متن
نہیں ہے جیسا کہ ملٹی لمح کے معاسودیں، لیکن یہ مسئلہ کا استعمال
کیا تھا نازیوں جاتی ہے کہ نہیں علمائے دریان مختلف
فیسے، اسی اختلاف کو مفضل بیان کرتے اور ہر دو فرقے
کے ملائم ذکر کرنے کے بعد مولف نے اپنی رائے ظاہر فرمائی
ہے، مسئلہ کی تحقیق کے مسلمیں جتنی جدیدیاں مدد کئے
میکن تھی مولف نے اس کا حق ادا کر دیا ہے، وہ خطوط جو اس
تحقیق کے مسلمیں ماہرین سائنس کے ہیں، اور علمائے
حصر نے جو خبریں جو اپنا ارسال فرمائیں وہ بعینہ شامل کتاب
ہیں، جس سے مسئلہ کی تحقیق می خوب ہو گئی ہے اور کتاب کی
لچکی یہی بھی اتنا فہرست ہے۔

آنار میں اکابر علماء رحمت کی وہ دلیل و معجزہ ہیں جو
انھوں نے اس کتاب کے پارے میں دی ہیں۔

حضرت مولف جناب منقی شفیع صاحب ایک ثیرے
یا سائنس کے عالم ہیں، ایکی زندگی کا اکثر حصہ علمی مشاصل اور فتویٰ
اویسی ہیں گذرا ہے، اپ کا اک گزرا کتاب کی تلاحت ڈانائی
کے لئے بہت کافی ہے۔

چند لایفٹی صفحوں قل پر نظر کر جنکا ذکر غالباً اندر لجپی ہو رکھا
ہے بلکہ اللہیۃ تو کہ سب سے پہلی رائے پر جن علماء کے دھکائیں
حضرت قائدی فوطیب صاحب تھم مدمر دا سلیم کا گلزاری

گیا ہے، یا تو کتابت کا سہرہ ہے یا فاسد نکار میں مغلی کی
ہے، صرف مبتلا لائن علیس تھا اور کی ضرب "خیر بودوں
مسلموں ہوتا ہے، ایسی ہی جزوی طایاں کی مغلی ہیں ایک
وفاق نے لیے ہیں کہ اپنی اس بھروسے غالباً محااظہ و
مروت کی بنا پر شامل کریا گیا ہے ورنہ وہ اتفاق کے
قابل نہ تھے، اسلام پسند اور بھروسے طریقہ تحریر و راتھاں
موضع سے متعلق ہیں کہیں اپنی کہنی تھیں، لیکن کافی تفصیل
نہیں ہے لیکن یہ ارادہ پڑا نہیں ہو سکتا اور اپنی کی تو
لچکی نہیں اس نے انتہائی احتصار کیا تھا وہ مشعر سے
پیش کرنے پر اتفاق کر سکے۔

اول تیری کہ آپ علوم مردمیں خواہ کرتے ہیں ماہر
ہوں اور اصلاح و تعمیل کا تھا ہی سرگرم جذبہ سکھتے ہوں، لیکن
حقیقی اسلامی ادب کو فروغ دیتے کے لئے قرآن و سنت
او رستمہ دینی شرکر کا گھر اعلیٰ نہیا بیت ضروری ہے،
اس کے بغیر اپ کی کوششیں حقیقی طور پر باراً و نہیں پہنچتیں
وہ سرے یہ کہ آپ کے اذان میان اور طرز تحریر
یہ ایک ایسا دریا ہے اور تحریر بامیر نگہ پایا جاتا ہے جو
ترقی پسند ادب کا صرف فاقد نہیں، اس سے پریزنسیجے
او روضوں و مقصود کیا تھے میت و مکیت بھی بھی نہیں، اس
اپنے اساس کو واضح کر شکنے لئے ہم ہر ہفت سے نہیں پیش
کر کے آپ کو اپنا انشاد کیا کرتے تھے لیکن یہیں امید ہے
کہ جائے غلوٹ کے پیش نظر آپ خود ہی فروشنگر کر کے ہذا
مشادر پالیں گے، اور دوسروں کی اصلاح کیا تھا ساختاں
بھی اصلاح فریلنگی، ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ نے ٹھوٹ
سرگرمی سے کام لیا تو ہم اسے جلدی اپ کے شکایت عالیہ ترقی
پسند ادب کا حصہ رکھنے کر دیں گے، اور اسلام کی اعلیٰ
حالت و رب اصلاح کو جائے گی، خدا تو استی و زیستی کا کہم
اپنے آپ کو اپنے ہا اتر جھکر لیجور ایکار بر تری بیشورہ پیش
کر رہے ہیں، نہیں خواگواہ ہے کہ ہاں مشرے عالمیں دوائے
او رہنمائی لشکر ہیں، اوہ ہم نہیں بتا سکتے کہ کتنی تحریر، کتنا شروع
او رکھتی آزاد رہ جائے دل ہیں آپ کی کامیابی و ترقی کی ہے

ہوں گے۔

"مشی چاندناظ کی زمانے میں بڑی عزت کا مالک تھا، اور آج بھی ووب نا لفکر میں ہیں علم و فضل کے لئے اسی طرح مشق ہے جو طرح ہمارے یہاں مولانا داغیرہ، تکریماں میں اجازت دی جاسکتی ہے کہ اس عربی روایت کی پیروی میں ہم اپنے مولانا توں اور اور پریوں کو "مشی" کہنے لگیں، خدا خوات اگر اسی غلطی سے ہمارے لئے تکھڑک لومتی پھر مجھے جانتے کا انتیش ہے۔"

عربی مالک میں آجکل لگ کا "اللطف اتماری قوم" اور چند سے دفعہ کیے رہے ہیں، میکن ہمارے یہاں اس کا اطراق "وجی العادۃ کے سوا کسی فخر پر ہیں ہوتا، تو کیا ہم ہبائی کی دیکھا دیکھی ہمارے یہی فخر اسیں ہوں گے ہیں۔ ظاہر ہے کہ پیسکہ اتنا ہی صاف ہے جو پریوں کی بحث تمہیں کی ضرورت نہ ہیں۔

دوسرے طبقہ ہے کہ مولانا محمد اعزاز علی صاحب نے جو طبقہ تحریر فرماتی ہے، سپریان کے مستحقوں کے بعد اجوہ بے صحیح کی تصدیق جناب مولوی سید حسن صاحب کے قلم و رہائی جاتی ہے، دیوبند کے تمام اور بیرون دیوبند کا اکثر حضرات جانتے ہیں کہ مولانا اعزاز علی صاحب مدیر دارالعلوم کے ایک سہیت ذی ہر شہر، بلند پایا اور دیرینہ استاد ہیں،

حقیقت و ثہبندود اُن اعتبار سے اپ کا تمہری سکم ہے اس کے مقابلہ میں جناب مولوی سید حسن صاحب کی جیش ان کے برخورد اور ہمیں ہے، اور اگرچہ عقولی طور پر ناٹھک نہ ہیں کہ ایک برخورد اور میدانِ عالم میں بزرگوں سے بیقت یا ہانتے ہیں، میکن جہاں تک شہزادی معلومات اور باخبری حضرات کے قیام رہتے کا تعلق ہے مولوی سید حسن صاحب حقیقت و ثہبندود دلوں اعیان سے مولانا موصوف کے ہم پا یہ فرم رہے ہیں تھب ایک اور پچھے کی تائید و توثیقیں میں اس سکم درج کا نام اطیفہ ہیں تو اور کیا ہے؟

تیسرا طبقہ ہے کہ تمام اکابر میں کی رائیں اور دوں دیوبندیں میکن جناب سید احمد علی سیدنا تائب منفق دارالعلوم دیوبندی

اللطف درج ہے تھا "خطبیت غفرانہ مدیر دارالعلوم دیوبندی"، وہ نائب احمد سید بارک علی صاحب کا اس طبقہ تھا، اور سید بارک علی نائب مدیر دارالعلوم دیوبندی تھا، اسی طبقہ کے دارالعلوم تھے مراد مدرسہ دارالعلوم تباہی تھے لونگا نکری تھے، مضمون خیز کر کرہ جاتا ہے، اور مدیر دارالعلوم دیوبندی تھا، تو مہاتما لکھنے بنی دارالعلوم تک شہرہ افاق نام سے رسالہ مرادے لینا دارالعلوم کی شہرت سے ملا قریبی مراد فتح دوسرے حضرت مولانا الحبیب صاحب رحال دارالعلوم کے مدیر ہیں بلکہ گمراں ہیں، اور جناب بارک علی صاحب متوسطہ رہیں، میکن معاون دیوبندی کے سدلیں آپ کا احمد گرامی کبھی رسالہ میں نظر آیا ہے، نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس طبقہ کے اصل اسما بجا کیا ہوں گے، ذمہ دار و معاشر تھیرتے گون القاذف و مخاطل کشند گانہ ہی زمہ دار ہیں، اور خود

جہاں تک ہائے قیاس کا تعین ہے معلوم ہوتا ہو جناب مولانا الحبیب صاحب نے مصہد و افغانستان وغیرہ کے ساتھ سیا نعمت "مدیر" بجا سے نام کے استعمال کیا ہے، اور مولانا بارک علی صاحب نائب شہرے، ایک اچھے نائب کر سئے ظاہر ہے کہ اپنے چھیف کی تکلیف کرنا ہی خوبی اور حوصلہ مندی کبھی جاسکتی ہے۔

یہیں ہو افادہ کی تھا میں نامے یا خاص مقامات پر ہیں میہوم کے لئے مستحق ہوں کیا کیا اور دوسری جگہ یا دوسرے نامے اسی تھیں میہوم کے لئے استعمال کرنا ہماں سمجھا جا سکتا ہے جیکہ اس دوسری جگہ یا دوسرے نامے میں اس الفاظ کا معنیوم د مصدق بالکل میدا گا اور ہو 9

شال کے طور پر لفظ "علی" کو لیجئے، ایک راستہ تھا بی لفظ ایل علم و فضل کے لئے اسی طبقہ مستحق تھا جس طبع آج مولانا اور مولوی وطنی، ملا حسن، ملا علی قادری، ملا ابو الفضل جیسے شیخوں اور حقیقت کا ائمہ ہیں، میکن آج یہ لفظ تغیر دیا کر جو منہڈ اپنے ائمہ، رکھتا ہے وہ کسی سے پرشیدہ نہیں، انہم اگر کسی مولانا صاحب نے "علی" کہ دیں تو کم سے کم جو شعباً باستہ ہیں ملیں گے وہ مرد و ذہبیت

کوئی شہنشہ ہیں کہ یہ کتاب اپنے موافق پر مفرود اور مغاید تر ہے، طالبان تحقیق اسے ضرور پڑھیں۔

بہت روزہ روشنی بیکار [میران، اسلامیان حادثہ]
ابوصلح المظہبی۔

صفاتِ عده، قیمتی پرچھ
بہت روزہ تقریباً ایک سال تک مل رہا ہے،
تسلیماتِ اسلامی کا مانع اور اصلاحِ تحریک کا نقیب ہے
کھدائی پھیلانی اور ترمیم کے لحاظ سے آگرہ کا فی قابلِ اصلاح ہے بلکن اپنے معینہ عربی مصائب اور جو پڑھنے
علم افسوسی مبتلایات کے لحاظ سے ہر طرح قابلِ مطاعت ہے، مگر اسی دیانت اور دینی سبے توفیقی کے اس عورتیں
ایمان داسلام کے حقیقی درجت دستی و ایسے جو جیروں کی
اتقداری ہے مانگی جس درجہ کو پوچھی ہوتی ہے وہ مخلج
یہاں نہیں، روشنی بھی اسی ہے مانگی کاشکار نظر اسی ہے
لائق مبارک با دریں وہ لوگ جو مالی منفعت کی پرواہ
کے بغیر دین اور دست کی خدمت میں مشغول ہیں،

دنیا میں اگرچہ ان کے مراث عالی ہیں مگر
آخرت میں انشا اللہ وہ سرخرا و ابرار مارا جوں گے، بھاری
و عاپے کہ اللہ تعالیٰ روشنی کو ترقی کے درساں اور
آسانیاں عطا فریشے۔ اور اب یا ب ذوق سے التماں
ہے کہ روشنی کے مطابق متنبیض ہوں،
صفات کی تنگ دانی کے باوجود داسیں

بہت سے عورت و خواتیں پر مختصر و تکون مصائب کی اکثر
ستے گی اور یا کمیزہ و سبیل دین کا جلوہ مظلوم کے گاہ

۶۔ مہمہ کا ایک خط۔

”درخخن“ سے حسب مشافائدہ ہوا، یہ حقیقت ہے
کہ پر دیگر نہ کے اس دریں ایسے زد و شر سرمه کا ہوتا
ایک اجہاز ہے، مبارکباد قبول نہ سایں۔

اقناع احسن، مکمل مرضی سہا نہ ہو،

ایک سطحی نامے فاصلہ عمدی ہیں ہے، اس لئے کوئی حقیقت
ہوئے قدر تائیج ہیں، ہو اک کسی مصری عالم کی راستے ہو گی
لیکن اس عطا فیکا پردہ فوٹھی سید صاحب کے دھنٹنے
پاک کر دیا،

بہائیک سے ملکہ علوم سے حقیقی سید صاحب ہر خلافاً
سے ہندوستانی ہیں، اسے کم جیسا مجذوب تر پکی ہیئتِ مسلم ہے
شیخ جس فضادر ما جوں ہیں اپنے زندگی کی ادا رہے ہیں، وہ وہی
ہے جسیں تحریر و تقدیر اٹھیت اور کاروانی ہے، باستہ شغل
عادت کے سبی نہیں سمجھا جاسکتا کہ عربی بطور تبارہ اتفاقی اپنے
قلم سے نیک اگر ہو کر لے ایسے تیر کر شغل و عمارت کے ثبوت
ہے کوئی برپی تحدیف تو کیا چھوٹا مٹا مغمون بھی اپ کا انکر
ہیں آیا، اور انقریب رکنگوں میں جیسا قلم الحروف کو فلامی العربی
ہوئے کا کوئی انداز نہیں ملا، تب فداحاتے کیں مصلحت اور
کس ترکی میں حقیقی صاحب نے اور دمچوڑ کر عربی کو خسی بیان
فرمایا ہے، انکریتہ ڈا جا کی ہے تو اللہ تعالیٰ اس نیکی سے
کا ایروے اور اگر عربی دانی اور طمود مشیت پیش فکر ہے تو اس
تعالیٰ معااف کرے۔

ان تینیوں عطا الف کے بعد صرف اتنا اور کہنا ہے کہ صفوی و
پر فاضل مؤلف نے ”طبریات“ کا جو وظا استعمال فرمایا ہے وہ
بہت نا انس اور غیر ضروری ہے، در فالیک باتیں جو بالات
سلیق شست اور موجودہ مذاق پسند کے مطابق ہیں، نیز اس
صفہ پری عمارت

”برق و باری کے پر کیف و فیض جان بھی ہیں“
دوا عنیا سے قابل نظر ہے اتل لور بر قریب کے مناظر کو پر کیف
کہنا اور واقع سے پوری مطابقت نہیں رکھتا، وہ صرفے سماں
کا صحیح استعمال گرنا زندقی سلیم پر گروں گزرتا ہے، جہاںکہ ہمارا
مطابق ہے اس لفظ کو ایں اور بھیتے ہمیشہ واحدی استعمال
کیلے، اور اگر لفظ متنفس نہ کر رادت تھیں اگر مناظر پر قیاس
کر لیا جائے تو اگر پیٹھی طور پر بوز مکلن آئے، لیکن صرف
منطقی جواز تحریر کی سلامت و فضاحت کے نئے کافی نہیں
ہے۔

ترجمے والی

قرآن: مترجمہ۔ حضرت شیخ الہند۔
تفسیر علامہ شیراحمد عثمانی۔ یہ قرآن اپنی تہریت مقبلیت
کے باعث کسی تغیر کا مقابو نہیں۔ آج تک کئا مترجم و محتوى
قرآن میں کوئی جو شیت تاریخی چاندی ہے جو سن بیرت کیسا تھے
حسن صورت بھی کام نہیں یعنی ترجیب اور حوشی سبکے سب بلا کے
چھپے ہوئے متن کی زمین خانی بلا کوں سی آجہاری ہوئی۔
ہر یہ مجدد میں روپے (محمد اعلیٰ پوچھیں روپے

قرآن: مترجمہ۔ حضرت حکیم الامت مولانا تحالوی۔
مع حاشیہ مفیدہ۔ باخبر حضرات غوب جانتے ہیں کہ مولا نا
تحالوی کام گرامی آجائیکے بعد کسی تعارف کی ضرورت نہیں
رہتی۔ ہر ہمان حضرت کے ترجیب پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ مزید خوبی
اس قرآن کی یہ ہے کہ شروع میں چند مصید چیزوں شامل کی گئی ہیں
جن سے پڑھنے والے بید فائدہ عامل کر سکتی ہیں۔ تاریخ مصحت
جغرافیہ قرآن قصص القرآن حکم و متشابہ۔ احکام القرآن۔ تاریخ
قرآن۔ تعداد کلمات و حروف قرآن و تعداد حرکات و مکانات
سورتوں کی فہرست یہ سب مضمایں ملیں اردو میں ہیں۔
کاغذ سفید۔ لکھائی چھپائی روشن۔ زمین خانی۔
ہدیہ مجدد کریمؒ مج پاچھروپے (محمد اعلیٰ تیرہ روپے)

پلاسٹر جمب

قرآن: شاندار عکسی۔ ہر صفحے پر خوش تراہیں۔
حروف مکمل مکمل روشن۔ کاغذ سفید۔ مائیں دلکش
رنگیں۔ حرکات نہایت عمدگی سے دیئے ہوئے۔
صحت میں بے نظر۔ چھپائی میں اعلیٰ۔ جسد کوچی چہرے
مشہری ڈائی ہے۔
ہدیہ نور روپے آٹھ آنے

قرآن: مستار و شن حروف۔

زبر زیر نہایت موزونیت سے لگے ہوئے حروف
صف روشن۔

بیکوں اور سویٹی نگاہ والوں کے لئے خصوصی
چیز ہے۔ کم خرچ بالانشیں۔ ہر صفحہ آیت پر ختم
ہوتا ہے۔

ہدیہ مجدد کریمؒ مج پاچھروپے

کتاب

کتاب

کتاب

علم تعلیم کرنا ہے
دردار عورت پر فرض ہے
(حدیث)

علم اعلیٰ مذکور
اعلیٰ کل مسلم مسلمت
(حدیث)

مکتبہ تکلیٰ سے کتابیں خرید کر یونی ٹیڈیت میں ہائی تکمیلی

فضیل القرآن

ایک عظیم الشان مذہبی اور علمی ذخیرہ اردو زبان میں
حضرت اول، حضرت اول معاذہ اسلام سیکری حضرت ہوئی وہ دونوں
نگاراخیر کی مکمل حالت و اقتضائیت چھپے۔

حصہ دو، حضرت یوش علی الصرم سیکری حضرت محی علیہ السلام
نگاراخیر و یونی مکمل سوانح حیات اور ان کی دعوت حق کی
تحقیق از شریعہ و تفسیر و قیمت صفت تین ٹپے۔

حصہ سوم، اصحاب الہمۃ اور صاحب القراءۃ حاصلہ بہت سماں میں
ہیت المقدوس اور یہود اصحاب الاعداد محبوبین محسن الجبڑہ و امیر
اور مسٹر کندوی مسالہ اور مدد و خوبی و قصص القرآن کی مکمل و
تحقیق از تفسیر و قیمت صرف حصہ چھامی حضرت میںی اور حضرت
فاطمہ انبیاء علیہم السلام کی حق و میثاق عالمی قیامت چھپے اور مکمل
قیامت مکمل سلط غیر غیر مدرس رہیں کہ مذہب اسلام اکل لگ بھی طلب کیا جاسکتے ہے

مکمل و ملکی

ہشتہ می نیور

روز مرہ کے معاملات یعنی سچ شرعی ہمایل کیلئے اس
مشہور زیاد کتاب کا ہر مسلمان گھر میں رہنا ضروری ہے۔
ہر مسلمان خصوصاً ہوراؤں کیلئے یہ ایک خوب سبب ہے بلکہ یہ جس
مفید اشاغی ہی کوئی نہیں۔ مثلاً کشیدہ کاری طبقہ ہوئی
سموالت حجہی سوانح صفات و فیروہ وغیرہ۔

کاغذ کا سوت و طباعت سوت مکمل گزارہ جمعے۔
قیامت غیر مجد پسند رہ رہ پے
مجلد ملٹری اچھے

حقیقت قادریان

مسلم پاک طبک

قادیانی مذہبی ایک بالآخر نہیں ہے، جو اسلام کا جامہ پہنکر دنیا کو فربد دیتا ہے
قادیانیوں کے عجیب پر غریب دخود و دلبوں اور رینی جہادوں کی مفضل کیفیت اور

اسکے مقابلے میں سچ عقائد اور قرآنی دلیلوں کی جیان الگیا حظہ فرننا چاہیں تو سے

سمیر پاکٹ بک کا سطح العرف باریے صفحہ اسٹھنے۔ قیامت غیر در مجدد غارہ

ترجمانِ السنّة

ارشاد و ارتیت بھوی کا بامع اور متن زخمی لارڈ دنیلیں
جندہ اوقل۔ اور دو جس آنکھیں عادیت کے حوالے مختار ناقص
ترجم کر سا بھوی تحریر باشان کارناٹاک بھیں یاں۔ یہ میونچ جو کہ
ترجمان است اسے آمود مرمت حدیث کا علم باشان مدد
شریع کیا گیا ہو حدیث کی سل عبادت امام اعلیٰ رحمۃ الرحمٰن علیم
انہم تجد و تشریحی اور طریقہ مذکور میں موسوی مقدمہ جس میں
ارشادات بھوی کی اہمیت اور احادیث کے مراث میں ایج پر جمع ہے
محکم کمالہ تدوین حدیث کی تاریخ اور مقام رسالت بتواتہ و تجزی
اہم ترین عوایا اپنے تفصیل کا اکیا ہے جو عین شہود الحدیث رواہ کر رہا
است کے مالا مال بھی شامل رکھئے ہیں۔ ہر یہ میں میں کوئی رہنمائی
جلد دیا ہے میں احمد بن حنبل کے باعث "ترجمان السنّۃ" کو جبرا
مطفف جلدہ میں مضم کیا ہے۔ چنانچہ جلدی کتاب لارہان الامان
کے تمام اکام اور بسیاری کے بھائی ہمچنانہ بہادر میں مسیم دنیلیں
ہیں نور دین پہ (محلہ گارہ ملٹے)

علامات قیامت

مصنفہ۔ محسن بن شاہ فیض الدین دہلوی رحمۃ الرحمٰن علیہ۔
قیامت کہا و رکھا جو آنکی مفصلہ حاصل تراث و حدیث
کی روشنی میں۔ تفسیت اور

آداب البقی

بیان الاسلام امام غزالی کا ایک ایمان ازوف رسالہ
جس میں آنحضرت ملی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی مسائل
اور حلیہ شریعت و صحیحات و مخبرہ اختصار رسالہ کی سماۃ
جمع کئے گئے ہیں۔ ہر یہ صرف اے

امام علام ابو عینیہ کے مفصلہ سوانح حیات سیرہ النعمان (اردو)

مسلمانوں کی اکثریت امام ابو عینیہ کی پڑو ہے یا کیا کہ
لوگ ہیں جو دین کے اس طلب جلیل کی سوانح درست کا اقت
ہوں۔ سیرہ النعمان اسی کی کوپر اکری ہے۔ اس میں
اپکی زندگی کے مفصلہ حالات اور تعلیمیں ایمان الفروض اور
اور عبرت اک دلپیٹ کو اکتف جمع کرنے ہیں۔ تفسیت غیر مذکور
(محلہ شیع)

روز مرہ کی دعائیں

ہر چھوٹی بڑی شکل اور ہر وقت کی ضروریات کیلئے روزدار
دعاؤں کا مجموعہ حدیث صحیح سے مرتب کیا گیا ہے۔
زندگی کی تقریباً تمامی مزدویات اور حالات و
سمولات کی تعلیم معتبر و مستند، عالیں جمع کردی گئی ہیں۔
کافیہ بہت بہت طیا نہ فہیں واعظی۔ ہر یہ مجلہ عمر

عملیات کی کنجخی

جو اہم حرس کے اہمی

جو اہم حرس کی روز و ریخت نیاب ہے۔ اتنا سچ کہ خوش ہوا تو اگر بر
تو یہ عملیات دشمنوں یعنی محو موت کا کیتے گئے عجیب غرب
چیزوں کی کتاب بھرپور جو دنیا کی ہر روز اڑ پڑو کی ایسی محنت
عملیات و خوبیات میں ہو جو ہیں۔ کوئی کتاب اسی موضع پر جائز
تھی تھیں وہ اس نہیں تھی تھی۔ اور رطیفہ یہ ہے کہ غیر مسلمی شرکاء
باتوں پاک ہائے۔

ہر یہ غیر مسلم پاک ہائے دیوبندی میں ملک جو شیعے

اصلاح الرسم (اردو)

از حضرت مولانا اشرفی تھانویؒ زندگی کے ہر شے میں
بیشمار رسماں اور طریقے ایسے رائج ہو گئے ہیں کہ جو حقیقت
غیر اسلامی ہیں یعنی اعلیٰ کو سبب کی براہی سے وقف
نہیں۔ ایک رسم و رواج کی اصلاح کیلئے حضرت حکیم الامت کی
یقینیتیں بہا تمدھیوں نیان علم فہم میں اس۔ آخریں وصال
”سفالی مصالاٹ“ بھی شامل ہے۔ کتاب مجدد ہر مع خوبصورت
رنگیں جائیں۔ ہر یہ ایک روایتی بارہ آئے ہیں

تعلیم الدین (اردو)

از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ
پہت آسان اردو میں وین کے ضروری بحثات
کی دلنشیں تصریحات، اشراب و دیدعت کی قصیر
قصوف کے لکات پر معلومات انگلی لفظوں بیعت
تصویر شیخ، سماع اور دیکھ احمد براحت خوبصورت
بلطفہ فرم جاندے۔ قیمت اس

تفسیر رحمن (حضرات)

محضہ: حضرت مولانا یعقوب از رحمن صاحب غوثی۔
ئے حاضر اور نہشین اسوسیانہ تفسیر قرآن کا ایمان انور
سلسلہ حصہ اول، آنہ اللہ اکبر اور مودتینی کی تغیر و
توضیح پر مشتمل ہے۔ مفترسے موقع ہو تو حضرت شاہ
دہلی ائمۃ تھے حضرت مولانا احمد فاقہم اور دیگر بلند پایہ علماء کی
آزاد، کاغذ صہبی شامل کیا ہے۔
قیمت پنج (محلہ ہے)

المصالح العقلیہ

احکام اسلامی کی حکمتیں

کفار و عادی کیفیت مثال ہے جان لوگوں کو جو ربانیں کا اسلام کے
غلام عکسیں کیا تھے۔ فلاں مکم میں کیا جیسے ہے حکیم الامت حضرت
مولانا اشرف علی تھے۔ ”المصالح العقلیہ“ میں عاز ازوہہ اذکورة
نکاح، بیع و مشرعاً اور دیگر مدنی امور و مدنی کی مصلحتوں دریافت کیوں
پڑھنے کیم سلسلہ ردمیں وغیری ڈالی ہے۔ غیر محدثے اخذ کریں

حیات المسالمین (اردو)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی جنے اس کتابتیں ہیں
اہم دینی چیزیں شامل کی ہیں جن کو اختیار کر کے مسلمان
کی زندگی صحیح میں اسلامی زندگی پوچھاتی ہے۔
جو اہم اصول و عقائد اور اعمال و عبادات مختلف ہیں
کہ بوس میں بھرے ہوئے ہیں ان کو یہ جا کر کے ہر
شخمر کے لئے تکمیل عقائد اور تکمیل عبادات کی مشکل را
آسان گروئی کی ہے۔ مجدد مع خوبصورت درست کو
قیمت اس

رہنمائے قرآن

اسلام اور تفسیر قرآن مسلم کو ہمایہ ناہیں مدافعت کو بھیزے کے
لئے پیش کیا یہ بالکل جدید کتاب ہے۔ قیمت ایک روپہ
التوحید

اسلام کی توجیہ مالیں پر ایمان افراد
معلمات کا خزانہ ہے۔
ہر یہ اکبرہ پیسہ۔



بيان اللسان

عربی اردو دشمنی
پھیں بڑا سے زائد قدیم و جدید عربی
لغات کا جامع و مستند ذخیرہ

(۱) تقویت تیس بڑا تقدیم و
جہانگیر عربی لغات و محاورات کا جامع ذخیرہ۔
(۲) قرآن کریم کے تمام لغات و اصطلاحات کا مجموع۔
(۳) صورت م وغیرہ میں شامل جدید اضافاتی تشریع۔
(۴) ہر لفظ کی ماوہ سے قطع نظر ایسی اصل صورت میں
انجیزی دلکشیوں کے طرز پر ترتیب۔
(۵) ہر عربی لفظ با اثواب۔

(۶) ہر لغت سے متعلق صورتی امور و حدود و جمیعت
تذکیر و تائیث اباب و صلوات وغیرہ کی توضیح۔
(۷) پہلے اختصار اشتمل تو موز کا استعمال۔

(۸) زبان سارہ مشاعر۔
(۹) شروع میں قادی عربی پر مشتمل جامع رسالہ۔

طبع سوم۔ کتابت و طباعت اعلیٰ۔ کاغذ سفید چینا مطبوع
سرور دنگن۔ صفحات ۹۰۰۔

قیمت غیر جملہ آٹھ روپیے۔ تجہیڈ اعلیٰ دس روپیے۔

صباح اللغات

پچاس بڑا سے زائد عربی الفاظ
کی اردو تشریح

یہ کلمہ ایشان هری اردو لغت ایسی خصوصیتوں کے حافظہ بیٹھا ہے۔
جہانگیر عربی اردو میں معاون ترجمے در تشریح کا تعقل ہے ابک
اس درجہ کی کمی دشمنی وجود میں نہیں ای۔ مالاہ اسال کی عمر تقریباً
کوئی مخصوص کے بعد بڑی تقطیع کو لکھ رہا سے زائد صفات پر عمل ہے
عین المقدار لغت اصحاب ذوق کی خدمت میں پڑھنے کا لذت ہے۔
المتجدد عربی لغت کی جدید کتابوں میں اس وقت
سب سے زیادہ جامع اور دلپذیری کی وجہی ہے۔

صبحیان لغات میں مصرف اس کتاب کا پورہ، عطر
کشید کرایا گیا ہے۔ بلکہ اس کی ترتیب میں عربی لغت کی بہتر تحریک
و درسی بلند پایہ اور خوبصورت کتابوں سے بھی اخذ و استنباط کی رہی
صلاحیتوں کو کام میں لا کر عدلی ائمہ ہی ہے۔ جیسے قابوس تعالیٰ اور
آخر الموارد، بجزء اللغو، نہایہ ابن ابی زریع الجہانی مفردات

اوام را غلب کرنے والے غفار نہیں اما ارب صراح و غیثہ۔

صبحیان لغات۔ علماء طبلہ، عربی سے لہجی رکھنے والے
انجیزی داد اردو خواں سب کے لئے بھی مفید ہے۔ چند جو عی
خواہیورت اور شہرو طبع گرد پاٹش۔ قیمت ٹوپیں روپیے۔

ترجمان السنتہ

ارشاد ایت بنوی کا بامع او سنت ذ فیر لہ دو فرمائیا
جلد اوقیان۔ اردو میں آنکھ لعہ بیٹ کے جلد تراویض
ترجمہ کرو گئی تتم بارشان کارنا سماں گئی تین یا چھ سو صفحہ پر کہ
”ترجمان السنتہ“ کے آنکھ خدمت دریث کا علم بارشان مدد
شریعی ایلیگری و حدیث کی اہل عبادت اربعاء امداد مذاہب علم
لهم ترجید و ترجیح اذکر۔ شروع میں یکیستہ مودودی مدد جس میں
ارشاد ایت بنوی کی ہیئت اور احادیث کے ارتباً مانع پر تحریر
مجھ کے علاوہ تدوین حدیث کی تحریر اور مقام رسانش بتوسی دوسرے
اہم ترین عنوان پر قصیلہ ایک ایسا یہی عین شہروز حدیث و کاہر بر
امت کے مالات بھی مل کر گئے ہیں۔ ہر یہ میں پڑھے و مجدداً پڑھے
جلد دو، فرمایا میں ترجمہ جانکر کے باعث ”ترجمان السنتہ“ کو جو
متفق مبدہ ہیں، قسم کیا ہے، چنانچہ جلد تانی کتاب لایاں اسلام
کے تمام اکامہ بسی پڑھیں ہے میں ہی کہ سب سے میاں سعین و پوریں
ہیں نور و پیہ (مجلہ لگارہ مخفی)

علماء قیامت

محمد نفیہ۔۔۔ حضرت شاہ فتح الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
قیامت کہا و کس طرح آئی میفض چواب تران و حدیث
کی روشنی میں۔ تیجت ۸۰

آداب الہی

جی ۱۳۷۴ مسلم امام غزالی کا ایک ایمان افراد ساز
جسیں آس حضرت مولیٰ ائمۃ علمبر و حکم کے اعلیٰ مشائی
اور علمی شریعت و حجراۃ دعیرہ اخصار و ملائست کیسا کہ
جمع کئے ہیں۔ ہر یہ صرف ۱۰۰

امام علام ابوحنیفہؑ کی مفصل سوانح حیات سیرۃ التھمانؑ (دارود)

مسلمانوں کی اکثریت نامہ ابوحنیفہؑ کی پڑو ہے لیکن کم
لوگ ہیں ہدوں کے اس لطیل جلیل کی سوانح حیات سے مکافت
ہوں۔ سیرۃ الحمانؑ اسی کی کوپر اکری ہے۔ اس میں
آپ کی زندگی کے مفصل حالات اور تعلیمان اذون و اقتضیاً
اور عبرت ایک دلچسپ کو المفت جمع کر گئے ہیں۔ تیجت غیر مذکور
(محلسوں)

روز مرہ کی دعائیں

ہر چھوٹی بڑی مشکل اور ہر وقت کی ضروریات کیلئے زور داشت
دعاؤں کا مجموعہ اعادیت صحیح سے مرتب کیا گیا ہے۔
زندگی کی تغیرات اقسامی ضروریات اور حالات و
محوالات کی تغییب معتبر و مستند دعاویں جمع کردی گئی ہیں۔
کافہ ثابت طباعت دعائیں واعظیں مہرے جلد عمر

عملیات کی کنجی

جو اہم حکم اصلی

جو اہم حکم اصلی اردو فوکس نیاپ ہے۔ الفاظ کچھ فخر ہاٹا لیا ہے
تو یہ ملکیت حکمات و شرطیں ہو جو کل کیمیاں محبیت غربی
چیزوں کی کتاب ہر لپر تر دنیا کی ہر زبان کی ضرورت کیلئے ایک جزء
عملیات و تحریفات ہو جو ہیں۔ کوئی کتاب میں ضرع پڑھنے کے
تھی غصہ و میں نہیں سچی تھی۔ اور بطفہ یہ ہر کو غیر مسلمی مشرکان
با تو سچا پاک شکار۔
ہر شیر فائدہ پاہنچ دیے (مجلہ چھوٹیے)

ایک نازک اور پچھرہ سوال عنوان سے اب تک تحریج جواب سے،

لئے کر لئے

آئیے۔ علمائے شعبہ رحمہ عثمانی کی تقدیر بخاری (اردو) کا وہ حصہ آپ کو دکھائیں جو اس عقدہ کی نقاب کشانی کرتا ہے یا مفہوم زبان میں دلنشیں دلائل اور تقدیر کی المجنوں کا حل آپ مان جائیں گے کہ "تقدیر" کے موضوع پر آج تک اس سے ہر ترقیت گفتگو آپ نے نہیں سُنی۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمارہ۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸

السان کی حقیقت

از حجۃ الاسلام فہم غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں انسان کی حقیقت پر ایمان از وہ کلام صفات ہے۔ قیمت ۶

فصل امام غزالی

امام غزالی کی تحریر پر درود خاص دلنشیں۔ کفرہ میں دریافت۔ قیمت ۷

بیان السنۃ والجماعۃ

امام الحدیثین حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر
مکرر جامع تصنیف کاسنیں اور در ترجیح۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں الیمنیت والجماعۃ

کے بیانی عقائد کو بیان ہے۔

قیمت دش آنے

اسلام کے اہم عقائد

کتاب الصیغۃ

امیر۔ امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
بعن ابی حیل و عقائد کی تشریع۔ زبان عام فہم بیکر
صفات مکمل۔ قیمت ایک روپیہ۔ عرض

فقہ اکبر

امیر۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔
ترجمہ عام فہم دلنشیں۔ قیمت ۸

خلفاء راشدین

متوّفہ بولنا عبد الشکور حنفی میرزا طاہر علیہ الرحمۃ
خلفاء راشدین کی سیرت پر بھی جویں تھے اور
یہ اس تابعیت کو ایک تیازی شان اور فہم
مقام اعلیٰ ہے تو اتفاق اور شیعہ کیمیا
یہ بہت شہرت پاچے ہیں "خلفاء راشدین"
یہ آپسے ساتھ کافی خاص لحاظ رکھا ہے
جن بہایات واقعات سے ایل تشبیح کا پہ
سلک کی تائید اور ای سنت پر اعتراض
کا موقع ہداہون کی تمریخ صحیح نہیں ویا
گی وہی یہ اس طبق کردی جملے کو حق پر باطل
کی پورش کا موقع نہ ہے اور شبیمات ہی
جس کی ہو جائے۔ قیمت ہمار (محلہ ۴۶)

الفاروق

مصطفیٰ مولانا شبیل علیہ الرحمۃ

حضرت عزیز فاروقؑ کی سیرت احوالات اول کارناموں پر مشتمل یہ کتاب میں علم
بیعتی ہبھول و شہود ہوئی وہ تاریخ بیان نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا اخراج
علم اور طلب میں کی تذکرہ اور دو خلافت کی فصیل "الناسخ" سے تیزید اور کسی
مدد و کمکتی نہیں ہے۔ صرف اسپاکی سیرت اور اخلاق و فضائل کا بیان ہے بلکہ
آپ کے چنگلے ہوئے چند خلاصت کی تحریت، اگیر و اتعات آپ کی صیغہ قانونی اور
تمدنی کارنامے اور جنگی سورکار کی صحیح تفصیلیں شامل کتاب ہیں۔
اسلامی تاریخ کے نسبت نہ زین دو کی معبرتائی جست جملتے کیلئے "الفاروق"

ہی قسم کی واحد تفہیف ہے۔

تلہ اولیش مجدد بن وسط کو۔ تیمت چہ روپے

ما رخ دلوبند

اسلامی علوم و فنون کی ایک شاہزادار دوستی تاریخ
دلوبند اور دارالعلوم دلوبند کے علمی و تاریخی ملات
کا دلکش رقعہ اور اسلامی علوم و فنون کے ایک نویں
اور شاندار اردو کی تاریخ پر سوسکے قریب پہنچنے
نہیں اور تاریخی عنوانات پر مشتمل ہے۔

چند عنوانات۔ دلوبند کی وجہ بہیہ کہ اس کی بھیپ
تاریخی حالات قوم علاروں کا بھی سماں گذرا کہ دارالعلوم کی، وصال
زندگی اور احتجاج شور و تقدیر کی سیرت ایک تاریخ پر مشتمل ہے اور کفار اور کافر افسوس
اور العزم کی تبلیغی و امتحانی فصیحتیں، اخیر ہے بکر عمان شکر کے واعظ خواہ،
دارالعلوم شرعی روشنی سمازوں اور بشرت، الکابر علمیہ نہاد عالم کی وسائلیں
قیمت مجدد بن وسط کو صرفت در روپے

مضامین من المأیس سلیمان ندوی

۱۹۲۳ء میعادت پر مشتمل مولانا سلیمان ندوی کے
خاص الماحص اور صرکاری اور امضاہین کا جو موس
پہلی مرست میں مطالعہ کی جزئیات ہے۔

بیش اعلیٰ درج کے معلومات سے بدری
معناہیں اگر یا ہیں قسمی موتی ایک درستیں
پر دیئے گئے ہیں۔

قیمت فیر مجلہ چارٹر پر

مجلہ پانچ روپے صر

رسچیجہہ سیمہ میڈیم

DURR-E-NAJAF

دعاۃ کے ایسے ضبط شیئی ادا میں سروں کا دار تھا
ضبط انہوں کے ایسے ضبط شیئی ادا میں سروں کا دار تھا



- درست نجکہ وائلے بھی اسے استعمال کرتے ہیں کیونکہ آخری عمر تک نجکہ کو قائم رکھتا ہے۔
- پہلیات ساتھ بھی جاتی ہیں۔ عمدہ پکیانہ ضبط اور تازہ نوٹ۔
- خالص جستی کی بائی سالنی ۲ ریس طلب کیجئے۔

- انہی میں کے سوا آنکھوں کی تمام بیماریوں کا تیرہ بیف حلنج و حند، موتیا، جلا، روندا، پڑیاں اور سرفی وغیرہ کے لیے پینت ام شفا۔
- بارہ سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

چند تعریفی خطوط احتجاجی نقییں ملاحظہ فرمائیں

بیداری کے دو نجک اس سرو کو استعمال کریں۔

سایہ جو لا اسرن میں اعلیٰ علم را دادا و میر کو نسل من میں سرخف کا استعمال کیا نہیں متفق پایا۔

سرخف بہت عمدہ سرو ہے میں نے بہت سے شخصوں کو دیا۔ انہوں نے استعمال کیا اور یہ حد تقریب کی۔

ایک توں پانچ روپے۔ ۶۰۰ مانشہ تین روپے۔
ایک ساتھ تین شیشیاں جگہ پر چھوٹی نکتی
ایک یا دو شیشی پر ایک بھی محصل صرف جو گناہی
یعنی ۱۲ روپے سرکی قیمت کے علاوہ ہے۔

بیداری کے دو نجک اس سرو کو استعمال کریں۔

ڈاکٹر ظفر پار خاں میاں بھی آئی ایتھے ہم تین نعم ازملتوں سے بھروسے لکھنوا

سرخف آنکھوں کی بیماریوں کی بہت فائدہ نہیں
ارش و درما تھے۔ آپ کا سرد اس وجہ پر یہ ہے کہ

اس کی توصیف میں آپ جو چاہیں سری طرف سے تحریر کیں تھے بہت سے مرضیوں پر استعمال کیا۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی روحی ترقی ہوتی ہے۔

شیخ احمدیت حضرت رحماء حسین احمد صاحب تھے

ڈاکٹر ظفر پار خاں میاں بھی آئی ایتھے ہم تین نعم ازملتوں سے بھروسے لکھنوا

مولانا شبیہ احمد صاحب عثمانی و تحریر فرماتے ہیں

میں نے سرخف استعمال کیا اور دو سرب اعطر کو
استعمال کرایا قبل اسکے بہت سے سرخے میں نے استعمال کیے۔ اس کے امراءن کے سب سے اچھا و بہتر سے پایا۔ مجھے ایسیدے کو جو جس
واسطے نہیں تھی ہے میں پہلک سے سفارش کیا ہوں
لے کر استعمال کرے گا وہ یہ ہے بیان کی تصریح صرف

زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

ڈاکٹر انعام الحسن سہاب ایں ایم۔ ایس۔ یونیورسٹی

مولانا قاری محمد طیب ممتاز اسلام دیوبند قظرلاریں

میں نے یہ سرخ (استعمال) کی۔ آنکھوں کو تقویت اور جلا بیٹھیں
یہ مفید پایا۔ امید ہے کہ اسی بصیرت اس بھادرت افروز

میں نے سرخف کو اپنے بہت سے مرضیوں پر استعمال کیا
آنکھوں کے امراض میں مفید پایا۔ میں ایشہ بھر خص کو

ہندوستان کا پتہ: دارالغیض رحمانی دیوبند۔ ضلع سہارنپور۔ یو، پی

پاکستان کا پتہ: شیخ سیم اٹھ صاحب ۷۷ جٹ لینڈ لائزنس کراچی پاکستانی حضرات اس پتہ پر قیمت سرخیں حصول اکاؤنٹر کے رسیدہ می آؤ ڈیس گیم جیمیں